ناولز کلب
وہ آخری ساتھ
از قلم ایمان بابر
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

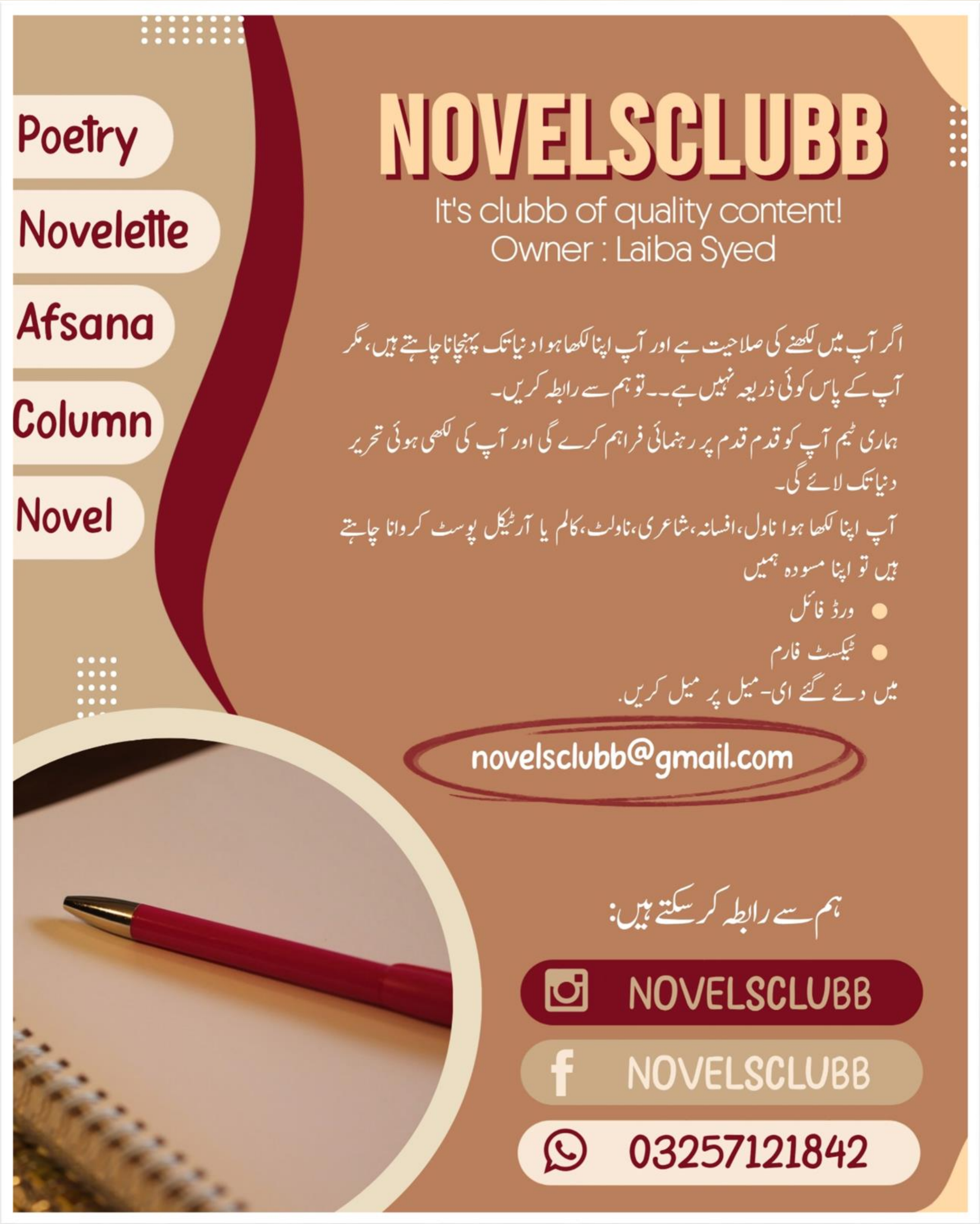

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

وہ آخری ساتھ

از قلم

ایمان بابر

Clubb of Quality Content!

انتساب

پڑھنے والوں کی مسکراہٹوں کے نام۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پیشِ لفظ

اسلام علیکم!

اُمید ہے کہ آپ سب خیریت سے ہوں گے۔

"وہ آخری ساتھ" میری پہلی تحریر نہیں ہے، لیکن اگر میں یہ کہوں کہ اب تک جتنی کہانیاں لکھی ہیں، اُن سب میں جس تحریر کو سب سے زیادہ وقت، محبت اور دل دیا ہے، تو وہ یہی ہے۔ یہ کہانی میرے دل کے بہت قریب ہے۔

یہ دو دوستوں اور محبت پر مبنی ایک پیاری سی کہانی ہے۔ ہم سب نے زندگی میں اتنی ڈراما بھری تحریریں پڑھ لی ہیں کہ دل چاہا اس بار کچھ ہلکا پھلکا، دل کو خوش کرنے والا، مسکراہٹ بکھیرنے والا لکھا جائے۔

یہ مکمل طور پر fictional کہانی ہے، اس لیے براہِ کرم اسے کسی حقیقی شخصیت یا واقعے سے نہ جوڑیں۔ یہ بس آپ سب کے چہروں پر مسکراہٹ لانے کی میری ایک چھوٹی سی کوشش ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اُمید ہے کہ میں اپنے کرداروں کے ساتھ انصاف کر سکوں گی۔

طلبِ دعا

ایمان بابر

یہ ایک چھوٹی سی جگہ پر بنا ہوا کیفے تھا۔ جیسے ہی اندر داخل ہوتے، سامنے کتابوں کی شیلف نظر آتی تھیں۔ ان شیلفوں میں نئی اور پرانی، ہر قسم کی کتابیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔ کتابوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آخر میں بیٹھنے کی جگہ اور کیفے کا سامان دکھائی دیتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ ابھی اندر داخل ہوئی تھی، اور اس کا انتظار کر رہی تھی جو گاڑی پارک کرنے گیا تھا۔

کتابیں دیکھتے ہوئے اچانک اُس کی نظر سامنے بیٹھے ایک جوڑے پر پڑی۔ وہ دونوں اسٹوڈنٹس لگتے تھے اور کسی کتاب پر بحث میں مصروف تھے۔ لڑکی، لڑکے کی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنسی، اور ہنستے ہنستے اپنا ہاتھ اُس کے کندھے پر مارا۔

یہ منظر دیکھ کر علیانہ کو کچھ یاد آ گیا۔ گزرے دنوں کی کچھ خوشگوار یادیں ایک لمحے میں آنکھوں کے سامنے لہرانے لگیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نو سال پہلے۔

وہ کلاس میں اکیلی بیٹھی کتاب پر پنسل سے لکیریں بنا رہی تھی۔ دماغ بری طرح الجھا ہوا تھا۔ دسویں جماعت اندرونِ شہر ٹرپ پر جا رہی تھی، اور وہ جانتی تھی کہ اُس کے گھر والے اُسے کبھی نہیں جانے دیں گے۔ وجہ وہ لڑکے تھے جو اُس کے ساتھ اس اکیڈمی میں پڑھتے تھے۔

"علیانہ! سر تمہیں بلا رہے ہیں!"

شیزا نے اُسے آواز دی۔ وہ، جو اُداس بیٹھی اپنی ہی دنیا میں گم تھی، چونک گئی۔

Clubb of Quality Content

"کہاں ہیں سر؟"

اُس نے کلاس میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں، لیکن وہاں تو کوئی بھی نہیں تھا۔

"ڈفر! ہال میں جاؤ، سب وہاں ہیں۔ میں پہلے بھی آواز دے کر گئی تھی لیکن تم آئی ہی نہیں!"

شیزا، جو اپنے بیگ میں کچھ تلاش کر رہی تھی، اُس کی بات پر ہنس پڑی۔

"ہال؟"

شیزا کی بات سن کر علیانہ کا منہ اور بھی لٹک گیا۔

وہ دسویں جماعت کی طالبہ تھی اور اس وقت اکیڈمی میں موجود تھی۔ اُن کی یہ اکیڈمی چھوٹی مگر خوبصورت تھی۔ کو ایجوکیشن ہونے کے باوجود لڑکیاں اور لڑکے ساتھ نہیں بیٹھتے تھے، اور نہ ہی ان کی کلاسز مشترک ہوتی تھیں، سوائے ایک— کمپیوٹر کی کلاس کے۔

اور اس وقت بھی کمپیوٹر کا ہی لیکچر تھا، جو ہال میں منعقد ہونا تھا۔ ہال میں کرسیاں ترتیب سے لگی ہوتی تھیں۔ لڑکے پیچھے بیٹھتے، جبکہ لڑکیاں قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے آگے کی نشستوں پر بیٹھتی تھیں۔

علیانہ کو دل سے افسوس تھا کہ اُس نے کمپیوٹر سائنس بطور مضمون چُنا تھا۔

"اب سر سب کے سامنے پوچھیں گے کہ تم ٹرپ پر کیوں نہیں جا رہیں، میں کیا جواب دوں گی؟ اف میرے اللہ! میرا دل کتنا چاہ رہا ہے جانے کا... میں کیا کروں؟ کیسے مناؤں گھر والوں کو؟"

اُس نے کتاب کو ہلکے سے اپنے سر پر مارتے ہوئے سوچا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر، may I come in?"

ہال کی خاموش فضا اُس کی آواز سے ٹوٹ گئی۔ سب نے گردن گھما کر اُسے دیکھا۔ اُس ایک شخص نے بھی۔

"اکیڈمی میں کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے کہ ہم پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے ہیں!" وہ غصے سے اُس پر برس رہی تھی۔ وہ ہمیشہ اُس پر اسی طرح غصہ کرتی رہتی تھی۔

"وجہ؟"

اُس نے ہمیشہ کی طرح بے نیازی سے پوچھا۔ علیانہ کا پارہ مزید چڑھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"دیکھو، میں نہیں چاہتی کہ تمھاری وجہ سے میرے کردار پر انگلیاں اٹھیں۔ اور یہ اکیڈمی جس علاقے میں ہے، وہاں کی لڑکیاں باتوں باتوں میں کسی بھی لڑکے کو اپنی محبت میں گرفتار کر لیتی ہیں۔ اگر لوگوں کو پتہ چل گیا کہ ہم دونوں فیملی فرینڈز ہیں تو وہ مجھے بھی مشہور کر دیں گے۔

اس لیے تم میرے سے دور رہو، سمجھے احتشام؟"

وہ بڑی سنجیدگی اور احتیاط سے اپنی بات سمجھا رہی تھی۔ مگر وہ بات ایسی تھی جو اُس کے فہم سے باہر تھی۔

"جو حکم، علیانہ عثمان!"

اُس نے شرارت سے اُس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا۔

Clubb of Quality Content

"پتہ نہیں یہ لڑکا میری بات سمجھتا بھی ہے یا نہیں..."

اُسے جاتا دیکھ کر وہ بس اتنا ہی سوچ پائی۔

....

"نہیں نہیں! بالکل بھی نہیں!"

وہ ہاتھ اوپر کر کے صاف انکار کر رہا تھا۔

"پلیز احتشام، پلیز... کر دو نا میرا کام!"

علیانہ بضد تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ واپسی کا وقت تھا۔ اکیڈمی کی چھٹی کے بعد علیانہ ایک گلی میں کھڑی اُس کا انتظار کرتی، اور وہ دونوں گھر ساتھ میں جاتے۔ یہ دراصل علیانہ کی والدہ کا حکم تھا۔ علیانہ اور احتشام کی ماؤں کی دوستی بچپن سے تھی، اور یہ رشتہ اور بھی گہرا ہو گیا تھا جب احتشام کے والد، مبین صاحب، علیانہ کے والد کے ساتھ کاروبار میں شریک ہو گئے تھے۔

یہ دوستی اب اُن کے بچوں میں بھی جھلکتی تھی۔

احتشام گھر میں سب سے چھوٹا اور لاڈلا تھا۔ اُس سے بڑی ایک بہن تھی، ثناء، جس کی شادی ہو چکی تھی۔ پھر ایک بھائی، احمد، جو انٹر میں تھا۔

جبکہ علیانہ گھر کی بڑی بیٹی تھی۔ اُس کے بعد حیدر تھا، جو آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا، اور سب سے چھوٹی حفصہ، جو ابھی پانچویں میں تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"احتشام، پلیز مان جاؤ... میرے بھائی!"

وہ معصوم سی شکل بنا کر اُسے منانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ اُس کی والدہ سے ٹرپ پر جانے کی اجازت دلوا دے۔

"استغفر اللہ! بھائی تو نہ بناؤ اب!"

احتشام کو اُس ایک لفظ — بھائی — سے کتنی چڑ تھی، یہ علیانہ خوب جانتی تھی۔

"کیوں نہ بناؤں؟"

وہ آنکھیں مزید کھول کر اُسے تنگ کرتی، جیسے جان بوجھ کر چھیڑ رہی ہو۔

احتشام اُس کی حرکت پر اُس کے سر پر ہلکا سا ہاتھ مار دیتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آہ! جاہل انسان!"

وہ پیچھے ہٹی۔

"بس کرو ڈرامہ کوئین! اتنی بھی زور سے نہیں مارا میں نے!"

وہ اُس کی اداکاری پر ہنسنے لگا۔ کوئی دیکھ لیتا تو یقین نہ کرتا کہ اکیڈمی والی سنجیدہ علیانہ اتنی بڑی ڈرامے باز ہے۔

علیانہ اُسے بہت پیار سے دیکھتی، جیسے نظروں سے کہہ رہی ہو: مان جاؤ...

احتشام کچھ لمحے اُس کی آنکھوں میں دیکھتا، پھر فوراً نظریں پھیر لیتا۔
اُس کی آنکھوں میں دیکھنا اُسے ہمیشہ سب سے مشکل لگتا تھا۔

Clubb of Quality Content

"ایک شرط پر تمہارا کام کروں گا۔"

وہ جیسے ہار مان گیا۔

"کیا؟"

وہ فوراً بولی۔

احتشام مسکرا کر اپنا بیگ اُس کے ہاتھ میں تھما دیتا۔

"میرا بیگ تم پورے راستے اٹھاؤ گی اب!"

"احتشام!"

وہ بیچین ہو کر اُسے دیکھتی، اور وہ اُس کی ہر ادا پر لطف اندوز ہو رہا ہوتا۔

Clubb of Quality Content

"بس بس! مان لو میری یہ بات، ورنہ میں کسی کو نہیں منا رہا!"

وہ اُس کے مزید بولنے سے پہلے کہہ دیتا۔ علیانہ منہ بنائے خاموشی سے چلنے لگتی۔

"بیگ میں کیا پتھر رکھ کے لائے ہو؟"

وہ بیگ اٹھاتے ہوئے کہتی۔

"آواز نہیں!"

وہ اپنی ہی دھن میں کہتا رہا۔

"آہ... ضرورت پڑنے پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے، کوئی نہیں علیانہ..."

وہ ہلکے لہجے میں بڑبڑائی، لیکن احتشام نے سب سن لیا تھا۔

"میں تمہیں گدھا لگتا ہوں؟"

وہ افسوس سے کہتا۔

علیانہ نے دانتوں میں زبان دباتے ہوئے وہاں سے بھاگنے کی کوشش کی۔

"رکو موٹی!"

وہ اُس کے پیچھے بھاگا۔

....

احتشام نے اپنی امی کو بھیج کر علیانہ کی والدہ کو منا لیا تھا۔

اب کل اُن لوگوں کو ٹرپ پر جانا تھا، اور آج علیانہ احتشام کی بہن، ثناء آپی، کے ساتھ اپنے لیے جوتے لینے آئی تھی۔

اُسے نئے جوگرز کی ضرورت تھی۔ عثمان صاحب (علیانہ کے والد) کی مصروفیت کی وجہ سے وہ بازار ثناء آپی اور اپنے بھائی حیدر کے ساتھ آئی تھی۔

احتشام کو بھی زبردستی ثناء آپی اپنے ساتھ لائی تھیں۔

Clubb of Quality Content

"نہیں،یہ میرے پاؤں میں اچھے نہیں لگ رہے!"

کوئی دسواں جوڑا پہننے کے بعد علیانہ نے وہی جملہ دہرایا۔

اختشام اُس کی اس حرکت پر اندر ہی اندر کڑھنے لگا۔

"کتنے نخرے ہیں اس لڑکی کے!"

وہ خود سے بڑبڑایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس کرو علیانہ !اچھے تو لگ رہے ہیں۔وہاں کسی نے تمہارے جوتے نہیں دیکھنے!"

وہ اُس "ڈرامہ کوئین" سے تنگ آکر بولا۔

علیانہ،جو ثناء آپی سے باتوں میں مصروف تھی،اُس کو گھور کر دیکھتی ہے۔

"انسان جب کسی سے ملتا ہے، تو اُس کی پہلی نظر اُس کے جوتے پر جاتی ہے، مسٹر احتشام!

لیکن تمہیں کیا پتہ ہو گا، تم انسان تھوڑی ہو... گدھے کہیں کے!"

آخری لفظ گدھے وہ آہستہ سے کہتی۔

"میں نے سن لیا ہے!"

احتشام چبا چبا کر بولتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تو بولا بھی اسی لیے تھا کہ تم سنو!"

وہ بے نیازی سے جواب دیتی ہے۔

"ڈرامہ کوئین!"

احتشام بڑبڑاتا، لیکن اُس کی نظر سامنے رکھے ایک خوبصورت جو گر پر ٹھہر جاتی ہے۔

وہ ہلکے گلابی رنگ کے سنیکرز تھے، جن پر سفید رنگ کے ننھے ننھے پھول بنے ہوئے تھے۔

"یہ کیسے ہیں؟"

وہ اُس جوتے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

علیانہ اُس کی انگلی کے اشارے کی طرف دیکھتی ہے۔

"اوہ واہ... یہ تو بہت خوبصورت ہیں!

مجھے یہ پہلے کیوں نہیں نظر آئے؟"

وہ دکان دار کو فوراً وہ جوگرز نکالنے کا کہتی ہے۔

"اتنی بڑی آنکھیں ہونے کا کوئی فائدہ نہیں،

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیونکہ تمہاری آنکھیں تو بٹن سے کم نہیں!"

وہ اُسے چھیڑتا ہے۔

"آپییی!"

علیانہ رونے والے انداز میں ثناء آپی کو مخاطب کرتی ہے۔

"اب بس بھی کرو تم دونوں!"

ثناء آپی نے جھنجھلا کر دونوں کو ڈانٹا، جس پر وہ دونوں بے ساختہ ہنس دیتے ہیں۔

....

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صبح کے سات بجے کا وقت تھا۔ علیانہ بیدار ہو چکی تھی اور اکیڈمی جانے کی تیاری میں مصروف تھی۔ اُسے آٹھ بجے اکیڈمی پہنچنا تھا، جہاں سے نو بجے اُن سب کو ٹرپ کے لیے روانہ ہونا تھا۔

لاہور کا موسم اُس کے موڈ کی طرح خوشگوار تھا... یا شاید اُسے ہر چیز ہی آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

علیانہ آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔ اُس نے بگی جینز کے اوپر گھٹنوں تک آتا ہلکے گلابی رنگ کا کرتا پہن رکھا تھا، اور ہم رنگ دوپٹہ اُس نے سکارف کی صورت میں گلے میں ڈالا ہوا تھا۔ وہ اپنے بالوں کو سلیقے سے باندھنے میں مصروف تھی۔ آگے سے کچھ لٹیں لے کر اُس نے پیچھے باندھ دیں اور باقی بال کھلے چھوڑ دیے۔

"اور کتنا ٹائم لگے گا بیٹا؟ بابا پوچھ رہے ہیں۔" سکینہ بیگم، اُس کی والدہ، نے آواز دی۔

آج چونکہ صبح سویرے جانا تھا، اس لیے علیانہ کے بابا اُسے آفس جاتے ہوئے راستے میں ڈراپ کرنے والے تھے۔

"ماما، بس جوتے پہن رہی ہوں!" علیانہ نے جلدی سے جواب دیا۔

اُس کے ابو وقت کے بہت پابند تھے، اور وہ جانتی تھی کہ اُن کے سامنے دیر کی گنجائش نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جوتوں کا ڈبہ کھولتے ہی ایک لمحے کو اُسے احتشام یاد آیا۔

"ماننا پڑے گا... گدھے کی پسند واقعی بہت اچھی ہے!" اُس کے چہرے پر ایک خفیف مسکراہٹ آئی، مگر فوراً ہوش میں آتے ہوئے اُس نے جلدی سے جوتے پہنے اور نیچے بابا کے پاس بھاگی، جو صرف اُسی کا انتظار کر رہے تھے۔

اکیڈمی کے باہر پہنچ کر جب عثمان صاحب نے علیانہ کو اُتارا تو ایک نظر اکیڈمی کے گیٹ کی طرف ڈالی، جہاں بچے اندر جا رہے تھے، پھر اپنی بیٹی کی طرف دیکھا، جو خوشی سے چمک رہی تھی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

علیانہ فوراً گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے لگی تھی کہ اچانک بابا کی آواز نے اُسے روک لیا۔

"جی بابا جانی؟" اُس نے محبت سے پلٹ کر دیکھا۔

عثمان صاحب نے نرمی سے کہا،"دیکھو بیٹا،اب تم بڑی ہو گئی ہو۔ مجھے اپنے بیٹے پر پورا بھروسہ ہے، لیکن احتشام کے ساتھ زیادہ لوگوں میں ہنسی مذاق نہ کیا کرو۔ لوگ ہر بات کو ویسا نہیں سمجھتے جیسے ہم سمجھتے ہیں۔"

علیانہ اُن کی بات پر مسکرا دی۔

"بابا،میں اور وہ اکیڈمی میں نہ بات کرتے ہیں،نہ کسی کو یہ ظاہر کیا ہے کہ ہم فیملی فرینڈز ہیں۔ میں آپ کا مان ہوں، کسی کو بات کرنے کا موقع کیسے دے سکتی ہوں۔"

عثمان صاحب آگے بڑھے اور اُس کے ماتھے پر پیار دیا۔

"تم میرا غرور ہو۔ یاد رکھنا، چاہے وہ تمہارا کتنا بھی اچھا دوست کیوں نہ ہو، یا تمہیں اُس پر کتنا بھی یقین کیوں نہ ہو، تمہیں کبھی اپنی حدود پار نہیں کرنی۔ بیٹا، باپ اور بھائی کے سوا کوئی اپنا نہیں ہوتا۔"

وہ اُسے سینے سے لگا کر بولے۔

احتشام اُن کے سامنے ہی بڑا ہوا تھا، اور وہ جانتے تھے کہ وہ ایک سمجھدار لڑکا ہے، لیکن بیٹی کے معاملے میں وہ ہمیشہ محتاط رہتے تھے۔

آخر بیٹی کے باپ ایسے ہی ہوتے ہیں... سب سے پہلے، سب سے بڑھ کر محافظ۔

"جی بابا جانی،" علیانہ نے بس اتنا ہی کہا۔

"اچھا اب جاؤ، خوب مزے کرنا۔"

اُسے دعا کے ساتھ الوداع کہتے ہوئے عثمان صاحب نے گاڑی آگے بڑھا دی۔

....

ہال میں نظر گمائیں تو چاروں طرف لڑکے اور لڑکیاں گروپ کی صورت میں خوش گپوں میں مصروف تھے۔ موبائل لینے کی اجازت ہونے کی وجہ سے لڑکیاں اپنی تصویریں لینے میں مصروف تھی جبکہ لڑکے اُن کو دیکھنے میں۔

وہ سائڈ پر کھڑی شیزا سے باتیں کرنے میں مصروف تھی اُس کو آئے 30 منٹ ہو چکے تھے مگر اُس کو احتشام کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔

"کیا اس نے نہیں جانا تھا؟" اُس نے دل ہی دل میں سوچا۔

"یہ دیکھو علیانہ." شیزا اُس کو اپنے موبائل میں کچھ دیکھانے میں مصروف تھی۔ اور علیانہ کا دھیان اپنی طرف نہ پا کر اُس نے اُس کو آواز دی۔

"ہاں؟"اُس نے فوراًاُس کو دیکھنا۔

"کہاں گم تھی؟"

"کہیں نہیں تم بتاؤ کیا دیکھا رہی تھی"اُس نے فوراًبات بدلتے ہوئے اُس سے اُس کا موبائل لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ ہال میں سب سے آخر میں داخل ہوا تھا۔ ہلکے نیلے رنگ کی جینز پر سفید ٹی شرٹ پر نیلی ہی ڈریس شرٹ کی پیرنگ کیے وہ اپنی سانولی رنگت میں بھی بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ چشمے سے اُس کی نظر آتی سیاہ آنکھیں اُس کو مزید پُرکشش بنا رہیں تھی۔

"احتشام آ گیا۔ "اُس کے کانوں میں شیزا کی آواز جاتی تو وہ بھی اُس کی نظروں کا تائب کرتے وہاں دیکھتی جہاں سے وہ آرہا تھا.

" کتنا ہینڈسم لگ رہا. "شیزا نے کہا اُس کی بات پر علیا نہ حیران ہوتی۔

" تمہیں اس میں اچھا کیا لگ رہا؟ "وہ احتشام کو غور سے دیکھتی۔ جو اُس کو ایک نظر دیکھ کے رو کتا پھر آگے اپنے دوستوں کے پاس چلا جاتا۔ وہ دونوں یہاں ایک دوسرے سے انجان ہی رہتے تھے۔

"سب کچھ "شیزا کسی کیفیت میں کہتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آنکھیں چیک کرواؤ جا کر تم "وہ چیڑ کے کہتی۔ نجانے کیوں اُس کو شیزا کا احتشام کو ایسے بولنا برا لگا تھا۔

یہ ایک چھوٹا سا ٹاور تھا، جو اندرونِ شہر دہلی گیٹ سے شروع ہو کر بادشاہی مسجد تک جا رہا تھا۔ وہ سب بہت پُر جوش تھے اور لاہور کی اُن تاریخی گلیوں میں گھوم رہے تھے جنہیں "Streets of Asia" بھی کہا جاتا ہے۔

وہاں موجود گھر نہ صرف 100سال پرانے تھے بلکہ بہت ہی دلکش بھی تھے۔ گلیوں میں انڈر گراؤنڈ بجلی کا کام مکمل ہو چکا تھا، جس کی وجہ سے کسی بھی بجلی کی تار کا کوئی منظر نظر نہیں آتا تھا۔

سب طلبہ ان ہی گلیوں میں ان خوبصورت پرانے گھروں کے سامنے تصویریں لینے میں مصروف تھے کہ اسی دوران اذان علیانہ کے پاس آیا۔

"برا نہ مانیں علیانہ، تو کیا آپ دو منٹ سائڈ پر آ کر میری بات سن سکتی ہیں؟"اُس نے نہایت تمیز سے کہا۔

اذان کے انداز پر علیانہ تھوڑا گھبرا گئی۔ اور یہ سب دیکھ کر احتشام بھی لمحہ بھر کے لیے الجھ سا گیا۔

"اسے علیانہ سے کیا کام پڑ گیا ہے؟"وہ سوچنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو جو بات کرنی ہے، سب کے سامنے کریں۔"علیانہ نے مضبوط لہجے میں کہا،حالانکہ اندر سے وہ خاصی نروس تھی۔

اُس نے کبھی احتشام کے علاوہ کسی لڑکے سے زیادہ بات نہیں کی تھی۔

اذان اُن کی کلاس کا CR تھا، اور بلاشبہ وہ ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ شکل و صورت میں بھی اچھا لگتا تھا۔ علیانہ اُسے اچھی طرح جانتی تھی، خاص طور پر CR ہونے کی حیثیت سے۔ اُس نے سیاہ پینٹ پر ہرے رنگ کی ٹی شرٹ پہن رکھی تھی، اور دیکھنے سے کسی اچھے خاندان کا لگتا تھا۔ وہ باقی لڑکوں کی طرح لاپرواہ نہیں تھا، اسی لیے احتشام سے اُس کی اچھی دوستی تھی۔ اذان نے علیانہ کو احتشام کے گھر پر بھی کئی بار دیکھا تھا، اور ہر بار احتشام یہی کہتا کہ "یہ میری کزن ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے آپ سے دوستی کرنی ہے،" وہ بلا تمہید اصل بات پر آ گیا۔

اُس کی اس بات پر علیانہ تو حیران ہوئی ہی، لیکن احتشام کے ہاتھ سے کیمرہ گرتے گرتے بچا۔

"وجہ؟" علیانہ نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"میں آپ سے پیار کرتا ہوں،" اذان نے تہذیب سے کہا، مگر احتشام کا دل چاہا وہ کیمرہ اُس کے سر پر دے مارے۔

"اب تو میرے گھر آ کر دیکھ،" وہ غصے سے اُسے گھورتے ہوئے دل میں سوچا۔

ساتھ ہی وہ پریشان تھا کہ علیانہ اب کیا جواب دے گی... لیکن...

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علیانہ کی ہنسی چھوٹ گئی۔

اُس کی اس حرکت پر شیزا، اذان اور احتشام تینوں حیران رہ گئے۔

"پاگل ہو گیا تم، اذان؟ پیار تو انسان کو گدھے سے بھی ہو سکتا ہے..." وہ کہتے کہتے رکی اور سامنے کھڑے احتشام کو دیکھنے لگی، جو اُسے بے چینی سے گھور رہا تھا۔

"نہیں، گدھے نہیں... بلی سے بھی ہو جاتا ہے۔ جاؤ اپنا کام کرو، اور ایسی فضول باتیں سوچنا چھوڑ دو۔"

وہ اپنی ہنسی روکتے ہوئے احتشام کی طرف دیکھتی، جو اُسے عجیب سا منہ بنا کر دیکھ رہا تھا۔

"لیکن علیانہ..." اذان کچھ کہنا چاہتا تھا، مگر وہ اُس کی بات کاٹتی ہے۔

"دیکھیں، آپ نے جو کہا، میں اُسے ایک مذاق سمجھ کر بھلا دیتی ہوں۔ لیکن آئندہ اگر ایسی فضول بات کی، تو میں سر سے شکایت کروں گی۔"

اب اُس کا لہجہ سنجیدہ ہو چکا تھا۔

اذان مایوس ہو کر احتشام کی طرف چل دیا، جو اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

یہ لاہور کا شاہی محلہ تھا،اور وہ سب دوپہر کے کھانے کے لیے جنون ریسٹورنٹ آئے تھے۔ یہ ایک سفید اور نہایت خوبصورت عمارت تھی۔ وہ سب اس وقت ریسٹورنٹ کے روف ٹاپ پر موجود تھے،جہاں سے بادشاہی مسجد کا دلکش منظر صاف نظر آرہا تھا۔ فضا میں ایک عجیب سی خوبصورتی تھی۔

احتشام اُس منظر کو اپنے کیمرے میں محفوظ کر رہا تھا کہ اچانک اُس کی نظر علیانہ پر پڑی۔ وہ شیزا کی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔ نجانے کیوں اُس لمحے احتشام کی نظریں اُس پر ٹھہر گئیں۔ وہ اس ہنستی مسکراتی علیانہ کو کیمرے میں قید کیے بغیر نہ رہ سکا۔

"آج ڈراما کوئین کچھ زیادہ ہی پیاری لگ رہی ہے، تبھی تو یہ اذان اُس کے پاس چلا گیا تھا۔"

وہ دل ہی دل میں بڑبڑایا اور ساتھ بیٹھے اذان کو دیکھنے لگا، جس کی نظریں مسلسل علیانہ پر جمی ہوئی تھیں۔

احتشام کو یہ منظر ناگوار گزرا۔ اُس نے غصے سے اپنا پاؤں زور سے اذان کے پاؤں پر دے مارا۔ اذان کی چیخ نکل گئی، اور سب چونک کر اُس کی طرف دیکھنے لگے۔

"تم پاگل ہو احتشام؟" اذان نے درد سے کراہتے ہوئے پاؤں پکڑا۔

Clubb of Quality Content

"سوری، مجھے نظر نہیں آیا،" احتشام نے بظاہر معذرت کی، لیکن دل ہی دل میں وہ بے حد مطمئن تھا۔

"اندھا..." علیانہ نے اُسے دیکھا، زیرِ لب کچھ بڑبڑائی، اور دوبارہ شیزا کی باتوں میں گم ہو گئی۔

وقت اپنی رفتار سے گزر رہا تھا۔ اُن دونوں کی زندگی بھی ایک ٹھہرے ہوئے پانی کی مانند پُرسکون گزر رہی تھی۔ مگر وہ زندگی ہی کیا جس میں کوئی آزمائش نہ آئے؟ اُن کی زندگی کے تالاب میں بھی پہلا پتھر آ گرا تھا، جس نے پانی کو ہلا کر رکھ دیا۔

علیانہ اور احتشام کے بورڈ کے امتحانات ہو رہے تھے، اور آج اُن کا آخری پرچہ تھا۔ علیانہ بہت خوش تھی، لیکن یہ خوشی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں، مما؟" علیانہ کو سکینہ بیگم کی بات پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

"ہاں بیٹا، وہ لوگ پرسوں راولپنڈی جا رہے ہیں۔ مبین بھائی اب وہیں والی فیکٹری سنبھالیں گے۔"

علیانہ اور احتشام کے والد کا کپڑوں کا کاروبار تھا، جو بہت اچھا چل رہا تھا۔ مگر کچھ مہینے پہلے راولپنڈی کی فیکٹری کے انچارج کا انتقال ہو گیا تھا۔ تب سے فیکٹری کا نظام متاثر ہو رہا تھا، اور اسے کسی ذمہ دار فرد کی نگرانی کی ضرورت تھی، ورنہ کاروبار کو شدید نقصان ہو سکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خاندانی مشورے کے بعد طے پایا کہ احتشام کے والد راولپنڈی جائیں گے، کیونکہ عثمان صاحب کے بچے ابھی چھوٹے تھے اور ان کے لیے شہر سے باہر جانا ممکن نہ تھا۔

مبین صاحب کو اس فیصلے سے کوئی اعتراض نہ تھا۔ ان کی بڑی بیٹی کی شادی ہو چکی تھی، احمد کی یونیورسٹی جلد شروع ہونے والی تھی، اور وہ لاہور کے ہاسٹل میں رہ سکتا تھا۔ رہی بات

احتشام کی، تو اس کا میٹرک مکمل ہو چکا تھا، اور وہ راولپنڈی کے کسی کالج میں آسانی سے داخلہ لے سکتا تھا۔

"لیکن مجھے احتشام نے کچھ نہیں بتایا!" علیانہ اُداس ہو گئی۔ اُس کا واحد دوست، اُس کا ہمراز، دوسرے شہر جا رہا تھا۔

"بیٹا، جب سے امتحانات شروع ہوئے ہیں، تم دونوں کی ملاقات ہی کب ہوئی؟ اور اب چونکہ اُن کے پیپرز بھی ختم ہو گئے ہیں، تو وہ پرسوں روانہ ہو رہے ہیں۔ تم بھی تیاری کرو، آج ہمیں اُن کے گھر دعوت پر جانا ہے۔" سکینہ بیگم اُسے سمجھاتی ہوئی اپنے کاموں میں مصروف ہو گئیں۔

اور علیانہ وہیں کھڑی سوچوں میں گم ہو گئی۔

وہ سب دوپہر کے کھانے پر احتشام کے گھر کے ڈائننگ ہال میں موجود تھے۔ مبین صاحب کا گھر دو منزلہ تھا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی سامنے ایک بیٹھک تھی، جس سے اندرونی حصے کی طرف راستہ جاتا تھا۔ بیٹھک سے نکل کر سامنے ہی ڈائننگ ٹیبل رکھا تھا، اور ساتھ ہی ایک خوبصورت اوپن کچن بنا ہوا تھا۔ دیواروں پر سفید رنگ کا نفیس روغن کیا گیا تھا جبکہ فرش پر چمکتا ہوا ماربل لگا ہوا تھا۔ دیواروں پر مختلف قرآنی آیات کی خوبصورت کیلی گرافی اور دلکش مناظر کی تصویریں آویزاں تھیں۔

سب کھانے میں مصروف تھے، مگر علیانہ محض ظاہری طور پر کھانے میں شریک تھی۔ اندر سے وہ بے حد الجھی ہوئی تھی۔ اُس کے دل میں صرف ایک ہی خیال گردش کر رہا تھا:

"اب وہ اپنے واحد دوست کو کھونے جا رہی ہے۔ اور دوست کو کھونا... محبت کو کھونے سے کہیں زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔"

احتشام، علیانہ سے ایک کرسی چھوڑ کر بیٹھا، اُسے بغور دیکھ رہا تھا۔ آج علیانہ نے سفید کُرتا اور جینز پہن رکھی تھی، گلے میں ملٹی کلر دوپٹہ اسکارف کی شکل میں ڈال رکھا تھا۔ یہ علیانہ کا مخصوص لباس تھا—وہ ہمیشہ جینز کے ساتھ کُرتا پہننا پسند کرتی تھی۔ اُس کے بال پونی میں بندھے تھے، اور ماتھے پر کچھ چھوٹے بال لٹوں کی صورت میں گر رہے تھے۔

Clubb of Quality Content

علیانہ کے چہرے میں سب سے زیادہ دلکش اُس کی بڑی بڑی، گول اور سیاہ آنکھیں تھیں۔ اُس کا رنگ گندمی تھا، جس پر سفید رنگ بہت خوبصورتی سے جچ رہا تھا۔ اور کم از کم اس لمحے میں، احتشام کو وہ اس رنگ میں خوصورت لگتی تھی

کھانے کے بعد سب بڑے بیٹھک میں باتوں میں مشغول تھے، جبکہ علیانہ حدیر کے ساتھ اوپر بالکنی میں کھڑی تھی۔

"ڈراما کوئین آج اتنی خاموش کیوں ہے؟" احتشام اُس کے قریب آکر بولا، جسے علیانہ نے مکمل طور پر نظر انداز کر دیا۔

"آپی اُداس ہیں،" حدیر نے جواب دیا، جو احتشام کے کمرے میں بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر ویڈیو گیم کھیل رہا تھا۔ احتشام کے کمرے کی کھڑکی بالکنی میں کھلتی تھی، اس لیے وہ سب کچھ دیکھ اور سن رہا تھا۔

"کیوں اُداس ہیں تمھاری آپی؟" احتشام نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈال کر سوال کیا۔ آج اُس نے سادہ سفید شرٹ کے اوپر چیک دار ڈریس شرٹ پہن رکھی تھی۔ اُس کے بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے جو ہوا کے جھونکوں سے اُڑ رہے تھے۔

"کیوں کہ آپ لوگ یہاں سے جا رہے ہیں،" حدیر نے گیم کھیلتے ہوئے بے فکری سے جواب دیا۔ اُس کی بات پر احتشام کی نظریں ایک بار پھر علیانہ پر گئیں، جو یا تو اُسے نہیں دیکھ رہی تھی، یا خود کو اُس کی طرف دیکھنے سے روک رہی تھی۔

احتشام نے اپنی عینک کو درست کیا، تو اُس کی نظر علیانہ کے جوتوں پر جا ٹکی۔ وہی جوتے جو اُس نے اُس کے لیے پسند کیے تھے۔ اور اچانک، یادوں کے پردے میں ایک پرانی بات گونجنے لگی:

Clubb of Quality Content

"انسان جب کسی سے ملتا ہے تو سب سے پہلے اُس کی نظر اُس کے جوتوں پر جاتی ہے۔"

ایک ہلکی سی مسکراہٹ اُس کے چہرے پر پھیل گئی۔

"ڈراما کوئین، ذرا مجھے دیکھنا!" وہ چھیڑنے کے انداز میں بولا۔

علیانہ نے غصے میں اُس کی طرف دیکھا، "کیا مسئلہ ہے تمھیں؟" اُس نے اپنی اُداسی کو غصے میں چھپا لیا۔

احتشام چند لمحے اُسے خاموشی سے دیکھتا رہا، پھر ہلکا سا مسکرایا اور بولا، "جلدی نیچے آو، کچھ دکھانا ہے۔"

یہ کہہ کر وہ رُکے بغیر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گیا، جبکہ علیانہ اُسے اُلجھن سے دیکھتی رہ گئی۔

ناولز کلب
Clubb for Quality Content

وہ نیچے اُس کا انتظار کر رہی تھی۔ تبھی وہ سیڑھیاں اُترتے نظر آتا ہے۔

"چلو باہر۔" وہ آتے ہی اسے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا۔ علیانہ ابھی تک سمجھ نہیں پائی تھی کہ وہ آخر کرنا کیا چاہتا ہے، مگر خاموشی سے اُس کے پیچھے چل دیتی۔

باہر ایک گیراج تھا،جہاں مبین صاحب کی گاڑی اور احمد بھائی کی موٹرسائیکل کھڑی تھی۔
وہ وہیں آکر رُک گیا اور علیانہ کو دیکھنے لگا، جو اپنی نظروں سے پوچھ رہی تھی: کیا بات ہے؟

"ایک منٹ..."وہ سائیڈ پر رکھی لکڑی کی سیڑھی اُٹھا کر اُسے سٹور کی طرف رکھ دیتا ہے۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟"علیانہ گھبرا کر پوچھتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سوال نہ کرو،اوپر آؤ۔"وہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہتا ہے۔

یہ ایک چھوٹا سا سٹور تھا جیسا اکثر گھروں میں ہوتا ہے۔ وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آتے ہیں۔ احتشام موبائل کی ٹارچ آن کرتا ہے اور سامنے ایک چیز کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

"یہ دیکھو، تمہیں یاد ہے یہ؟"

علیانہ سامنے دیکھتی ہے اور بے اختیار مسکرا دیتی ہے۔ وہ ایک پرانی سائیکل تھی۔

"یہ ابھی تک یہاں ہے؟ میری تو ماما نے کب کی کباڑی والے کو دے دی تھی۔" وہ اُس کے قریب آتے ہوئے کہتی ہے۔

اُن دونوں نے بچپن میں ساتھ سائیکل چلانا سیکھی تھی۔ علیانہ کی اداسی جسے غائب ہو جاتی۔

"اس پر گھومنے چلیں؟" احتشام کچھ سوچ کر کہتا ہے۔

علیانہ حیرت سے اُسے دیکھتی ہے۔ "ہمیں اجازت مل جائے گی؟ اور اسے نیچے کیسے اُتاریں گے؟"

"احمد بھائی ہیں نا!" وہ شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ کہتا ہے، اور زور سے آواز دیتا ہے: "احمد بھائی!"

"کیا ہوا؟ کہاں ہو تم؟" احمد بھائی گیراج میں آتے ہیں، مگر اُنہیں احتشام نظر نہیں آتا۔

"یہاں اوپر دیکھیں!" احتشام آواز دیتا ہے۔

احمد بھائی جب اوپر دیکھتے ہیں تو حیران رہ جاتے ہیں۔ "یہاں کیا کر رہے ہو؟" اور تبھی اُن کی نظر علیانہ پر پڑتی ہے۔

"تم دونوں آخر کر کیا رہے ہو وہاں؟" وہ چونکتے ہوئے کہتے ہیں۔

"آپ کی ہیلپ چاہیے، اوپر آئیں۔" احتشام جواب دیتا ہے۔

اوپر آنے پر احتشام سب کچھ اُنہیں بتاتا ہے۔ پھر احمد اور احتشام مل کر سائیکل نیچے اُتار لیتے ہیں، اور علیانہ اُس پر سے گرد صاف کرنے لگتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اب کیا کرنے کا ارادہ ہے تم دونوں کا، کارٹونز؟" احمد اُنہیں دیکھ کر پوچھتے ہیں، جو خوشی سے چمک رہے تھے۔

"ماما سے اجازت دلوا دیں پلیز، ہمیں تھوڑا باہر جانا ہے۔" احتشام معصومیت سے کہتا ہے۔

احمد اپنا سر پکڑ لیتے ہیں۔ "دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟ ہم سب کچھ دیر میں فورٹرس جا رہے ہیں۔"

"میں وعدہ کرتا ہوں، ایک گھنٹے میں واپس آجائیں گے!" احتشام بضد ہوتا ہے۔

احمد ایک گہرا سانس لیتے ہیں، پھر کہتے ہیں: "اچھا ٹھیک ہے، میں سنبھال لوں گا۔ دونوں جلدی آنا!" اُن کی بات پر دونوں کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

Clubb of Quality Content!

وہ دونوں لبرٹی مارکیٹ کی سڑکوں پر سائیکل چلا رہے تھے۔ علیانہ اُس کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی اور احتشام احتیاط سے سائیکل چلا رہا تھا۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟" علیانہ مسکراتے ہوئے پوچھتی۔

احتشام کچھ دیر کے لیے سائیکل روکتا، گہری سانس لیتا اور کہتا،

"بتاتا ہوں، پہلے یہ بتاؤ تم کیا کھاتی ہو؟ اتنا وزن! مجھ سے تو سائیکل چلی ہی نہیں جا رہی۔" وہ سانس پھلاتے ہوئے اسے چھیڑتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علیانہ اُس کی بات سن کر غصے سے اسے گھورتی اور سائیکل سے اُتر کر پیدل چلنے لگتی۔

"ارے ڈرامہ کوئین! کہاں جا رہی ہو؟ بیٹھو پیچھے۔" وہ سائیکل اُس کے پیچھے لے جا کر کہتا۔

"نہیں، تم ہی چلاوا کیلے۔ میں تو نہیں بیٹھنے والی۔"وہ ناراض نظر آتی۔

"ٹھیک ہے، آتی رہنا پیدل۔ میں تو جارہا ہوں آئس کریم کھانے۔"وہ کندھے اچکا کر سائیکل آگے بڑھا دیتا۔

اتنے میں علیانہ پیچھے سے سائیکل کا کیریئر پکڑ لیتی۔

"اب کیا ہوا؟"احتشام مڑ کر دیکھتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سڑک پر ایک لڑکی کو اکیلا چھوڑ کر چلے جاؤ گے؟ لوگ کیا کہیں گے؟ کیسا لڑکا ہے!" وہ معصومیت سے کہتی اور دوبارہ سائیکل پر بیٹھ جاتی۔ آئس کریم میں تو جیسے اُس کی جان بستی تھی۔

"ماننا پڑے گا، ایک نمبر کی ڈرامہ کوئین ہو تم!" احتشام ہنستے ہوئے کہتا۔

"گدھا کہیں کا۔" علیانہ دل ہی دل میں کہتی اور خود بھی مسکرا دیتی۔

Clubb of Quality Content

وہ دونوں اس وقت لبرٹی مارکیٹ میں واقع "وافلز آئس کریم پولر" میں موجود تھے۔ یہاں کی آئس کریم بہت مشہور تھی۔۔۔کم قیمت میں مناسب مقدار اور زبردست ذائقہ۔

دکان میں بیٹھنے کا کوئی انتظام نہ تھا، اس لیے دونوں اپنی اپنی آئس کریم اور کولڈ کافی لے کر دکان کے باہر زمین پر ہی بیٹھ گئے تھے۔

دوپہر کا وقت تھا، اور اُن جیسے کئی طلبہ وہاں زمین پر بیٹھے آئس کریم سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

"آرام سے کھاؤ!" احتشام نے اُسے ٹوکا، جو تیزی سے آئس کریم کھاتے ہوئے ساتھ ساتھ کافی کے سپ بھی لے رہی تھی۔

"آرام سے کھاؤں گی تو پگھل جائے گی نا!" علیانہ کو اُس کا یوں بولنا ذرا برا لگا، مگر احتشام صرف مسکرا دیا۔

"میں تمہیں مِس کروں گا،" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولا۔

علیانہ کا چلتا ہاتھ رُک گیا، اُس نے حیرت سے اُسے دیکھا۔ وہ تو بھول ہی گئی تھی کہ پرسوں احتشام جا رہا تھا۔

"کوئی بات نہیں، جب یاد آئے تو شنا آپی کے بہانے آجانا،" اُس نے مذاق میں کہا۔ اُداس تو وہ بھی تھی، مگر چھپا گئی۔

احتشام اُس کی بات پر پھر سے مسکرا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"مجھے تمہیں کچھ دینا تھا،" اُس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔

علیانہ اُس کے ہاتھوں کی طرف دیکھنے لگی۔

"یہ کیا ہے؟" اُس نے حیرانی سے کہا۔

یہ ایک پورٹریٹ سائز تصویر تھی، جس میں علیانہ کسی بات پر ہنستی ہوئی نظر آرہی تھی، اور پسِ منظر میں بادشاہی مسجد کا دلکش منظر تھا۔

یہ وہی تصویر تھی جو احتشام نے اُس ٹرپ کے دوران لی تھی۔

"اچھی لگی؟" احتشام نے اُسے خاموش بیٹھے دیکھ کر پوچھا۔

"بہت خوبصورت ہے،" وہ دھیمے لہجے میں بولی، جیسے کسی خاص کیفیت میں ہو۔

Clubb of Quality Content

"ایک اور بھی ہے، لیکن..." وہ کچھ جھجھک کر بولا۔

"لیکن کیا؟"

"پتا نہیں، وہ دیکھ کر تمہیں کیسا لگے۔"

اس بار اُس نے جیب سے ایک اور چھوٹا سا پورٹریٹ نکالا۔

یہ ایک سیلفی تھی، جو احتشام نے اپنے موبائل سے لی تھی۔

یہ تب کی تصویر تھی جب وہ بادشاہی مسجد کے اندر اُس کمرے میں کھڑے تھے جہاں سونے کی تاروں سے لکھا ہوا قرآنِ مجید رکھا تھا۔

تصویر میں علیانہ آنکھیں بند کیے دُعا مانگ رہی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"یا اللہ، پلیز پیپرز میں اچھے نمبر سے پاس کروا دینا۔"

اُس وقت احتشام کو وہ بہت کیوٹ لگی تھی، اور اُس نے چپکے سے یہ سیلفی لے لی تھی، جس میں پیچھے علیانہ بھی نظر آ رہی تھی۔

علیانہ کی آنکھیں وہ تصویر دیکھ کر چمک اُٹھیں۔

"یہ تم نے کب لی تھی؟"اُس نے نرمی سے تصویر تھامتے ہوئے پوچھا۔

"جب تم دعامانگنے میں گم تھی،"احتشام نے شرماتے ہوئے جواب دیا۔
"ہم بچپن سے ساتھ ہیں، لیکن کبھی ہماری ایک ساتھ تصویر نہیں آئی۔ فیملی فرینڈز ہونے کے باوجود بھی تصویروں میں ہم کبھی ایک ساتھ نہیں ہوتے تھے،"وہ جیسے کسی پرانی یاد میں کھو گیا۔

Clubb of Quality Content!

علیانہ نے اُسے غور سے دیکھا—وہ سچ کہہ رہا تھا۔

"تو اب لے لیتے ہیں،"وہ ایک لمحے کو سوچ کر بولی۔

احتشام اُسے حیرانی سے دیکھنے لگا۔ کیا یہ وہی غصے والی ڈراما کوئین ہے جسے وہ جانتا تھا؟

"Are you sure?" اُس نے بے یقینی سے پوچھا۔

علیانہ آج صبح سے ہی کچھ بدلی بدلی سی لگ رہی تھی۔

"ہاں، تم نے مجھے گڈ بائے گفٹ دیا ہے تو مجھے بھی کچھ دینا چاہیے۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں کہ کوئی مہنگا تحفہ دوں، تو ایک 'گڈ بائے سیلفی' ہی سہی۔"

اُس نے مضبوط لہجے میں کہا۔ احتشام نے اثبات میں سر ہلایا اور موبائل نکال لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ اُن کی پہلی تصویر تھی جس میں وہ دونوں ساتھ تھے۔ سترہ سال کے دو دوست—اور اب اُن کی دوستی میں ایک نیا باب شروع ہو رہا تھا:

انتظار کا باب۔

وہ لوگ آج راولپنڈی کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔ علیانہ بھی ان کو الوداع کہنے آئی تھی۔ دل پر ایک عجیب سا بوجھ تھا۔ یہ صبح سات بجے کا وقت تھا، اس لیے وہ کوئی خاص تیار ہو کر نہیں آئی تھی۔ کھلے ٹراؤزر کے اوپر ٹی شرٹ پہن رکھی تھی اور گلے میں اسکارف مفلر کی صورت میں لے رکھا تھا۔ اُس کی آنکھوں سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ ساری رات نہیں سوئی۔

"ماما، مجھے آپ کی بہت یاد آئے گی۔ اب تو یہاں میرا میکہ بھی نہیں رہا... اب میں کس کے گھر آؤں گی؟" ثناء آپی اُداس لگ رہی تھیں، اُن کی فیملی اُن سے دور جو جا رہی تھی۔ سکینہ بیگم نے اُنہیں کندھے سے تسلی دینے والے انداز میں تھام رکھا تھا۔

"بس میری جان، ہم ہمیشہ کے لیے تھوڑی جا رہے ہیں۔ جیسے ہی وہاں کام سنبھلے گا اور فیکٹری پھر سے اچھی ترقی کرنے لگے گی، تو ہم واپس آجائیں گے۔ تم دعا کرنا کہ سب جلدی جلدی ہو جائے۔" عائشہ بیگم (احتشام کی امی) اُسے گلے لگا کر بولیں۔

"باجی، آپ فکر نہ کریں، ثناء کا خیال رکھنے کے لیے میں ہوں یہاں۔" سکینہ بیگم نے کہا۔ عثمان صاحب کی فیملی کی وجہ سے اُن لوگوں کو یہاں کافی تسلی تھی۔ یہ والا گھر احمد کے اسرار پر وہی استعمال کرنے والا تھا، وہ یونیورسٹی کے لیے ہوسٹل میں شفٹ ہونے کو راضی نہ تھا، اور سب اُس کی بات پر متفق بھی ہو گئے تھے۔

Clubb of Quality Content

"ہم جلدی ملیں گے۔" احتشام، علیانہ سے کہتا، جو بس اُسے دیکھ رہی تھی۔ وہ رو نہیں رہی تھی، لیکن اُس کی آنکھوں سے لگ رہا تھا کہ وہ روتی رہی ہے۔

علیانہ کا سارا ننھیال اور ددھیال بہاولپور کے رہنے والے تھے۔ علیانہ کے والد عثمان صاحب کاروبار کی غرض سے لاہور آئے تھے اور پھر یہیں کے ہو کر رہ گئے تھے۔ اُس وقت سکینہ بیگم امید سے تھیں، اس لیے علیانہ کی پیدائش کے بعد وہ بھی اُن کو یہیں لے آئے تھے۔

احتشام اُسے مسکرا کر دیکھتا، تو وہ بھی مسکرا دیتی۔ دونوں کے درمیان ایک لمبی خاموشی آتی، جسے علیانہ توڑتی۔

"میں تمہارے لیے کچھ لائی ہوں۔" وہ جھجک کر بولی۔ احتشام تشویش سے اُسے دیکھتا۔

"کیا؟" وہ پوچھتا۔

علیانہ اپنی بند مُٹھی کھولتی۔ اُس میں ایک بریسلٹ تھا۔ ہاتھ سے بنا ہوا، بھورے رنگ کا، بہت باریک سا ایک اُونی بریسلٹ۔ وہ علیانہ سے لے کر اُسے دیکھتا، اور ایک ہی لمحے میں پہچان جاتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ تم نے بنایا ہے نا؟" اُسے یاد تھا، علیانہ نے قریشیہ کا کام ثناء آپی سے سیکھا تھا۔ علیانہ ہاں میں سر ہلا دیتی۔ احتشام کی آنکھیں چمک اٹھتیں۔ یعنی وہ ساری رات جاگ کر یہ بناتی رہی تھی۔

"مجھے پتہ ہے کہ تمہیں یہ چیزیں پسند نہیں، لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں تمہیں کیا دوں۔ اور میرے پاس وقت بھی کم تھا، اس لیے یہی سمجھ آیا۔ تم اس کو پہننا مت، بس اپنے

پاس رکھ لینا، مجھے اچھا لگے گا۔" وہ جیسے صفائی دے رہی تھی۔ احتشام مسکرا دیتا۔ اُس کے خاموش ہونے پر وہ اُس سے مخاطب ہوتا۔

"ڈرامہ کوئین!" اُس کے کہنے پر علیانہ اُسے دیکھتی۔ وہ اُس کے سامنے اُس باریک سے بریسلٹ کو پہنتا۔ وہ اتنا باریک تھا کہ دور سے دیکھنے پر اندازہ لگانا مشکل تھا کہ ہاتھ میں کیا ہے۔

"میں وعدہ کرتا ہوں، اِسے کبھی نہیں اُتاروں گا۔" اُس کا یہ کہنا تھا کہ علیانہ کا اُداس چہرہ کھل جاتا۔

"ایک اور وعدہ کرو کہ ہم ہمیشہ دوست رہیں گے۔" وہ جیسے جوش سے کہتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"وہ..." احتشام بولنے لگتا کہ احمد کی آواز آجاتی۔

"احتشام! علیانہ! تم دونوں یہاں ہو؟ چلو، سب انتظار کر رہے ہیں۔" وہ آکر اُن سے کہتا۔

احتشام، مسکرا کر علیانہ کو دیکھتا، اور اُس کے پاس سے گزرتے ہوئے ہلکی سی سرگوشی کرتا:

"آخر تک ساتھ رہیں گے... وعدہ!" اُس کا انداز بہت پُراسرار تھا۔ علیانہ اپنی جگہ پر جم سی جاتی۔ پھر ملنے اور کبھی ایک دوسرے کو نہ بھولنے کا وعدہ کر کے، وہ دونوں ایک دوسرے کو الوداع کہہ رہے تھے۔

احتشام نے ہلکے نیلے رنگ کی ٹی شرٹ اور سفید پینٹ کے ساتھ نیلے جوتے پہن رکھے تھے۔ اُس کے بال ہمیشہ کی طرح پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔

گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اُس نے ایک نظر سکینہ بیگم کے ساتھ کھڑی اپنی واحد دوست پر ڈالی، جو اُسے دیکھ کر اپنی ماں کے پیچھے چھپ گئی تھی۔ احتشام کچھ کہے بغیر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ آنسو نے اُس کی عینک کو دھندلا دیا تھا۔

وقت اپنی رفتار سے گزر رہا تھا۔ علیانہ کے لیے شروع کے دن بہت مشکل تھے۔ اُس کے پاس موبائل فون نہیں تھا کہ احتشام سے رابطہ کر پاتی، اور عثمان صاحب بھی اُسے فوری طور پر موبائل دینے کے حق میں نہ تھے۔ گھر کے ماحول میں سنجیدگی اور خاموشی چھا گئی تھی، جس کی وجہ سے وہ خود کو بہت تنہا محسوس کرنے لگی۔

میٹرک کا رزلٹ آنے میں ابھی وقت تھا، اور کالج کے داخلے بھی شروع نہیں ہوئے تھے۔ سکینہ بیگم اپنی بیٹی کو یوں اُداس اور خاموش دیکھ کر پریشان تھیں۔ علیانہ کبھی کبھار حیدر اور حفصہ کے ساتھ کھیل لیتی، مگر زیادہ تر وقت خاموش رہتی۔ اسی وجہ سے سکینہ بیگم نے عثمان صاحب سے بات کر کے اُسے ایک کوچنگ انسٹیٹیوٹ میں بگنگ سیکھنے داخل کروادیا تاکہ اُس کا دھیان کسی اور طرف لگے۔

احتشام کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی۔ نیا شہر تھا، اور وہاں اُس کا کوئی قریبی دوست نہ تھا۔ اب تو گھر میں احمد بھائی بھی ساتھ نہ تھے۔ دونوں طرف ایک عجیب سی اداسی چھائی ہوئی تھی۔ انہی دنوں احتشام نے اپنے ابو کے کہنے پر ایک اسپورٹس کلب جانا شروع کیا۔ اُسے بیڈمنٹن کا خاص شوق تھا—وہ اور علیانہ اکثر احمد بھائی اور حیدر کے ساتھ کھیلا کرتے تھے—اس لیے اب وہ کلب میں مختلف کھیلوں میں حصہ لینے لگا۔

دونوں نے خود کو مختلف طریقوں سے مصروف کر لیا تھا۔ احتشام پریکٹیکل دینے لاہور آیا بھی، مگر علیانہ سے ملاقات نہ ہو سکی۔ کالج میں داخلے شروع ہونے پر عثمان صاحب نے علیانہ کا داخلہ لاہور کے ایک اچھے سرکاری گرلز کالج میں کروادیا۔ دوسری طرف، احتشام پڑھائی میں بہت اچھا نہ تھا، لیکن پھر بھی پاس ہو جاتا تھا، اس لیے مبین صاحب نے اُس کا داخلہ وہاں ایک پرائیویٹ کالج میں کروادیا جو اُن کے لیے مناسب سمجھا گیا۔ علیانہ نے فزکس میں ائی سی ایس کرنے کا فیصلہ کیا۔ جبکہ احتشام نے پری انجینئر نگ میں جانا بہتر سمجھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دونوں اپنی اپنی زندگیوں میں آگے بڑھ رہے تھے، مگر ایک دوسرے کو کبھی نہیں بھولے تھے۔

اُسے کالج آئے ایک مہینہ ہو چکا تھا، اور ابھی تک اُس نے گنتی کے چند ہی دوست بنائے تھے۔ یہ ستمبر کا مہینہ تھا۔ گرمی کی شدت میں وقت کے ساتھ کمی آرہی تھی، لیکن حبس اب بھی حد سے زیادہ تھی۔ دن کے وقت تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے انسان پسینے میں نہا چکا ہو۔

وہ اپنے فری لیکچر میں کالج کے لان میں رکھے ایک بینچ پر بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا۔ کالی پینٹ اور سفید شرٹ پر سلیقے سے بندھی ہوئی ٹائی، بال سائیڈ پر سیٹ کیے، آنکھوں پر سیاہ فریم والا چشمہ لگائے، وہ اپنی دنیا میں مگن تھا۔ کہ اچانک اُسے اپنے قریب سے ایک خوبصورت سی آواز سنائی دی:

"پانی؟"

Clubb of Quality Content

وہ اُس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بڑے خوش اخلاقی سے بولی۔ یہ مقدس تھی۔ احتشام کی کلاس کی وہی لڑکی، جو پہلے دن سے ہی اُس میں دلچسپی رکھتی تھی۔ اور یہ بات احتشام کے سوا تقریباً سب کو پتا چل چکی تھی۔ جلد ہی احتشام کو بھی اندازہ ہو گیا تھا۔

"نہیں شکریہ۔"

وہ بیگ اُٹھا کر جانے لگا۔ مقدس کی آواز پر وہ اُس کی طرف متوجہ ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم مجھ سے اتنا بھاگتے کیوں ہو؟"

وہ دونوں بازو سینے پر باندھ کر بولی۔ سفید یونیفارم پر سیاہ اور سفید پٹیوں والا دوپٹہ سلیش کی صورت میں سینے پر رکھا ہوا تھا۔ وہ اُسے غور سے دیکھ رہی تھی۔ اُس کے لمبے سیاہ بال کمر تک آتے تھے، جو پونی ٹیل میں بندھے ہوئے تھے۔ آنکھوں پر ہلکا سا کاجل اور ہونٹوں پر لپ بام، وہ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی۔

"میں کب بھاگا ہوں؟"

احتشام اُس کی طرف رُخ کرکے بولا۔ دونوں کی نظریں آپس میں ملیں۔ مقدس کی آنکھیں گہرے بھورے رنگ کی تھیں اور چھوٹی سی تھیں، جنہیں وہ کاجل لگا کر نمایاں کرتی تھی۔

"تو جب ہم نے گروپ ورک کے لیے سب نے میٹ اپ کیا تھا اور میں نے تم سے کہا تھا کہ کیا تم میرے دوست بنو گے؟ تب بھی تم بغیر جواب دیے وہاں سے چلے گئے۔ اور اب بھی مجھے نظر انداز کر رہے ہو۔"

وہ بہت پُر اعتماد اور شوخ مزاج لڑکی تھی۔

"میں تمہیں نظر انداز نہیں کر رہا، بس میں انٹرسٹڈ نہیں ہوں۔"

جواب سادہ اور دو ٹوک تھا۔

"کیا میں وجہ جان سکتی ہوں؟"

اس نے دو قدم آگے بڑھ کر کہا۔

"میری ایک ہی فیمیل فرینڈ ہے،اور میں اُس کے علاوہ کسی کو دوست نہیں بنا سکتا۔"

اُس کا اشارہ علیانہ کی طرف تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا میں نام جان سکتی ہوں؟"

کچھ لمحے خاموشی کے بعد وہ بولی۔

"میں بتانا مناسب نہیں سمجھتا۔"

یہ کہہ کر وہ جانے لگا، پھر اچانک ایک خیال کے تحت رُکا۔ مقدس اُسی کو دیکھ رہی تھی۔

"اگر تم جا کر رجسٹر میں چیک کرو گی کہ کون سی لڑکی روز میرے ساتھ اس بینچ پر بیٹھتی ہے، تو میں بتا دوں،اُس کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ میری وہ دوست یہاں نہیں پڑھتی۔"

وہ ایک ہی سانس میں بول گیا۔ اُسے اندازہ تھا کہ مقدس باتوں کی جڑ تک پہنچ جاتی ہے۔

"اوہ! یعنی شیز فرام لاہور!"

وہ خوش ہو کر بولی۔ احتشام نے ہاں میں سر ہلا دیا۔ مقدس کو کچھ تسلی ہوئی۔ یعنی اُس کا بھی کوئی چانس تھا۔

"تو پھر مجھے یہاں اپنا دوست بنا لو۔"

وہ ضدی اور ڈھیٹ لڑکی تھی۔ احتشام اُسے خاموشی سے دیکھ کر بنا کچھ کہے آگے بڑھنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا پتا، اُس نے بھی وہاں نئے فرینڈز بنا لیے ہوں؟"

وہ پیچھے سے چیخ کر بولی۔ اُس کی اس بات پر احتشام کو غصہ آیا، لیکن وہ اُن لڑکوں میں سے نہیں تھا جو لڑکیوں پر چلّاتے۔

وہ کچھ کہے بغیر وہاں سے چل دیا۔

"میری باتوں پر غور ضرور کرنا، میں تمہارا انتظار کروں گی۔"

وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ اُسے یقین تھا کہ ایک دن احتشام ضرور اُس کا دوست بنے گا۔ اور بعض اوقات یقین، سچ ثابت بھی ہو جاتا ہے۔

....

وقت کہاں کسی کے لیے رُکتا ہے۔ دونوں کا وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔

علیانہ صبح کالج اور شام کو اپنی بیکنگ کلاسز میں جایا کرتی۔ اُسے کیک بنانے میں خاصی مہارت حاصل ہو چکی تھی۔ وہ ہر قسم کا کیک نہ صرف بنا لیتی بلکہ خوبصورتی سے سجا بھی لیتی، اور اُسے یہ سب کرنے میں بے حد مزہ آتا۔

"بابا، مجھے موبائل فون کی سخت ضرورت ہے۔ کالج میں سب کے پاس ہے، گروپ میں کام سینڈ کیا جاتا ہے۔ اور اب تو میں نومبر میں اٹھارہ سال کی بھی ہونے والی ہوں!"

اُس نے رات کے کھانے پر اپنے باپ سے فرمائش کی۔

عثمان صاحب نے مسکرا کر سکینہ بیگم کی طرف دیکھا، جو حفصہ کے ساتھ بیٹھی اُسے پانی ڈال کر دے رہی تھیں۔ عثمان صاحب کی نگاہ پر وہ بھی مسکرا دیں۔ علیانہ اور حیدر دونوں نے یہ منظر بغور دیکھا۔

"آپ دونوں ہنس کیوں رہے ہیں؟"علیانہ نے حیرانی سے پوچھا۔

عثمان صاحب نے گہرا سانس لیا، چمچ سائڈ پر رکھ کر دونوں بازو میز پر ٹکائے اور پیار سے بیٹی کی طرف دیکھا۔

"اگلے مہینے تم اٹھارہ سال کی ہو رہی ہو، اور جہاں تک موبائل کی بات ہے، تو میں تو تمہیں یہ رزلٹ والے دن دینا چاہتا تھا۔ مگر تمہاری ماں نے کہا کہ ابھی ضرورت نہیں۔"
وہ مسکراتے ہوئے سکینہ بیگم کی طرف دیکھنے لگے۔

"ماما، آپ بھی نا!"

علیانہ خوش بھی تھی کہ اُسے موبائل ملنے والا ہے، اور خفا بھی کہ مما نے اُسے بتایا نہیں۔

"اچھا اچھا، پہلے کھانا کھاؤ، پھر دیتی ہوں۔"

انہوں نے کھانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ان کی بات پر عثمان، علیانہ اور حیدر تینوں ہنس پڑے اور دوبارہ کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کھانے کے بعد سکینہ بیگم نے اُسے موبائل فون دے دیا، اور ساتھ ہی عثمان صاحب نے اپنے نام پر ایک سم کارڈ بھی۔

"یہ لو، مگر ایک بات یاد رکھنا۔ یہ موبائل جتنا فائدہ دیتا ہے، اس سے کہیں زیادہ نقصان بھی دے سکتا ہے، خاص طور پر لڑکیوں کو۔ اس لیے اپنی حدود کبھی پار مت کرنا۔"

سکینہ بیگم نے اُسے موبائل دیتے ہوئے تنبیہ کی۔

اُس کے ماں باپ ہمیشہ سے یہی سبق دیتے آئے تھے کہ اپنی حدود سے تجاوز نہ کرنا، اور اُس نے کبھی ایسا کیا بھی نہیں تھا—اور کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

موبائل ہاتھ میں پکڑے وہ بے حد خوش تھی۔ تمام سیٹنگز مکمل کرنے کے بعد اُس نے موبائل کا ٹرانسپیرنٹ بیک کور اتارا اور اُس میں دو تصاویر رکھیں۔ یہ وہی پورٹریٹ تھے جو جاتے وقت احتشام نے اُسے دیے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اُس نے اپنی اور احتشام کی تصویر پیچھے رکھی، اور اُس کے اوپر اپنی اکیلی تصویر— جو احتشام نے کھینچی تھی— رکھ کر کور میں سلیقے سے لگا دی۔

"اب یہ موبائل مکمل لگ رہا ہے!"

وہ اپنے موبائل کو دیکھ کر خوشی سے چمک اُٹھی۔ بس اب وہ جلد از جلد احتشام سے رابطہ کرنا چاہتی تھی۔ تین مہینے ہونے کو آئے تھے، ان دونوں کے درمیان کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔ کبھی کبھار موبائل فون پر وہ عائشہ آنٹی، یعنی احتشام کی امی سے بات کر لیتی تھی، جب اُس کی ماں اُن سے بات کر رہی ہوتی۔

لیکن خود اُس نے کبھی احتشام سے رابطہ نہیں کیا تھا، اور نہ ہی احتشام نے کبھی کیا۔

"میرے پاس تو اُس کا نمبر ہی نہیں... اب کیا کروں؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ سوچنے لگی۔ اچانک اُسے فیس بُک کا خیال آیا۔ اُسے یاد تھا کہ میٹرک میں احتشام فیس بُک استعمال کرتا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد وہ بیٹھ کر فیس بُک پر اپنا نیا اکاؤنٹ بنا رہی تھی۔

....

گھڑی رات کے گیارہ بجا رہی تھی جب وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر اُلٹی لیٹی، موبائل پر احتشام کی آئی ڈی تلاش کرنے میں مصروف تھی۔

علیانہ کا کمرہ چھوٹا ضرور تھا، مگر اس نے اُسے اس قدر سلیقے سے ترتیب دیا ہوا تھا کہ دیکھنے میں وہ نہایت خوبصورت لگتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کمرے کی تین دیواریں سفید پلستر سے آراستہ تھیں، جبکہ بیڈ کے پیچھے والی دیوار ہلکے جامنی رنگ کی تھی، جس پر موٹیویشنل کوٹس فریمز میں آویزاں تھے۔

ایک طرف کپڑوں کی الماری کے ساتھ ڈریسنگ ٹیبل رکھا تھا۔ فرنیچر ہلکے بوڑھے رنگ کا تھا۔ بیڈ کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا سفید راگ بچھا ہوا تھا۔

زمین پر ماربل کی ٹائلز لگی ہوئی تھیں، جبکہ دوسری جانب اسٹڈی ٹیبل کے ساتھ ایک بُک ریک تھا جس میں مختلف اقسام کی کتابیں سجی ہوئی تھیں۔ غور کرنے پر اندازہ ہوتا کہ ان میں سیلف ہیلپ بکس کی تعداد زیادہ تھی۔

علیانہ نے فیس بُک پر "احتشام مبین" سرچ کیا، لیکن پلک جھپکتے ہی ہزاروں پروفائلز سامنے آ گئیں۔

"میں اُسے کیسے ڈھونڈوں گی؟" تقریباً بیس پروفائلز چیک کرنے کے بعد وہ تھک کر بولی۔

مایوسی اس کے چہرے سے عیاں تھی۔

کچھ دیر خالی ذہن بیٹھی رہنے کے بعد اس نے اپنی ماں کی آئی ڈی سرچ کی، جو فوراً ہی مل گئی۔ کیونکہ اُس کی ماں نے فیس بک اکاؤنٹ اپنے موبائل نمبر سے بنایا تھا، اس لیے تلاش کرنا آسان رہا۔

ماں کی آئی ڈی کھول کر اس نے ریکویسٹ بھیج دی۔ سکرول کرتے ہوئے اسے ثناء آپی کی آئی ڈی بھی نظر آ گئی۔ ایک کامیاب مسکراہٹ اس کے چہرے پر بکھر گئی۔

"کام ہو گیا!" اس نے خوشی سے کہا اور ثناء آپی کی پروفائل کھول لی۔

اسے یقین تھا کہ احتشام ان کے فرینڈ لسٹ میں شامل ہو گا، مگر جیسے ہی پروفائل پر کلک

کیا، علم ہوا کہ آئی ڈی لاک تھی۔ جو تبھی کھلتی جب ثناء آپی ریکویسٹ ایکسیپٹ کرتیں۔

اس نے ریکویسٹ بھیج دی، اور اب اسے صرف انتظار کرنا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تقریباً پندرہ منٹ بعد، جب وہ یوٹیوب پر کوئی ڈرامہ دیکھنے میں مصروف تھی، نوٹیفکیشن آیا:

"ثناء آپی نے آپ کی ریکویسٹ قبول کر لی ہے۔"

اس کا چہرہ خوشی سے جگمگا اُٹھا۔

ثناء آپی کی آئی ڈی کھولنے پر اسے بے شمار کھانوں، کپڑوں اور دیگر چیزوں کی تصاویر دکھائی دیں۔

کچھ دیر سکرول کرنے کے بعد اس نے فرینڈز لسٹ چیک کی، جو خوش قسمتی سے پرائیویسی کے بغیر تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

گنتی کے پہلے دس لوگوں میں ہی اسے وہ نظر آگیا۔

تین ماہ بعد اسے دیکھ کر نہ جانے کیوں اس کا دل زور سے دھڑک اُٹھا۔

پروفائل پکچر میں وہ اپنے کالج کا یونیفارم پہنے کھڑا تھا۔ سفید شرٹ، سیاہ پینٹ، سانولی رنگت مگر بے حد دلکش!

یہ ایک سائیڈ پوسٹ کی تصویر تھی جس میں وہ مسکرا رہا تھا، اور ہوا میں اس کے بال اُڑ رہے تھے۔

چشمے کے پیچھے سے جھلکتی اس کی آنکھوں کی چمک وہ صاف دیکھ سکتی تھی۔

خوشی سے اس نے پروفائل پر کلک کیا۔ وہ ایک پبلک اکاؤنٹ تھا۔

سکرول کرنے پر جو پہلی تصویر نظر آئی، وہ اسے چونکا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا یہ احتشام ہے"؟

بال چھوٹے کٹوائے ہوئے تھے، اور وہ کسی گھر کے اندر موجود تھا۔ شاید یہ راولپنڈی والا گھر تھا؟ وہ یقین سے نہیں کہہ سکتی تھی۔

حیرت کا سبب اس کے ساتھ کھڑی لڑکی تھی۔

یہ ایک سیلفی تھی، جس میں احتشام کے ساتھ کچھ فاصلے پر ایک لڑکی کھڑی تھی۔

تصویر خوشگوار مسکراہٹ سے بھرپور تھی۔

کیپشن میں GroupStudy# کا ہیش ٹیگ تھا اور ساتھ اُس لڑکی کی آئی ڈی منشن تھی۔

علیانہ نے دھڑکتے دل کے ساتھ اُس آئی ڈی پر کلک کیا۔ نام تھا: مقدس یوسف۔

آئی ڈی پبلک تھی۔ بے شمار تصاویر موجود تھیں۔ دیکھنے میں وہ کسی ایلیٹ کلاس سے تعلق رکھنے والی لڑکی لگتی تھی۔

دودھ جیسا شفاف چہرہ، گوری رنگت، خوبصورت لمبے بال، البتہ آنکھیں چھوٹی تھیں___لیکن

میک اپ نے وہ بھی نمایاں کر دی تھیں۔

وہ واقعی بہت خوبصورت تھی۔

علیانہ کو پہلی بار لگا جیسے وہ کسی کے مقابلے میں بہت کم تر ہے۔

زندگی میں پہلی بار، وہ کسی احساسِ کمتری کا شکار ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس نے فوراً احتشام کو ریکویسٹ بھیجنے کا ارادہ ترک کر دیا اور فیس بک سے لاگ آؤٹ ہو گئی۔

دل ابھی تک تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

یہ کیسی کیفیت تھی؟ وہ نہیں جانتی تھی۔

مگر ایک فیصلہ کر چکی تھی—اب وہ فیس بک استعمال نہیں کرے گی۔

....

وہ اُس وقت صوفے پر بیٹھا ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھا۔ کھلے ٹراوزر پر اُس نے پورے بازوؤں والی شرٹ پہن رکھی تھی۔ آج اتوار کا دن تھا، جب اُسے ثناء آپی کی کال موصول ہوئی۔ ان کا نام دیکھتے ہی اُس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

Clubb of Quality Content

"السلام علیکم! آج ہماری یاد کیسے آ گئی آپی کو؟ امی سے بات کرنی ہے آپ نے؟" اُسے لگا کہ عائشہ بیگم کا موبائل بند ہے، اس لیے ثناء آپی نے اُس کے نمبر پر کال کی ہے—اور اس کا اندازہ بالکل درست نکلا۔

"وہ نماز پڑھ رہی ہوں گی،اور کیا میں اپنے بھائی سے بات نہیں کر سکتی؟"وہ خفا ہوئیں۔

احتشام ہنس دیا۔

"ایسا تو بہت کم ہوتا ہے جب میری بہن مجھے خاص طور پر کال کرے!"وہ اُنہیں چھیڑ رہا

تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

" تمہیں ایک خوش خبری دینی تھی، لیکن اب نہیں دے رہی!"وہ منہ بنا کر بولیں۔ احتشام کی

ہنسی فوراًرک گئی،اور اُسے فوراًعلیانہ کا خیال آیا۔

)کیا وہ لوگ راولپنڈی آرہے ہیں؟)اُس نے دل ہی دل میں سوچا۔

"کیا بات ہے ؟"وہ پوری توجہ سے ثناء آپی کی بات سننے لگا۔

"تم ماموں بننے والے ہو!"وہ خوشی سے بولیں۔یہ سنتے ہی احتشام خوشی کے مارے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔شادی کو ایک سال سے اوپر ہو چکا تھا۔بہت سی باتیں سننے کے بعد اللہ نے اُس کی بہن پر کرم کر ہی دیا تھا۔

"بہت بہت مبارک ہو!میں امی کو دیکھ کر آتا ہوں!"وہ بھاگتے ہوئے عائشہ بیگم کے کمرے کی طرف گیا،جو نماز میں مصروف تھیں۔

"وہ ابھی بھی نماز پڑھ رہی ہیں!" احتشام کا دل چاہ رہا تھا کہ چیخ چیخ کر سب گھر والوں کو یہ خوش خبری سنا دے۔

"میں نے کہا تھا نا، تم بالکل علیانہ کی طرح ہو ــــ بے صبرے!" ثناء آپی ہنستے ہوئے بولیں۔ علیانہ کا نام سن کر اُس کا دل تیز دھڑکنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کی بات ہوئی اُس سے؟ کیا آپ نے اُسے بتایا کہ وہ خالہ بننے والی ہے؟" اُس نے ایک ہی سانس میں دو سوال کر ڈالے۔

"ہاں، امی کو جن کال کی تھی، اور انہوں نے فون نہیں اٹھایا تو سکینہ آنٹی کو کر دی۔ علیانہ سے بھی تبھی بات ہوئی۔ اور کل رات کو اُس نے مجھے فیس بک پر ایڈ بھی کیا!" وہ مزید کچھ بتا رہی تھیں، لیکن فیس بک والی بات پر احتشام کی توجہ اٹک گئی۔

"اُس نے فیس بک پروفائل کب بنائی؟" اُس نے فوراً پوچھا۔

"کل ہی بنائی ہے۔ موبائل بھی اُسے کل ہی عثمان انکل نے دیا تھا۔ اُس نے مجھے فون پر بتایا تھا۔" وہ اب بھی اُسے بتا رہی تھیں کہ علیانہ کیسی ہے اور کیا کر رہی ہے، لیکن اتنے میں عائشہ بیگم نماز سے فارغ ہو گئیں اور احتشام سے موبائل منگوا لیا۔ اب وہ اپنی بیٹی سے باتوں میں مصروف ہو گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ادھر احتشام اس خیال سے خوش ہو رہا تھا کہ وہ اب بالآخر علیانہ سے رابطہ کر سکتا ہے۔ بس امی فون رکھیں، اور وہ فوراً اپنی علیانہ کو فرینڈ ریکویسٹ بھیجے... اس بات سے بے خبر کہ شاید وہ اب اُس سے بات نہیں کرنے والی۔

لیکن کیا واقعی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کال بند ہونے کے بعد وہ ایک سیکنڈ کا بھی وقت ضائع کیے بغیر فیس بک کھولتا۔ اپنی بہن کی پروفائل میں اُس کو وہ نظر آجاتی۔ اُس کی علیانہ۔ خوشی کی ایک لہر اُس میں دوڑ پڑتی۔ 3 مہینے بنا کسی رابطے کے رہنے کے باوجود ایسا کوئی لمحہ نہیں تھا جس میں اس کو وہ یاد نہ ائی ہو۔

وہ اُس کی پروفائل اوپن کرتا جو کہ لاکڈ تھی۔ پروفائل پکچر میں سفید سوان کی تصویر لگی تھی اور بائیو پر غور کریں تو انگریزی میں لکھا نظر اتا تھا۔ کہ۔

Clubb of Quality Content

Our smiles in the photo told a story of forever, yet our eyes whispered the truth — goodbye had already begun.

"ڈراما کوین" بے اختیار اُس کے منہ سے نکلتا۔ اور وہ اُس کو ریکویسٹ بیج دیتا۔ اب اُس کو انتظار کرنا تھا بنا یہ جانے کہ کیا پتا یہ انتظار لمبا ہو جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آج یکم نومبر تھا۔

وہ کچن میں اپیرن پہنے کیک بنا رہی تھی۔ جو بال پہلے اُس کے کندھوں سے نیچے آتے تھے، وہ اب کٹوا کر کندھوں تک کر لیے گئے تھے، اور وہ اُنہیں پونی میں باندھے بہت

مصروف انداز میں اپنا کام کر رہی تھی۔ اُس نے ایک بیکنگ کمپیٹیشن میں حصہ لیا تھا،اور اُسی کی تیاری میں مگن تھی۔

"اپی،یہ کیک میں کھا سکتی ہوں؟" حفصہ اُس کے پاس بیٹھ کر اپنی بہن کو کیک بناتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

اُس کی بات پر علیانہ مسکرا دی،"ہاں، کیوں نہیں چندہ!ایسا کرتے ہیں ساتھ چائے بھی بنا لیتے ہیں،سب مل کر کھائیں گے"۔

یہ کہتے ہوئے وہ اوون سے کیک نکالتی ہے۔ گرم بھاپ اُڑاتا ہوا کیک جب وہ شیلف پر رکھتی، تو اُس کی خوشبو پورے کچن میں پھیل جاتی۔

"بس، اب یہ تھوڑا ٹھنڈا ہو جائے تو اسے سجائیں گے۔" وہ حفصہ سے کہتی ہے، جو خوشی سے اُسے تکتی رہتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ دونوں کالج کی کینٹین میں موجود تھے۔ احتشام اکیلا آیا تھا، لیکن مقدس اُسے ڈھونڈتے ہوئے فوراً اُس کے پیچھے پہنچ گئی۔ وہ اُسے کبھی تنہا نہیں رہنے دیتی تھی۔ اُس کا یوں چپک کر رہنا کبھی کبھی احتشام کو عجیب سا لگتا تھا۔

اُس کی بار بار کی ضد اور اصرار پر احتشام نے اُسے دوست بنانے کے لیے ہاں کر دی تھی۔ وہ جتنی شوخ تھی، اُس سے کہیں زیادہ ذہین بھی تھی۔ اسی لیے اکثر وہ احتشام کی پڑھائی میں بھی مدد کرتی تھی۔ بس ایک بات احتشام کو اس میں بری لگتی تھی کہ وہ ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کی تصویر لیتی تھی۔ اور اُس کو اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر اپلوڈ کر دیتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے سنا تمہاری برتھ ڈے آرہی ہے۔" مقدس احتشام کے پاس آتے ہوئے بولی۔

آج اُس نے بالوں میں فرنچ بریڈز بنائی ہوئی تھیں اور آنکھوں میں حسبِ معمول گہرا کاجل تھا۔ کبھی کبھار احتشام سوچتا تھا کہ یہ بغیر کاجل کے کیسی لگتی ہو گی۔

"تمہیں کس نے بتایا؟" وہ برگر لیتے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھا۔

"میں نے خود پتہ لگایا ہے۔" وہ اُس کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بولی۔ احتشام کا ماتھا ٹھنکا، اُسے اندازہ تھا کہ اُس نے شاید رجسٹر چیک کیے ہوں گے۔

"پارٹی کریں گے!" وہ اُس کے خاموش رہنے پر پھر بولی۔

"مقدس، مجھے ایک ضروری کال لینی ہے، ایکسکیوز می۔" یہ کہہ کر وہ وہاں سے چل دیا۔

اُس کی ثناء آپی کی کال آرہی تھی۔

وہ اور حفصہ چائے اور کیک بنا کر بیٹھک میں آئے تو اُنہیں سکینہ بیگم کے ساتھ اندر آتی ہوئی ثناء آپی دکھائی دیں۔ حفصہ فوراً بھاگتی ہوئی انداز میں اُن کے پاس گئی۔ اُسے ثناء آپی سے بہت لگاؤ تھا، کیونکہ اُس نے اپنا زیادہ تر بچپن انہی کے ساتھ گزارا تھا۔

"یہاں تو پارٹی چل رہی ہے!" وہ کیک اور چائے دیکھ کر خوش دلی سے بولیں۔ علیانہ ٹرے میز پر رکھتی ہے اور ثناء آپی کے لیے پانی ڈالتی ہے۔

Clubb of Quality Content

"ہماری علیانہ تو بڑی سلیقے والی ہو گئی ہے، خالہ!" پانی کا گلاس پکڑتے ہوئے ثناء آپی نے کہا۔ علیانہ اُن کی بات پر شرما گئی۔

"ہاں بھائی، کچھ زیادہ ہی ہو گئی ہے۔ کالج سے گھر، گھر سے انسٹیٹیوٹ، اور پھر واپس آ کر کالج کا کام کر کے سو جاتی ہے۔ گھر کا تو کچھ کرتی ہی نہیں۔ ابھی بھی جو کیک دیکھ رہی ہیں، یہ میڈم نے اس لیے بنایا ہے کیونکہ 19 تاریخ کو اس کا کیک بنانے کا مقابلہ ہے"!

ماں کو تو بس کوئی بہانہ چاہیے ہوتا تھا علیانہ کے خلاف بات کرنے کا۔ علیانہ مسکرا کر وہاں سے چلی گئی۔ اُسے کچن بھی سمیٹنا تھا، اگر امی نے دیکھ لیا تو ثناء آپی کو اُس کے بد سلیقے کی پوری داستان سنانے بیٹھ جاتیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ تیزی سے بھاگتا ہوا کیفے ٹیریا میں داخل ہوا۔ مقدس اُس کی ٹیبل پر بیٹھی اُس کا انتظار کر رہی تھی۔ اُسے یوں ہانپتا ہوا آتے دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔ احتشام کے چہرے پر ایک خاص سی چمک تھی، ایسی چمک جو مقدس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ احتشام کو خوش دیکھ کر خود بھی خوش ہو گئی۔ وہ ایک اچھی لڑکی تھی اور احتشام کے معاملے میں کچھ زیادہ ہی حساس واقع ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیا ہوا احتشام؟" اُسے اس قدر پُر جوش دیکھ کر وہ خود کو پوچھنے سے نہ روک پائی۔

احتشام نے اپنے پھولے ہوئے سانسوں کو قابو میں لایا، پھر مسکرا کر اُس کی طرف دیکھا۔

"وہ آرہی ہے!"اُس نے خوشی سے اپنے ہاتھ میں بندھے بریسلیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کون؟"مقدس نے الجھن سے پوچھا۔ نہ جانے کیوں اُسے دل میں کچھ کھٹکا سا محسوس ہوا۔

"علیانہ...وہ آرہی ہے، میری برتھ ڈے پر!"اُس کی خوشی دیدنی تھی۔ مقدس کے چہرے پر ایک لمحے کو سایا سا لہرایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احتشام کی تھوڑی دیر پہلے ثناء آپی سے کال پر بات ہوئی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ عائشہ بیگم نے اُنہیں اور عثمان صاحب کی پوری فیملی کو دعوت دی ہے۔ راولپنڈی آنے کے بعد اُن کی کسی سے ملاقات نہیں ہو پائی تھی، اور اب جب کہ ثناء امید سے تھی، تو انہوں نے ایک

دعوت رکھنے کا فیصلہ کیا۔ چونکہ احتشام کی سالگرہ بھی قریب تھی، تو دعوت کے ساتھ برتھ ڈے پارٹی بھی رکھ لی گئی۔ احتشام یہ سب سن کر بہت خوش تھا۔ ایک ہفتے بعد وہ سب یہاں آرہے تھے—اُس کی علیانہ بھی! یہ خیال ہی اُس کے لیے بے حد خوبصورت تھا۔ اتنے مہینوں بعد وہ اپنی دوست سے ملنے والا تھا۔

"اوہ! that's great، میں بھی اُس سے ملنا چاہتی ہوں۔ دیکھتے ہیں آخر ہمارے احتشام کی وہ کون سی خاص دوست ہے جس کی وجہ سے احتشام نے پورے کالج کو نظرانداز کر رکھا ہے!" مقدس نے شرارت سے کہا۔

احتشام اُس کی بات پر مسکرادیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم، علی اور باقی سب بھی ضرور آنا میری برتھ ڈے پارٹی پر۔ یہ دن میرے لیے بہت خاص ہونے والا ہے!" اُس نے مقدس کو بھی دعوت دی۔

"ہاں، کیوں نہیں!" وہ مسکرا کر بولی۔

علیانہ اور احتشام کی سالگرہ ایک ہی مہینے میں آتی تھی۔ احتشام کی 16 نومبر کو، اور علیانہ کی 30 نومبر کو۔ مگر احتشام عمر میں علیانہ سے ایک سال بڑا تھا۔

....

آج 13 نومبر تھا۔ علیانہ اپنے کمرے میں سامان پیک کر رہی تھی۔ رات ایک بجے، یعنی 14 نومبر کو، وہ سب راولپنڈی کے لیے روانہ ہو رہے تھے۔ انہیں 17 نومبر کی شام کو واپس آنا تھا۔ چونکہ عثمان صاحب مصروف تھے، وہ وہاں رک نہیں سکتے تھے، اس لیے انہوں نے 16 تاریخ کو سالگرہ پر آنے کا فیصلہ کیا تھا۔

وہ سب لوگ۔ احمد بھائی، ثناء آپی اور اُن کے شوہر کے ساتھ آج رات روانہ ہونے والے تھے۔ ابھی گھڑی 11 بجا رہی تھی۔ علیانہ نے وقت دیکھا، پھر اپنے سامنے رکھے بیگ کو۔ وہ خوش تھی، لیکن ایک عجیب سی کیفیت میں بھی مبتلا تھی۔

Clubb of Quality Content

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جب وہ احتشام سے ملنے کا سوچتی تو خوشی سنبھالے نہ سنبھلتی، مگر اسی لمحے اُس کی آنکھوں کے سامنے وہ لڑکی آجاتی۔ وہ دونوں ایک ساتھ کتنے مکمل لگتے تھے۔ یہی خیال اُس کے ذہن میں بار بار آتا۔

"کیا وہ اُس کی گرل فرینڈ ہے؟" وہ خود سے بولی، اور فوراً اس سوچ پر خود کو ڈانٹا۔

"استغفر اللہ... کیا سوچ رہی ہوں میں بھی؟ وہ جو بھی ہو، مجھے کیوں فرق پڑ رہا ہے؟ اوہ اللہ! مجھے کیا ہو رہا ہے؟" وہ رونے کے قریب تھی۔ اُس کے لیے یہ احساس نیا تھا۔ لیکن تھا کیوں؟

Clubb of Quality Content

اپنی ساری سوچوں کو جھٹک کر اُس نے اُس گفٹ کو دیکھا جو اُس نے احتشام کے لیے خریدا تھا۔ بچپن سے اب تک اُس نے احتشام کو کئی تحفے دیے تھے، لیکن یہ پہلا تحفہ تھا جو اُس نے اپنے پیسوں سے بچت کر کے خریدا تھا۔ یہ ایک مینز واچ تھی۔ بہت مہنگی تو نہیں تھی، مگر علیانہ کے لیے بے حد خاص تھی۔ سولہ نومبر وہ یہ دن کیسے بھول سکتی تھی؟ اُس کو پورا سال اس دن کا انتظار رہتا تھا۔ علیانہ اپنی سالگرہ تو بھول سکتی ہے مگر احتشام کی نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احتشام بیڈ پر لیٹا چھت کو گھور رہا تھا۔

رات کے تین بج چکے تھے، مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ کمرے میں نیٹ بلب کی مدھم روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ نظر دوڑائی جائے تو یہ ایک وسیع کمرہ تھا۔ احتشام ان لڑکوں میں سے تھا جو اپنی چیزیں ترتیب سے رکھنا پسند نہیں کرتے۔ صفائی کے معاملے میں وہ بہت موڈی تھا—اگر دل چاہتا تو کمرے کو چمکا دیتا، ہر چیز سلیقے سے ترتیب دے دیتا، اور اگر موڈ نہ ہو تو کئی کئی دن گزر جاتے اور کمرہ بکھرا ہوا رہتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابھی بھی کمرے میں جگہ جگہ اُس کے کپڑے، جو اُس نے سونے سے پہلے بدلے تھے، بکھرے پڑے تھے۔ یونیفارم اور شوز زمین پر ادھر ادھر پڑے تھے۔ ڈریسنگ ٹیبل کا حال بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ چونکہ وہ اپنی اسکن کیئر کے معاملے میں کافی حساس تھا، اس لیے

ڈریسنگ ٹیبل پر اسکِن کیئر پروڈکٹس، پرفیومز، اور مختلف اقسام کی گھڑیاں بے ترتیبی سے رکھی ہوئی تھیں۔ جب تک عائشہ بیگم اسے ٹوک نہ دیتیں، وہ انہیں سلیقے سے نہ رکھتا۔

" کب آئیں گے یہ لوگ؟" احتشام نے خود سے کہا۔

وہ لوگ رات دو بجے روانہ ہوئے تھے کیونکہ بس تاخیر کا شکار ہو گئی تھی۔ راولپنڈی پہنچنے میں کم از کم چار سے پانچ گھنٹے تو لگنے ہی تھے۔

احتشام کے صبر کی انتہا ہو رہی تھی۔

وقت گزارنے کے لیے اس نے فیس بک کھولی۔

علیانہ نے ابھی تک اس کی فرینڈ ریکویسٹ قبول نہیں کی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور کرتی بھی کیسے؟

"آنے دو اس ڈرامہ کوئین کو... اس کی تو میں خبر لوں گا"!

وہ اُس کی آئی ڈی دیکھ کر بڑبڑایا۔

ثناء آپی سے اس نے کئی بار علیانہ کا نمبر مانگنے کا سوچا، مگر وہ بغیر اجازت کسی کا نمبر مانگنا مناسب نہیں سمجھتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تبھی موبائل کی سکرین پر ایک نوٹیفکیشن آیا:

"تم جاگ رہے ہو"؟

یہ مقدس کا میسج تھا۔ احتشام کو آن لائن دیکھ کر اس نے پیغام بھیجا تھا۔

"نیند نہیں آرہی۔"اس نے مختصر سا جواب دیا۔

"کیوں"؟

اور باتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

مقدس، احتشام کے لیے ایک اچھی دوست تھی، جو ہر اچھے برے وقت میں اس کے ساتھ

رہی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

لیکن احتشام اُسے ایک دوست سے بڑھ کر کبھی نہیں دیکھتا تھا۔

جبکہ مقدس نے اپنے دل و دماغ میں اسے ایک خاص مقام دے رکھا تھا۔

لڑکے اگر کسی کو صرف دوست رکھنا چاہیں، تو رشتہ اس سے آگے نہیں بڑھاتے۔

لیکن لڑکیاں...

وہ دوستی میں بھی کہیں نہ کہیں محبت تلاش کر لیتی ہیں۔

جس وقت وہ لوگ گھر پہنچے، فجر کی اذانیں ہو چکی تھیں۔ عائشہ بیگم نے سب کو بہت گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔ حفصہ اور حیدر گاڑی میں ہی سو چکے تھے، اس لیے عائشہ بیگم نے انہیں سیدھا کمرے میں لے جانے کو کہا۔ مبین صاحب نے پیار سے دونوں کو جگایا اور اندر لے گئے۔

باقی سب وضو کر کے نماز پڑھنے اور پھر آرام کرنے کا سوچ رہے تھے۔ علیانہ کی نظریں بے اختیار پورے گھر میں گھوم رہی تھیں۔ دل کے کسی کونے میں ایک ہلکی سی بے چینی تھی—احتشام کہیں نظر نہیں آرہا تھا۔

اُس نے سیاہ رنگ کی گھٹنوں تک آتی قمیض اور سفید کھلا پاجامہ پہن رکھا تھا۔ اور ساتھ ہی سفید دوپٹہ لے رکھا تھا۔ بال پونی میں بندھے تھے، اور ماتھے پر چھوٹے چھوٹے کٹے ہوئے بال نرمی سے بکھرے ہوئے تھے۔

"ماشاءاللہ، میری بیٹی تو بہت پیاری ہو گئی ہے!" عائشہ بیگم نے اُسے گلے سے لگاتے ہوئے پیار بھرے انداز میں کہا۔ ان کے لہجے کی شفقت پر علیانہ شرما سی گئی۔

"باجی، احتشام کہاں ہے؟ نظر نہیں آرہا؟" یہ سوال سکینہ بیگم نے کیا۔

احتشام کا نام سنتے ہی علیانہ کا دل جیسے زور سے دھڑکا— یہ کیا ہو رہا تھا اُس کے ساتھ اِن دنوں؟

"ہاں ماما، کہاں ہے وہ؟ فون پر تو بار بار کہہ رہا تھا کہ میں سب سے پہلے آپ کو ملوں گا"! ثنا آپی نے چھیڑنے والے انداز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ابھی تھوڑی دیر پہلے سویا ہے، کافی دیر تک تم سب کا انتظار کرتا رہا"...

عائشہ بیگم نے مسکرا کر جواب دیا۔

"ساری رات فیس بک پر آن لائن تھے جناب، اب تو نیند آنی ہی تھی"!

احمد بھائی نے موبائل دیکھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بس بس! سب میرے بچے کے پیچھے ہی پڑ جاتے ہو"!

عائشہ بیگم نے محبت بھرے انداز میں کہا، پھر دوپٹہ سر پر لیتے ہوئے سب کو نماز کے لیے

کہا،

"چلو سب نماز پڑھ لو، پھر آرام سے سو جانا"۔

نماز کے بعد سب اپنے کمروں کی طرف چلے گئے۔ اب احتشام سے علیانہ کی ملاقات صبح ناشتے پر ہونی تھی.

صبح وہ سب تقریباً گیارہ بجے اٹھے تھے۔ دن کی روشنی میں گھر صاف نظر آرہا تھا۔ مبین صاحب کا یہ گھر زیادہ بڑا تو نہیں تھا، مگر نہایت خوبصورت طریقے سے بنایا گیا تھا۔ مین گیٹ سے داخل ہوں تو سامنے ایک چھوٹا مگر دلکش باغیچہ دکھائی دیتا تھا، جس میں پتھروں سے بنا خوبصورت راستہ داخلی دروازے تک لے جاتا تھا۔

گھر کی بیرونی دیواریں بھورے رنگ کی ٹائلوں سے مزین تھیں۔ اندر داخل ہوتے ہی ایک لمبی راہداری آتی تھی، جو آگے جا کر بیٹھک تک لے جاتی تھی۔ نیچے والے فلور پر صرف بیٹھک اور کچن تھا۔ کچن کے اندر ہی ڈائننگ ٹیبل بھی رکھا گیا تھا۔ کچن کے ساتھ ہی سیڑھیاں تھیں جو اوپر کے فلور تک جاتی تھیں۔ اوپر چار کمرے تھے، جو نہ زیادہ بڑے تھے نہ ہی بہت چھوٹے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

سب سے پہلا کمرہ مبین صاحب کا تھا، جبکہ سب سے آخری کمرہ احتشام کا تھا، جو بالکنی کے ساتھ واقع تھا۔ باقی دو کمرے مستقل استعمال میں نہیں تھے، اس لیے ان میں سے ایک کمرے میں علیانہ، سکینہ بیگم، حفصہ اور حیدر سوئے تھے۔ دوسرے کمرے میں ثناء آپی اور

اُن کے شوہر، مصطفیٰ بھائی، ٹھہرے تھے۔ احمد بھائی نے احتشام کے ساتھ ہی کمرہ شیئر کیا تھا۔

اس وقت وہ سب نیچے ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔ مبین صاحب نے لاہوریوں کے پسندیدہ ناشتہ—حلوہ پوری اور نان چنے—منگوائے تھے، جو واقعی بہت مزیدار تھے۔

"یہ علیانہ کہاں رہ گئی؟" سکینہ بیگم نے خالی کرسی کو دیکھ کر کہا۔

"ماما، آپی چینج کر رہی تھی، ابھی آجائیں گی۔" حفصہ اور حیدر نے کچن سے آتے ہوئے

جواب دیا۔

"احمد اور احتشام کو بھی بلا لاؤ۔ ناشتہ ٹھنڈا ہو گیا تو کیا فائدہ؟" یہ عائشہ بیگم تھیں، ایک باوقار

خاتون، جو خفگی کے عالم میں چنے اپنی پلیٹ میں ڈال رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آواز دی ہے میں نے، ماما۔" ثناء آپی نے کہا۔

اوپر آئیں تو دیکھا کہ احتشام کے کمرے میں احمد بھائی اُسے جگانے میں مصروف تھے، مگر

وہ اٹھنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔

"کس نے کہا تھا ساری رات جاگ کر فیس بک استعمال کرو؟ اب اٹھو نہیں تو!" احمد بھائی نے غصے سے کہا۔

"سونے دو نا۔۔۔" وہ نیم خوابیدہ لہجے میں بولا۔

"سوتے رہو گدھے کی طرح! علیانہ ٹھیک ہی کہتی ہے، تم واقعی گدھے ہو!" یہ کہتے ہوئے وہ اُس کے منہ پر تکیہ مار کر کمرے سے نکل گئے۔

علیانہ کا نام سنتے ہی احتشام کی نیند اُڑ گئی۔ وہ تو بھول ہی گیا تھا کہ علیانہ بھی آئی ہوئی ہے۔

"شٹ! میں تو لیٹ ہو گیا!" وہ فوراً اُٹھ کر باتھ روم کی طرف دوڑا۔

جس وقت وہ کمرے سے نکلا، علیانہ بھی ساتھ ہی باہر نکلی، مگر اُسے احتشام نظر نہیں آیا کیونکہ اُس کی پشت احتشام کی طرف تھی۔

علیانہ نے مہرون رنگ کی گھٹنوں سے نیچے تک آتی، پورے آستینوں والی قمیض پہن رکھی تھی، جس کے بارڈر پر سفید پھولوں کی نفیس کڑھائی تھی۔ ساتھ میں اُس نے سفید رنگ کا کھلا

Clubb of Quality Content

پائنچوں والا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا،اور سفید ہی دوپٹہ اسکارف کی صورت میں گلے میں ڈال رکھا تھا۔اُس کے بال کھلے ہوئے تھے اور کٹے ہوئے لٹیں ماتھے پر آ رہی تھیں۔

احتشام چند لمحے اُسے دیکھ کر ٹھٹکتا ہے،پھر بنا آواز پیدا کیے آہستہ سے اُس کے پیچھے جا پہنچتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیسی ہو،ڈرامہ کوئین"؟

وہ اُس کے قریب آ کر ہولے سے سرگوشی کرتا ہے۔

علیانہ چونک کر پیچھے مڑتی ہے،اُس کی چیخ نکلنے ہی والی تھی کہ سامنے احتشام کو دیکھ کر خود پر قابو پا لیتی ہے۔

احتشام نے سیاہ اور سفید رنگ کی پوری آستینوں والی شرٹ کے ساتھ سیاہ جینز اور سفید جوگرز پہن رکھے تھے۔اُس کے بال ہمیشہ کی طرح ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے،اور چہرے پر وہی اُس کا مخصوص پیارا چشمہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم ؟"علیانہ نے حیرت چھپاتے ہوئے کہا۔

احتشام اُس کی طرف دیکھ کر مسکرا دیتا ہے۔

"ہاں میں، موٹی"!

وہ ہنستے ہوئے جواب دیتا ہے۔

علیانہ پہلے تو خوش ہوتی ہے، لیکن اگلے ہی لمحے اُس کے چہرے پر غصے کے آثار آتے ہیں،

اور ایک زوردار تھپڑ احتشام کے کندھے پر پڑتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تم میں انسانیت ہے بھی یا نہیں؟ اس طرح کون ڈراتا ہے، گدھے"!

وہ اُسے مارتے ہوئے کہتی ہے۔

اُس کی اس حرکت پر احتشام بے ساختہ ہنس پڑتا ہے۔اُسے ہنستا دیکھ کر علیانہ کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آجاتی ہے۔

"علیانہ !احتشام! کہاں مر گئے ہو دونوں"؟

ثناء آپی کی آواز گونجتی ہے، جو بظاہر ناراضگی میں انہیں پکار رہی ہوتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"آرہے ہیں"!

دونوں ایک ساتھ جواب دیتے ہیں اور پھر ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنس پڑتے ہیں۔

وہ دونوں ناشتہ کر کے سب کے ساتھ بیٹھک میں بیٹھے ہوئے تھے۔ علیانہ، ثناء آپی اور سکینہ بیگم کے درمیان بیٹھی تھی، اور احتشام، احمد بھائی کے پاس بیٹھا اُنہیں موبائل میں یہاں کی تصویریں دکھا رہا تھا۔ جبکہ مبین صاحب، مصطفیٰ کو اپنا یہاں والا آفس دکھانے لے گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"واہ، یہاں بھی بہت کمال کمال کی جگہیں ہیں دیکھنے کو!" احمد بھائی بولے۔

"مجھے بھی دکھائیں۔" حیدر بھی اُن دونوں کے پاس آ کر بیٹھ گیا۔ احتشام اُسے بھی تصویریں دکھانے لگا۔

"واہ، احتشام بھائی! ہمیں بھی جانا ہے یہاں۔" وہ ایوب خان پارک کی تصویر دیکھ کر بولا۔

"چلتے ہیں!" احتشام جوش سے سب کی طرف دیکھتا ہے۔ علیانہ اُسی کو دیکھ رہی تھی، ساتھ ہی ثناء آپی کی کوئی بات بھی سن رہی تھی۔ احتشام کو اپنی طرف دیکھتے پا کر اُس نے نظریں جھکا لیں۔ احتشام اُس کی اس ادا پر مسکرا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"نہیں، آج نہیں۔ آج آرام کرو، پھر کل گھومنے کا پلان بنائیں گے۔" عائشہ بیگم ٹوکتیں۔

احتشام کا منہ بن گیا۔

"ماما، آپ بھی نا!" احمد بھائی بولے۔

"چپ کر کے بیٹھو! آئے نہیں کہ گھومنے کی پڑ گئی تم لوگوں کو۔ اتنے وقت بعد سب اکٹھے ہوئے ہیں، باتیں کرو۔ اور احتشام، جاؤ حیدر اور حفصہ کو ویڈیو گیم لگا دو۔" عائشہ بیگم نے کہا۔

حیدر اور حفصہ، جو بور ہو رہے تھے، گیم کا سن کر خوش ہو گئے۔

"آجاؤ بچوں!" احتشام اُٹھتے ہوئے بولا، اور علیانہ کو بھی آنکھوں سے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

وہ جو خود بھی بڑوں کی باتوں سے بور ہو رہی تھی، فوراً اجازت لے کر اُن کے پیچھے ہو لی۔

حفصہ اور حیدر کمرے میں گیم کھیلنے میں مصروف تھے جبکہ احتشام اور علیانہ بالکنی میں کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ علیانہ کی نظریں باہر سڑک پر تھیں جہاں لوگ آجا رہے تھے، اور احتشام کی نظریں اُس پر۔

"مجھے گھورنا بند کرو۔" اُس کی نظریں محسوس کرتے ہوئے علیانہ بولی۔ احتشام اُس کی بات پر ہنس دیا۔

Clubb of Quality Content!

"تو تم بھی باہر دیکھنا بند کرو، اتنے دن بعد ملی ہو، بات ہی نہیں کر رہیں۔" وہ شکایت کرنے لگا۔ علیانہ اُس کی طرف دیکھتی ہے۔ اُسے جب بھی وہ دیکھتا، اُسے وہ تصویر والی لڑکی یاد آتی تھی۔

"تم بہت بدل گئے ہو۔" وہ اُس کے جواب نہ دینے پر بولا۔

"میں کہاں بدلی؟" وہ کہنا چاہتی تھی کہ "بدلے تو تم ہو، نئی دوست بنا لی..." لیکن بول نہ پائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"بات ہی نہیں کرتی اب۔ پہلے تو زبان بند نہیں ہوتی تھی۔ میں نے تمہیں فیس بک پر ریکویسٹ بھی بھیجی تھی جو تم نے دیکھی تک نہیں۔" وہ شکایت کرنے لگا۔ شکوے تو اُس کے پاس بھی بہت تھے۔

"تم سے ایک بات پوچھوں، احتشام؟" وہ بہت سنبھل کر الفاظ چُنتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احتشام اُسے دیکھتا ہے۔

"ہاں، پوچھو نا"۔

"وہ تصویر والی لڑکی کون تھی؟" جو سوال اُس کے دل کو دن رات کھائے جا رہا تھا، وہ آخر پوچھ ہی لیتی ہے۔

"کون سی لڑکی؟" وہ تھوڑا سا چونکتا ہے، پھر یاد آنے پر اچانک اُس کی طرف دیکھتا ہے۔

"اوہ، تم نے میری پروفائل اسٹاک کی تھی! وہ میری کلاس فیلو ہے، نام مقدس ہے۔" اُس کا لہجہ ہلکا پھلکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

علیانہ کچھ لمحے اُسے دیکھتی رہی، پھر بولی:

"جو بھی تھی، کیا تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو؟ اتنی جلدی کسی کے اتنے قریب تو تم کبھی نہیں آئے۔" اُس کا لہجہ نارمل تھا۔

"ہاں، وہ اچھی لڑکی ہے... لیکن ایک منٹ، تم کس قسم کے پسند کی بات کر رہی ہو؟" وہ الجھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

علیانہ نے اندر ہی اندر خود کو سنبھالا، پھر گہرا سانس لے کر بولی:

"مطلب، کیا تم اُس سے پیار کرتے ہو؟" اُس نے آنکھیں بند کر کے ایک ہی سانس میں سب کہہ دیا۔

احتشام اُس سوال پر چونک گیا، پھر ہنسنے لگا۔

"ہنس کیوں رہے ہو؟ میں مذاق نہیں کر رہی۔" وہ برا مان گئی۔

احتشام ابھی بھی ہنس رہا تھا۔

"تمہارے نزدیک پیار کیا ہے؟" اُس نے اُلٹا سوال کر دیا۔

علیانہ کچھ دیر خاموش رہی، پھر آہستہ سے بولی:

"میرے نزدیک یہ ایک ایسے جذبے کا نام ہے کہ آپ کو کسی کے بغیر سکون نہ آئے۔ آپ ہر پل اُسی کے بارے میں سوچیں، دور ہو کر بھی اُسے یاد رکھیں، اور اُس کے وفادار رہیں۔ پیار کے بارے میں سب نہیں جانتی، لیکن جتنا جانتی ہوں، مجھے لگتا ہے کہ اسی کو پیار کہتے ہیں"۔

احتشام بس اُسے دیکھتا رہا۔

پھر وہ دو قدم آگے بڑھ کر اُس کے قریب آیا، اور اُس کے کان کے پاس آ کر دھیمی سی سرگوشی کی:

"اگر ایسے ہی جذبات کی بات ہے تو وہ تو میں تمہارے لیے رکھتا ہوں۔ تو، میڈم علیانہ، کیا آپ مان سکتی ہیں کہ مجھے آپ سے پیار ہے؟" وہ شرارت سے بولا۔

علیانہ کو ایسا لگا جیسے سانس تھم گیا ہو۔ اُس کا چہرہ ایک دم گلابی ہو گیا، اور پھر غصے کے آثار اُبھر آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کچھ بھی بولتے رہتے ہو بنا سوچے سمجھے، عقل کرو ذرا!" وہ اُسے پیچھے دھکیلتے ہوئے جانے لگی۔

"اب بھاگ رہی ہو؟ سنو! مجھے مقدس سے کوئی پیار نہیں ہے!" وہ پیچھے سے ہنستے ہوئے

بولا۔

علیانہ بنا پلٹے وہاں سے بھاگ گئی۔

....

علیانہ کے غصے کر کے جانے کے بعد احتشام ہنستا ہوا کمرے میں آتا اور بعد پر گرنے والے

انداز میں لیٹتا۔ حیدر اور حفصہ ابھی بھی گیمز میں مصروف تھے اُن دونوں کو دیکھ کر وہ

مسکراتا اور سائڈ ٹیبل پر پڑی ہوئی ہند فری کو اٹھا کے کانوں سے لگتا۔ اُس کا ابھی کچھ سنے کا دل کر رہا تھا۔ موبائل پر ہمنوا گانا لگا کے وہ اپنی آنکھیں بند کر لیتا۔

)میرے نزدیک یہ ایسے جذبے کا نام ہے کہ اپ کو کسی کے بغیر سکون نہ ائے اپ ہر پر اس کے بارے میں سوچیں دور ہو کر بھی اس کو یاد رکھیں اور اس کے وفادار رہیں. پیار کے بارے میں کچھ نہیں جانتی لیکن جتنا جانتی ہوں مجھے لگتا ہے اسی کو پیار کہتے ہیں (

احتشام آنکھیں بند کئے لیتا اُس کے کہے الفاظ سوچتے ہوئے مسکراتا۔

مرجھائی سی شاخ پہ دل کی، پھول کھلتے ہیں کیوں؟

بات گلوں کی، ذکر مہک کا اچھا لگتا ہے کیوں؟

یہ شعر سن کے اُس کی انکھوں کے پردوں کے سامنے اُس کا ہی چہرہ آتا۔ ایک خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر بکھر جاتی۔

ان رنگوں سے تُونے ملایا

جن سے کبھی میں مل نہ پایا

دل کرتا ہے تیرا شکریہ

پھر سے بہاریں تُو لادے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گانے کی خوبصورت آواز اُس کے کانوں میں آ رہی تھی۔ کہ تبھی وہ آنکھیں کھول لیتا۔ دل پر محبت کی پہلی دستک ہوئی تھی۔

"ڈراما کوین۔" اختشام کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ وہ 18 سال کی عمر میں پہلی بار محبت کے جذبات محسوس کر رہا تھا۔ وہ بھی اپنی بچپن کی دوست کے لیے۔ لیکن سوال یہ تھا کہ کیا علیانہ بھی ایسے جذبات رکھتی تھی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علیانہ کے غصے میں چلے جانے کے بعد اختشام ہنستا ہوا کمرے میں آیا اور بستر پر بے نیازی سے لیٹ گیا۔ حیدر اور حفصہ ابھی تک گیمز میں مصروف تھے۔ اُن دونوں کو دیکھ کر وہ

مسکرایا اور سائڈ ٹیبل پر رکھی ہوئی ہینڈ فری اٹھا کر کانوں میں لگالی۔ اُس کا دل کچھ سننے کو چاہ رہا تھا۔

موبائل پر "ہمنوا" گانا چلا کر اُس نے آنکھیں بند کر لیں۔

)میرے نزدیک یہ ایسے جذبے کا نام ہے کہ آپ کو کسی کے بغیر سکون نہ آئے، آپ ہر پل اُس کے بارے میں سوچیں، دور ہو کر بھی اُسے یاد رکھیں، اور اُس کے وفادار رہیں۔ پیار کے بارے میں زیادہ نہیں جانتی، لیکن جتنا جانتی ہوں، مجھے لگتا ہے یہی پیار ہے(۔

احتشام آنکھیں بند کیے اُس کے کہے گئے الفاظ سوچ کر مسکرایا۔

مرجھائی سی شاخ پہ دل کی، پھول کھلتے ہیں کیوں؟

بات گلوں کی، ذکر مہک کا اچھا لگتا ہے کیوں؟

یہ شعر سنتے ہی اُس کی آنکھوں کے پردے پر صرف اُس ہی کا چہرہ ابھرا۔ ایک خوبصورت مسکراہٹ اُس کے لبوں پر بکھر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ان رنگوں سے تُو نے ملایا

جن سے کبھی میں مل نہ پایا

دل کرتا ہے تیرا شکریہ

پھر سے بہاریں تُو لادے

گانے کی دلفریب آواز اُس کے کانوں میں گونج رہی تھی، جب اُس نے آنکھیں کھول دیں۔ دل پر محبت کی پہلی دستک ہو چکی تھی۔

"ڈرامہ کوئین۔۔۔" اختشام کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

Clubb of Quality Content!

اٹھارہ سال کی عمر میں وہ پہلی بار محبت کے جذبات محسوس کر رہا تھا، وہ بھی اپنی بچپن کی دوست کے لیے۔

لیکن سوال یہ تھا کہ... کیا علیانہ بھی اُسی طرح محسوس کرتی تھی؟

وہاں علیانہ غصے سے بھرپور کمرے میں چکر لگا رہی تھی۔ غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ دل بے حد تیزی سے دھڑک رہا تھا اور وہ خود اپنی کیفیت کو سمجھنے سے قاصر تھی—نہ یہ جان پا رہی تھی کہ وہ سوچ کیا رہی ہے، نہ یہ کہ محسوس کیا کیا جا رہا ہے۔

" کتنا بے شرم ہے یہ احتشام کا بچہ!"اُس نے اپنے اضطراب کو غصے کا لبادہ اوڑھایا اور بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی۔ لمبے لمبے سانس لے کر خود کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔

"اب میں اس سے کبھی بات نہیں کروں گی! جب سے راولپنڈی آیا ہے، بالکل ہی بدل گیا ہے۔ سب اُس مقدس چوڑیل کی وجہ سے!" بیٹھے بیٹھے ہی اُس کا غصہ مقدس پر نکلنے لگا، حالانکہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ ایسا کیوں محسوس کر رہی ہے۔

"اگر ایسے ہی جذبات کی بات ہے تو وہ تو میں تمہارے لیے رکھتا ہوں۔ تو میڈم علیانہ، کیا آپ یہ مان سکتی ہیں کہ مجھے آپ سے محبت ہے"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احتشام کے کہے ہوئے یہ الفاظ بار بار اس کے ذہن میں گونج رہے تھے۔ اچانک اُس کے سر میں درد ہونے لگا۔

"استغفر اللہ! میں کیا سوچ رہی ہوں؟ وہ تو ویسے ہی گدھا ہے، جو بغیر سوچے سمجھے کچھ بھی بول دیتا ہے! مجھے سیریس ہونے کی ضرورت نہیں۔" وہ خود کو سمجھانے کی کوشش میں مصروف تھی۔

دونوں نے سارا دن ایک دوسرے سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی۔ علیانہ، احتشام کی نظروں سے بچتی رہی، اور احتشام خود بھی الجھن کا شکار تھا کہ اُس سے کیا بات کرے۔

کھانے کے وقت ان کی مختصر سی ملاقات ضرور ہوئی، مگر خاموشی وہاں بھی برقرار رہی۔

یوں ہی چپ کا یہ دن گزر گیا، اور نیا دن آ پہنچا۔ آج سب نے ایوب خان پارک جانے کا پروگرام بنا رکھا تھا۔

Clubb of Quality Content

وہ سب آج بے حد پُر جوش تھے۔ صبح ناشتے کے بعد بچے اپنے اپنے کمروں میں جا کر تیاری

میں مصروف ہو گئے۔ آج 15 نومبر تھی— یعنی احتشام کی سالگرہ کل تھی۔

علیانہ نے الماری سے کپڑے نکالتے ہوئے وہ تحفہ بھی دیکھا جو وہ احتشام کے لیے لائی تھی۔

آج اُس کا موڈ خوشگوار تھا، اور وہ کسی صورت میں اسے خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔ کپڑے

نکال کر وہ باتھ روم کی طرف چلی گئی۔

دوسری طرف احتشام، اپنے کمرے میں حیدر کو لیے بیٹھا تھا۔ اُس کے سامنے کپڑوں کا

ڈھیر لگا ہوا تھا اور وہ الجھن میں تھا کہ کیا پہنے۔ اسی لیے حیدر سے مدد مانگ رہا تھا، جو خود

Clubb of Quality Content

صبح سے ہی اتنا بے چین تھا کہ تیار ہو چکا تھا۔ وہ ہر لباس کو بڑی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا، جیسے

کوئی ماہر فیشن ڈیزائنر ہو۔

حیدر نے سفید رنگ کی پوری آستینوں والی شرٹ اور جینز پہن رکھی تھی، ساتھ میں سفید

جوتے جو علیانہ نے خود نکال کر دیے تھے۔ وہ بیڈ کے پاس کھڑا احتشام کی الجھن کو غور سے

دیکھ رہا تھا، جب کہ احتشام الماری سے کپڑے نکال نکال کر بیڈ پر پھینک رہا تھا۔

"یار، کچھ تو بول دو!" احتشام جھنجھلا کر بولا، جو اب حیدر کے فیشن ایکسپرٹ بننے کے انداز سے

تنگ آ چکا تھا۔

حیدر نے لمبی سانس لی اور کہا، "احتشام بھائی، آپ کچھ بھی پہن لیں، اچھے ہی لگتے ہیں"۔

احتشام کا دل چاہا کہ دیوار پر سر دے مارے۔

"یار، تمہیں یہاں اس لیے بلایا تھا کہ تم میری مدد کرو!" دل میں وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ علیانہ کے سامنے اچھا لگنا ضروری ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آخر کار حیدر نے کچھ کپڑے منتخب کیے اور احتشام کی طرف بڑھا دیے۔

"یہ پہن لو، ان کی پیرنگ اچھی لگے گی"۔

وہ سیاہ رنگ کی پوری آستینوں والی شرٹ تھی،اولیو کلر کی ڈریس شرٹ،اور ساتھ میں سیاہ

جینز۔

"اس کے ساتھ آپ سفید یا نیلے جو گرز پہن لینا۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"حیدر،نائس چوائس!"احتشام نے کپڑے دیکھتے ہوئے کہا۔حیدر مسکرا کر کمرے سے

باہر نکل گیا۔

Clubb of Quality Content

نیچے آئے تو عائشہ بیگم کے کمرے میں حفصہ منہ بنائے بیٹھی تھی۔ سکینہ بیگم نے اُسے نیلی جینز، گھٹنوں تک آتی گلابی رنگ کی شرٹ،اور اسکارف پہننے کو دیا تھا،جو حفصہ کو بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"نہیں ماما! مجھے فراک ہی پہننی ہے!"وہ بضد تھی۔

سکینہ بیگم نے گہرا سانس لیا اور عائشہ بیگم کی طرف دیکھا،جو بیڈ پر ٹیک لگائے بیٹھی تھیں اور حفصہ کو مسکرا کر دیکھ رہی تھیں۔

"بھابھی، آپ ہی سمجھائیں اسے۔ پارک جانے کے لیے یہی کپڑے بہتر ہیں"۔

عائشہ بیگم نے حفصہ کے دونوں ہاتھ چومے اور پیار سے کہا،"جان،ماما بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ فراک وہاں گندا ہو جائے گا"۔

حفصہ سب کی لاڈلی تھی۔ چونکہ اُس کا زیادہ بچپن ثنا آپی کے پاس گزرا تھا،اس لیے عائشہ بیگم اُسے اپنی بیٹی ہی کہتی تھیں۔ ان کے نرمی سے سمجھانے پر حفصہ مان گئی۔

Clubb of Quality Content!

اسی لمحے احمد اور حیدر کمرے میں داخل ہوئے۔ احمد نے ہلکی گلابی شرٹ پر جینز جیکٹ پہن رکھی تھی، نیچے سفید پینٹ اور نیلے شوز۔

"تو سب تیار ہیں؟" احمد نے پوچھا۔ پھر اپنی امی اور خالہ کو دیکھ کر بولا، "امی، خالہ، آپ دونوں نہیں جا رہیں؟ اور یہ ثنا کہاں ہے"؟

عائشہ بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا، "نہیں بھائی، تم لوگ جاؤ۔ میں، سکینہ، اور ثنا مصطفیٰ کے ساتھ بچے کی شاپنگ کے لیے جا رہے ہیں"۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یعنی اب ان بچہ پارٹی کے ساتھ میرا دماغ گھومے گا؟" احمد نے ماتھا پکڑ کر کہا، تو سب قہقہہ لگا بیٹھے۔

وہ سب دوپہر کے وقت پارک میں داخل ہوئے۔ علیانہ نے آج بھی احتشام سے کوئی بات نہ کی اور خاموشی سے گاڑی میں حفصہ کے ساتھ بیٹھی رہی۔ اُس نے ہلکے نیلے اور سفید رنگ کی پرنٹڈ قمیض پہن رکھی تھی، ساتھ میں ہم رنگ کھلا پاجامہ اور دوپٹہ سلیقے سے سر پر لیا ہوا تھا۔ پاؤں میں اُس نے کولاپوری جوتی پہن رکھی تھی۔ بال ہمیشہ کی طرح کھلے ہوئے تھے اور ماتھے پر چھوٹے کٹے ہوئے بال ناچ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نومبر کی ہلکی دھوپ نے پارک کو سنہرا رنگ دے رکھا تھا۔ درختوں سے زرد اور نارنجی پتے آہستہ آہستہ گرتے ہوئے زمین پر ایک نرم قالین بچھا رہے تھے۔ ہوا میں خنکی تھی، مگر دھوپ کی نرمی دل کو راحت دے رہی تھی۔

علیانہ نے دوپٹہ سر پر سے درست کیا اور گہرا سانس لیتے ہوئے ارد گرد کا منظر دیکھا۔ بچوں کی ہنسی، درختوں سے ٹکراتی ہوا، اور سامنے جھیل کا نرم سا پانی—سب کچھ جیسے کسی خواب کا حصہ لگ رہا تھا۔

احتشام کچھ فاصلے پر احمد بھائی کے ساتھ کھڑا تھا، اور اپنے سامنے کھڑی اُس پیاری سی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"احتشام بھائی؟" حفصہ کی آواز پر وہ چونکا۔

"جی، شہزادی؟" احتشام اُس کی طرف متوجہ ہوا۔

"کشتی میں جانا ہے!" جھیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُس نے کہا۔ احتشام نے احمد بھائی کو دیکھا، جو حیدر کے ساتھ تصویریں لینے میں مصروف تھے۔ وہ حفصہ کو کچھ کہتا، اس سے پہلے ہی علیانہ چلتی ہوئی اُن کے پاس آگئی۔

"حفصہ، میری اچھی اچھی تصویریں تو لے دو!" اُس نے موبائل اُس کی طرف بڑھایا، جسے حفصہ نے لینے سے انکار کر دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں، مجھے کشتی میں جانا ہے!" اُس نے منہ بنا کر کہا۔

"تھوڑی دیر بعد چلتے ہیں نا، پیاری۔ وہ دیکھو، وہاں کیا ہے؟ آؤں، دیکھ کر آتے ہیں۔" احمد بھائی اُس کا اور حیدر کا ہاتھ پکڑ کر لے جاتے ہیں۔

"لیکن میری تصویریں؟"علیانہ اُنھیں جاتا دیکھ کر مایوسی سے کہتی ہے۔

احتشام آگے بڑھ کر اُس کا موبائل پکڑتا ہے تو وہ چونک جاتی ہے۔

"میں لے لیتا ہوں، آؤں۔"وہ نرمی سے کہتا ہے، تو علیانہ خاموشی سے موبائل اُس کے ہاتھ میں تھما دیتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ اُسے مختلف پوزز بتاتا ہے،اور تقریباً 10 تصویروں میں سے علیانہ کو صرف دو ہی پسند آتی ہیں۔ احتشام کو اُس کی اس حرکت پر اپنا سر پیٹنے کو دل کرتا ہے۔اُسے سمجھ نہیں آتی کہ لڑکیاں تصویروں کے معاملے میں اتنی چوزی کیوں ہوتی ہیں!

"تمہیں تو تصویریں لینا آتی ہی نہیں!" گیارہویں تصویر لینے کے بعد علیانہ بولی۔ احتشام اُسے حیرت سے دیکھنے لگا۔

"اچھا؟ تو تم بتاؤ، کیسے لیتے ہیں تصویر؟" اُس نے غصے سے کہا۔

علیانہ اُس کے قریب آ کر موبائل اُس سے لے لیتی ہے۔

"وہاں سامنے جا کر کھڑے ہو جاؤ، میں بتاتی ہوں تصویر کسے کہتے ہیں۔" اُس نے ہدایت دی۔

احتشام منہ بنا کر سامنے چلا گیا، اور علیانہ نے اُس کی 3-4 تصویریں لے کر اُسے دکھائیں۔

Clubb of Quality Content

"یہ دیکھو،اِسے کہتے ہیں تصویر!"وہ موبائل کی اسکرین پر تصویریں دکھاتے ہوئے بولی۔

احتشام مسکرا دیا۔واقعی، تصویریں بہت اچھی آئی تھیں۔

"ایک سیلفی ہو جائے؟"اُس نے کچھ سوچ کر کہا۔

علیانہ اُسے دیکھتی ہے، پھر کچھ یاد آتے ہی اُس کا موڈ خراب ہو جاتا ہے۔

Clubb of Quality Content

"نہیں، تم اپنی مقدس کے ساتھ لو سیلفی، مجھے نہیں لینی!"اُس نے منہ بنایا۔

احتشام کا قہقہہ نکل گیا۔

"تم اُس کی جان کب چھوڑو گی یار؟ بولا نا، ایسا کچھ بھی نہیں ہے!"وہ ہنستے ہوئے بولا۔

علیانہ کو اُس کی بات پر مزید غصہ آیا۔

"میں نے تو تمہارے بعد کوئی دوست نہیں بنایا، اور تم نے آتے ہی نئی دوست بنا لی؟ واہ، کیا دوستی ہے تمہاری!" اُس نے شکوہ کیا۔

احتشام اُس کے بعد سنجیدہ ہو گیا، اور دو قدم چل کر اُس کے قریب آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"علیانہ!" اُس نے آہستہ سے کہا۔ علیانہ نے اُسے دیکھا۔ احتشام نے اپنے ہاتھ میں بندھا ہوا بریسلٹ اُسے دکھایا—وہی بریسلٹ جو علیانہ نے اُسے دیا تھا۔

"مجھے میرا وعدہ یاد ہے، علیانہ۔ اتنا نہ سوچو، پلیز۔ "اُس نے بہت پیار سے کہا، تو علیانہ مزید کوئی شکایت نہ کر سکی۔

دونوں چند لمحوں کے لیے خاموش ہو گئے۔ اردگرد سب کچھ متحرک تھا، مگر وہ جیسے وقت کی روانی سے الگ ایک لمحے میں قید تھے—دھیمی دھیمی خاموشی میں بند، جہاں آنکھیں لفظوں کا کام کر رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احمد بھائی نے دور سے آواز دی،

"بوٹنگ کا وقت ہو گیا ہے! سب لوگ آجاؤ"!

جب وہ جھیل کے کنارے پہنچے اور کشتی میں سوار ہوئے تو علیانہ اور احتشام آمنے سامنے

بیٹھے۔ حفصہ بیچ میں تھی، چپو ہاتھ میں پکڑے جوش سے بولی،

"اس کو میں چلاؤں گی"!

حیدر اُس کی بات پر ہنستے ہوئے بولا،

"یہ اتنا آسان نہیں جتنا تم سمجھ رہی ہو، دو مجھے"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور چپو چھینتے ہی حفصہ چیخ اٹھی،

"احمد بھائی، اس کو روکیں"!

وہ رو دینے کو تھی۔ احمد بھائی اُس کی معصوم سی ضد پر مسکرا دیے۔

"ایسا کرتے ہیں، میں اور حفصہ مل کے ایک چپو چلاتے ہیں، ٹھیک ہے نا حفصہ"؟

وہ اُس کے ساتھ بیٹھ کر چپو سنبھال لیتے۔ حفصہ خوشی سے مان گئی۔

دوسرا چپو حیدر کے ہاتھ میں تھا، طے یہ ہوا کہ باری باری سب چپو چلائیں گے— کبھی حیدر، کبھی احتشام اور کبھی احمد بھائی۔

کشتی آہستہ آہستہ جھیل کے نیلگوں پانی پر تیر رہی تھی۔ سورج کی کرنیں پانی پر بکھری ہوئی تھیں، درختوں کے عکس لہروں کے ساتھ ہلکورے لے رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

حیدر نے اپنا چپو احمد بھائی کے حوالے کیا۔ وہ جھیل کے وسط میں تھے، اس لیے اب چپو چلانے کی خاص ضرورت نہیں رہی تھی۔

کچھ دیر بعد حفصہ تھک گئی۔

"اب آپی کریں، میں تھک گئی ہوں"۔

اُس نے چچو علیانہ کو تھمایا اور خود احتشام کے برابر بیٹھ گئی۔

علیانہ نے ہچکچاتے ہوئے چچو پکڑا، لیکن جیسے ہی اُس نے ہاتھ بڑھایا، احتشام کا ہاتھ بھی چچو کو سنبھالنے کو آگے بڑھا۔

ایک لمحے کے لیے دونوں کے ہاتھ چھو گئے۔

نہ کوئی لفظ کہا گیا، نہ نظریں ملیں، مگر فضا جیسے پل بھر کو تھم گئی ہو۔

احتشام نے فوراً نرمی سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

پانی کے شور، بچوں کی ہنسی، اور ہوا کی سرسراہٹ میں ایک ایسی خاموشی چھپی تھی جو صرف دلوں کو سنائی دیتی ہے۔

....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ سب گاڑی میں بیٹھے گھر کی طرف روانہ تھے۔ حیدر، احمد بھائی کے ساتھ ضد کر کے آگے بیٹھ گیا تو احتشام کو پیچھے بیٹھنا پڑا۔ علیانہ اور اُس کے درمیان حفصہ تھی۔

دونوں نے اُس کے بعد کوئی بات نہیں کی تھی۔ گاڑی میں مکمل خاموشی تھی۔ حیدر تھکاوٹ کی وجہ سے گاڑی میں ہی سو گیا جبکہ حفصہ، احتشام کے موبائل میں گیمز کھیلنے میں مصروف تھی۔ حفصہ کو ویڈیو گیمز کی ایڈکشن تھی۔

علیانہ کھڑکی سے باہر نظریں جمائے سڑک پر دوڑتی گاڑیوں، کھمبوں، اور ہلتے درختوں کو دیکھنے میں مصروف تھی۔ اُس کے چہرے پر خامشی کی چادر تنی ہوئی تھی۔ نہ خوشی، نہ غصہ، بس گہری سوچوں کی پرچھائیاں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کافی دیر گزر گئی تو احتشام اُس خاموشی سے بیزار ہو چکا تھا۔ اُس نے ایک گہرا سانس لیا اور اگلے سیٹ پر بیٹھے احمد بھائی سے مخاطب ہوا۔

"یار، کوئی گانا ہی لگادو... بوریت سے فوت ہو جاؤں گا میں"!

اُس کے انداز میں کچھ ایسا رنگ تھا کہ سب ہنس پڑے۔ قہقہوں سے گاڑی کی فضا کچھ لمحے کے لیے ہی سہی، مگر ہلکی سی خوشگوار ہو گئی۔

"موبائل سے اٹیچ کر لو,"احمد بھائی نے مختصر انداز میں جواب دیا، جیسا کہ وہ دورانِ ڈرائیونگ زیادہ بات کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

Clubb of Quality Content

احتشام نے حفصہ کے ہاتھ میں موجود اپنے موبائل کی طرف دیکھا، پھر بے بس سی نظر علیانہ پر ڈالی۔ وہ دونوں جانتے تھے کہ جب حفصہ گیم کھیل رہی ہو، تو اُس وقت اُس کے موبائل میں مداخلت کرنا کسی جنگ چھیڑنے کے مترادف ہوتا ہے۔

"میرے موبائل سے لگا لو,"علیانہ نے خاموشی توڑتے ہوئے اپنا فون اُس کی طرف بڑھا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احتشام نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ موبائل تھاما، مگر جیسے ہی اُس کی نگاہ فون کے کور پر پڑی، وہ لمحے میں ٹھٹھک گیا۔ وہی تصویر... علیانہ کی، جو اُس نے خود کھینچی تھی... ماضی کی ایک پیاری یاد جیسے پلک جھپکتے ہی آنکھوں کے سامنے زندہ ہو گئی۔

اُس نے دھیرے سے مسکرا کر فون گاڑی سے کنیکٹ کیا،اور اگلے ہی لمحے اسپیکرز سے موسیقی کی مدھم دھن گونجنے لگی:

"تجھ میں ہی دنیا میری ہے

تیرے ایک پل میں صدیاں میری

بن تیرے میں صحرا سا ہوں

بن تیرے میں قطرہ بھی نہیں"

Clubb of Quality Content

الفاظ گاڑی میں نہیں، جیسے سیدھا احتشام کے دل میں اتر رہے تھے۔ وہ مدھم آواز میں گنگنا رہا تھا، نظریں علیانہ پر جمائے، جو اب بھی کھڑکی سے باہر دیکھنے میں مصروف تھی۔

)کیا میں اُسے بتادوں کہ اب میرے دل میں اُس کے لیے کیا ہے(؟

اُس نے دل ہی دل میں سوال کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

)نہیں... ابھی نہیں۔ یہ سب کچھ بہت جلدی ہو جائے گا۔ مجھے کچھ خاص پلان کرنا چاہیے(۔

وہ الجھا ہوا تھا، اندر ہی اندر ایک فیصلہ کرنے کی کشمکش جاری تھی۔

)پرسوں وہ چلی جائے گی... مجھے آج ہی بات کرنی ہوگی(۔

سوچوں کا ایک طوفان اُس کے اندر برپا تھا جب اچانک حفصہ کی آواز نے اُسے خیالات کے سمندر سے باہر کھینچ لیا۔

"احتشام بھائی... کسی کی کال آرہی ہے"۔

علیانہ نے بھی چونک کر موبائل کی طرف دیکھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

"Mukuu calling"

اُس ایک لمحے میں جیسے علیانہ سب کچھ سمجھ گئی۔

)اوہ، تو اِس نے اُس چوڑیل کو "Mukuu" کے نام سے سیو کیا ہوا ہے؟...اور مجھے

"ڈراما کوین" سے؟ اُس کا اتنا کیوٹ نک نیم اور میرے؟)اُس کو بہت غصّہ آ رہا تھا۔

)گدھا کہیں کا(!

دل میں جلن کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ اُس نے ایک کچو کے دار نگاہ احتشام پر ڈالی، جس نے

فوراً موبائل ہاتھ میں لے کر کال کاٹ دی اور "Call you later" کا میسج بھیج کر

موبائل ایئر پلین موڈ پر کر دیا۔

گانا اب بھی چل رہا تھا، مگر اب دونوں کا دل اُس سے اچاٹ ہو چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علیانہ بس اب گھر پہنچنا چاہتی تھی۔

جس وقت وہ لوگ گھر پہنچے، عثمان صاحب سے اُن کی ملاقات دروازے پر ہی ہو گئی۔ علیانہ، حفصہ اور حیدر، باپ کو دیکھ کر فوراًاُن کے پاس چلے گئے، اور یوں گھر میں ایک خوشی اور رونق سی آ گئی۔

کل احتشام کی سالگرہ کی تقریب اور ثناء آپی کے سسرالیوں کی دعوت تھی، اس لیے گھر کی خواتین تیاریوں میں مصروف تھیں۔ پورے گھر میں خاصی گہما گہمی کا ماحول تھا۔

احتشام، جو علیانہ سے بات کرنا چاہتا تھا، اُس کے لیے یہ سب ماحول کافی مشکل بن رہا تھا۔

علیانہ جب سے آئی تھی، عثمان صاحب کے پاس سے اُٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔ بالآخر وہ ہار مانتے ہوئے اوپر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اُس نے فیصلہ کر لیا کہ جو بھی بات اور جو بھی اقرار ہے، وہ اب کل ہر صورت میں کرے گا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کمرے میں آتے ہی اُس نے اپنا موبائل چیک کیا تو مقدس کے میسج سامنے تھے۔ احتشام نے ایک گہرا سانس لیا۔ وہ اُن لڑکوں میں سے نہیں تھا جو لڑکیوں سے بدتمیزی کر کے خود کو "Sigma" کہلوانا پسند کرتے ہیں۔ اُسے مقدس کی اپنے لیے پسندیدگی کا اندازہ تھا،

اور وہ یہی سمجھتا تھا کہ وقت کے ساتھ مقدس اسے صرف بچپنا سمجھ کر چھوڑ دے گی، کیونکہ وہ ایک سمجھدار لڑکی تھی۔

پہلے بھی مقدس کے کئی لڑکے دوست تھے، تو اگر اُن میں سے کوئی بھی احتشام کی جگہ لے لیتا، اُسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ وہ جو بھی کرنا چاہتا تھا، ادب اور اخلاق کے دائرے میں رہ کر کرنا چاہتا تھا، تاکہ نہ مقدس کو برا لگے اور نہ ہی اُس کے دل میں کوئی غلط فہمی پیدا ہو۔

احتشام چند لمحے سوچتا رہا، پھر آخر کار مقدس کو کال بیک کر دی۔ کال پہلی ہی بیل پر اُٹھا لی گئی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اُسی کی کال کا انتظار کر رہی ہو۔

Clubb of Quality Content

"احتشام یار، کہاں گم ہو گئے ہو؟" کال اُٹھاتے ہی اُس نے شکوہ کیا۔

"بتایا تو تھا، میری فیملی آئی ہوئی ہے۔ میں نے کالج سے چھٹیاں لے لی تھیں۔ پرسوں سے آؤں گا اب۔" وہ ایک ہی سانس میں بول گیا۔ اُسے لمبی باتوں سے دلچسپی نہیں تھی، اس لیے وہ کال جلدی ختم کرنا چاہتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہاں، وہ تو میں جانتی ہوں۔ لیکن میں نے یہ پوچھنے کے لیے کال کی تھی کہ کل کا کیا پلان ہے۔" مقدس کا انداز ہمیشہ کی طرح سادہ اور صاف تھا۔ وہ اُن لڑکیوں میں سے نہیں تھی جو توجہ کی بھیک مانگتی ہیں۔

"کل کا؟" احتشام کچھ الجھا، اور یاد کرنے کی کوشش کی۔ پھر جیسے ہی اُسے یاد آیا، وہ ہنس دیا۔

"ہاں ہاں! کل کا پلان کنفرم ہے۔ تم لوگ لازمی آنا، ماما وسیع سب کے گھروں میں کال کر کے انویٹیشن بھی دیں گی۔" وہ مسکرا کر بولا۔ دوسری طرف مقدس بھی خوش ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اوکے، بس یہی کنفرم کرنا تھا۔ چلو، اپنا خیال رکھو۔ کل ملاقات ہو گی۔ Have a good day. اللہ حافظ۔" مقدس نے کال ختم کر دی۔

احتشام نے کال بند کرنے کے بعد ایک لمبا سانس لیا۔ اُسے شدید تھکن محسوس ہو رہی تھی۔

اُس نے آنکھیں بند کیں، اور بیڈ پر لیٹتے ہی نیند نے اُسے اپنی آغوش میں لے لیا۔

احتشام ایک عجیب سے شور کی وجہ سے ہڑبڑا کر اٹھا۔ جب اُس کی آنکھ کھلی، کمرے میں گھرا اندھیرا چھایا ہوا تھا اور پورے گھر میں خاموشی تھی۔ اُس نے الجھے ذہن کے ساتھ وقت کا اندازہ لگانے کی کوشش کی۔ سائڈ ٹیبل سے موبائل اٹھا کر آن کیا تو اسکرین پر وقت جگمگا رہا تھا—11:56 رات۔

اُس نے آنکھیں ملتے ہوئے سائڈ ٹیبل کا لیمپ جلایا اور گہرا سانس لے کر خود کو مکمل طور پر بیدار کرنے کی کوشش کی۔

کچھ لمحے وہ یونہی چھت کو خالی نظروں سے تکتا رہا، پھر جیسے کوئی یاد ذہن میں چمکی—بارہ بجنے والے ہیں، یعنی سالگرہ ہے!

عجیب بات تھی، اتنی خاص رات اور کسی نے بھی اُسے جگانے کی زحمت نہیں کی؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احتشام اُٹھا اور کمرے سے باہر نکلا۔ اوپر والا پورا فلور خاموشی کی چادر اوڑھے ہوئے تھا۔

"حیدر؟ علیانہ"؟

وہ راہداری میں کھڑے ہو کر پکارا، مگر کوئی جواب نہ آیا۔ علیانہ کا کمرہ بند تھا، یعنی وہ شاید

وہاں موجود نہیں تھی۔ کچھ سوچتے ہوئے احتشام کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی۔

"تو سب نے مجھے سرپرائز دینے کا سوچا ہے"!

وہ زیرِ لب بولا اور ہنستا ہوا نیچے اتر آیا۔

مگر نیچے کا منظر اور بھی زیادہ حیران کن تھا۔ نہ بیٹھک میں کوئی تھا، نہ ہی کچن میں۔ ہر طرف

سناٹا چھایا ہوا تھا۔

"کوئی ہے"؟

اب کی بار اُس کی آواز میں گھبراہٹ شامل ہو چکی تھی۔ اُسے ڈر سا محسوس ہونے لگا۔ ایسا

کیسے ہو سکتا ہے کہ سب کہیں چلے جائیں؟

گھبراتے ہوئے وہ سینڈل پہنتا اور دروازے کی طرف بڑھتا ہی تھا کہ اچانک صوفے کے

پیچھے سے آواز آئی:

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو"!

احمد بھائی اور حیدر مسکراتے ہوئے سامنے آئے۔اُن کے باہر آنے کی دیر تھی کہ داخلی

دروازے سے مبین صاحب اور عثمان صاحب بھی مسکراتے ہوئے آگے۔اُنہیں دیکھ کر

احتشام کی جان میں جان آئی۔

"تم سب نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا!"وہ احمد بھائی کی طرف دیکھ کر بولا۔

احمد بھائی ہنس کر بولے،

"ہمیں معلوم تھا کہ تم سمجھ جاؤ گے کہ ہم نے سرپرائز پلان کیا ہوا ہے، اس لیے ہم نے کوئی روایتی تیاری نہیں کی۔ بس یوں چھپ گئے تھے۔ باقی سب بھی باہر آجاؤ"!

اُسی لمحے گیراج کی طرف سے خواتین نمودار ہوئیں۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو!" وہ سب مسکراتے ہوئے اُس کے قریب آئیں۔

عائشہ بیگم نے آگے بڑھ کر اپنے بیٹے کے سر پر محبت سے ہاتھ پھیرا،

"جیتے رہو میرے شہزادے"!

ماں کے لمس سے احتشام کا دل خوشی سے بھر گیا۔ وہ باری باری سب سے گلے ملا۔

ثناء آپی مسکرا کر بولیں،

"علیانہ،وہ کیک تو لے کر آؤ جو تم نے بنایا تھا"!

علیانہ اثبات میں سر ہلا کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔

احتشام چونک کر بولا،

"علیانہ نے کیک بنایا"؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب اُس کی حیرانی پر مسکرا دیے۔

"لو جی،اس کو تو پتہ ہی نہیں!"ثناء آپی نے قہقہہ لگایا،

"اُس نے مکمل بیکنگ کورس کیا ہے، اور جب سے تم لوگ آئے ہو، وہ کچن میں پاگلوں کی طرح کیک بنانے میں لگی ہوئی ہے"!

"واہ!" احتشام واقعی متاثر ہوا۔

تب ہی علیانہ اندر آئی، ہاتھوں میں خوبصورت کیک لیے۔ سب بیٹھک میں بیٹھ گئے۔

علیانہ نے میز پر کیک رکھا اور احتشام بے اختیار اُسی کو دیکھنے لگا۔

"چلو چھوٹے، اب کاٹو بھی!" احمد بھائی نے کہا۔

احتشام نے ہنستے ہوئے چھری اٹھائی ہی تھی کہ علیانہ نے اُسے روکا،

"ایک منٹ"!

سب کی نظریں اب علیانہ پر تھیں۔

"یہ میری طرف سے"...

وہ ایک چھوٹا سا کپ کیک میز پر رکھتی ہے۔ اُس پر مزاحیہ انداز میں لکھا تھا:

"ہیپی برتھڈے گدھے"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب کے قہقہے بلند ہوئے۔

"کوئی حال نہیں تمھارا!" ثناء آپی نے ہنستے ہوئے کہا۔

محفل خوشیوں سے گونج رہی تھی۔ احتشام نے مسکراتے ہوئے چاکلیٹ کیک کاٹا جس پر سفید آئسنگ تھی اور اُسے نفاست سے چاکلیٹ ٹیم، چھوٹے براؤنی پیسز سے سجایا گیا تھا۔

احتشام نے نظروں سے علیانہ کا شکریہ ادا کیا،

"شکریہ ڈرامہ کوئین"!

اور وہ یہ سن کر بس مسکرا دیتی۔ اُن دونوں میں ناراضگی، خاموشی زیادہ دیر رہ ہی نہیں سکتی تھی۔

رات نے جب اپنی نظریں جھکائیں تو صبح نے اپنے پر پھیلائے۔ آج کی صبح کچھ خاص تھی۔

گزشتہ رات سب دیر سے سوئے تھے،اور اسی لیے صبح بھی سب کی آنکھیں دیر سے کھلیں۔

احتشام ابھی تک اپنے بستر پر لیٹا، آنکھیں مل رہا تھا۔ جیسے دل ہی نہیں چاہ رہا ہو کہ اُٹھے۔

پچھلی رات واقعی حسین تھی۔ اپنی انیس سالہ زندگی میں اس نے کبھی اتنی خوبصورت سالگرہ نہیں منائی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ دن احتشام کے لیے صرف خاص نہیں بلکہ بہت اہم تھا۔ کیونکہ کل وہ واپس جا رہی تھی۔

اس کے پاس صرف آج کا دن تھا—اپنے دل کی بات کہنے کا، اپنی محبت کا اظہار کرنے کا۔

اور اُس نے فیصلہ کرلیا تھا... کہ وہ اپنی سالگرہ کی تقریب میں اپنے دل کا حال بیان کرے

گا۔

مگر...

کیا یہ سب اتنا ہی آسان تھا جتنا وہ سمجھ رہا تھا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شام نے جب راولپنڈی کو اپنی لپیٹ میں لیا تو مبین صاحب کے گھر روشنیوں کا راج چھا

گیا۔

دعوت اور سالگرہ کی تقریب کا اہتمام باہر بنے لان میں کیا گیا تھا۔ ثناء آپی کے

سسرال والے بھی دن ہی میں آ چکے تھے۔

ایک طرف باربی کیو کا انتظام تھا، جسے احمد بھائی اور مصطفیٰ بھائی سنبھال رہے تھے، جبکہ باقی

تمام کھانے گھر پر ہی تیار کیے گئے تھے۔

کیونکہ عائشہ بیگم کا ماننا تھا کہ باہر کے کھانوں میں وہ بات کہاں، جو گھر کے ذائقوں میں

ہوتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آہستہ آہستہ احتشام کے دوست بھی پہنچنے لگے— علی، حمزہ، شازیب، اور مقدس۔

علیانہ، ثناء آپی کے ساتھ کھڑی انتظامات میں ہاتھ بٹا رہی تھی، جب اُس کی نگاہ مقدس پر پڑی۔

مقدس نے جینز کے ساتھ گھٹنوں تک آتی، پورے آستین والی لال سلک کی قمیض پہنی ہوئی تھی۔

بالوں کو آگے سے فرنچ ٹیل کر کے پیچھے کھلا چھوڑا تھا۔ اُس کے لمبے، گھنے بال کمر سے نیچے تک جاتے تھے۔

چہرے پر ہلکا سا میک اپ، اور آنکھوں میں گہرا کاجل——وہ واقعی دلکش لگ رہی تھی۔

علیانہ کو اپنا آپ اُس کے سامنے ایک دم کمتر محسوس ہونے لگا۔

احساسِ کمتری نے جیسے اُسے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا—

تبھی ثناء آپی کی آواز نے اُسے خیالوں سے نکالا۔

"اب تم بھی جا کے تیار ہو جاؤ،اور کمرے میں جاتے ہوئے اُس شہزادے کو بھی آواز دے دینا... اُس کے دوست آ گئے ہیں،اسے بھی بلا لاؤ"۔

علیانہ نے خاموشی سے سر ہلایا اور آہستہ آہستہ گھر کی طرف قدم بڑھا دیئے۔

علیانہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دل میں ایک عجیب سی جلن محسوس ہو رہی تھی، جیسے سینہ بند ہو رہا ہو، سانس رکنے والی ہو۔

وہ اس کیفیت کو سمجھ نہیں پا رہی تھی، اس لیے اس نے اسے غصہ سمجھ کر خود کو تسلی دینا

چاہی۔

"اس چوڑیل کو بولنا ضروری تھا؟ عجیب سی لڑکی!" وہ غصے سے خود سے کہتی جا رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر جیسے ہی مقدس کا سراپا دوبارہ ذہن میں آیا، اُس کے لبوں سے بے اختیار نکلا،

"اف، وہ کتنی پیاری ہے"!

اس کے لہجے میں بے بسی تھی، آنکھوں میں نمی تیرنے لگی، جیسے ابھی رو دے گی۔

اوپر پہنچ کر اُس نے لمبے لمبے سانس لیے، خود کو سنبھالا، اور کمرے کی طرف بڑھنے لگی۔

مگر جیسے ہی کچھ یاد آیا، غصے سے پیر پٹختی احتشام کے کمرے کی طرف مڑ گئی۔

دروازہ بند تھا۔ شاید وہ تیار ہو رہا تھا۔

علیانہ نے ایک گہرا سانس لیا، جیسے پورا غصہ اندر بھر لیا ہو، اور پھر زور سے دروازہ بجایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"شہزادے سلیم! اگر تیار ہو گئے ہو تو نیچے چلے جاؤ... تمہاری 'مقدس' آچکی ہے"!

یہ کہہ کر وہ تیزی سے پلٹی اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

دروازے کے پیچھے سے احتشام کی شرارتی آواز آئی،

"تم اتنا جلتی کیوں ہو، پرنسس ڈیانا"؟

علیانہ نے پلٹ کر ایسی نظروں سے دروازے کو دیکھا، جیسے ابھی آنکھوں سے آگ نکال دے گی۔

"جلے میری جوتی"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور ساتھ ہی زور سے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔ "ٹھا" کی آواز گونجی، جیسے جذبات بھی دروازے کے ساتھ بند ہو گئے ہوں۔

کمرے کے اندر، احتشام اُس کی اس حرکت پر کھل کر ہنس پڑا۔

احتشام جب نیچے آیا تو سب سے پہلے اُس کی ملاقات عثمان صاحب سے ہوئی، جو کسی کام سے گھر کے اندر آرہے تھے۔

احتشام کو دیکھ کر وہ رُک گئے، پھر ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اُس کی طرف بڑھے۔

Clubb of Quality Content

"السلام علیکم انکل!" احتشام نے ادب سے مسکراتے ہوئے کہا۔

عثمان صاحب کی شخصیت میں ایک خاص وقار تھا، اور کبھی کبھی احتشام کو ان سے ایک ہلکا سا ڈر بھی محسوس ہوتا تھا۔

"وعلیکم السلام... آج تو بہت پیارے لگ رہے ہو۔ سالگرہ مبارک ہو، بیٹے"!

وہ احتشام کو سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے شفقت سے بولے۔

)کاش آپ کی بیٹی کو بھی میں اتنا ہی پیارا لگوں...

*فی الحال تو موڈ کچھ ایسا ہے جیسے میرا ہی قتل کرنے کا ارادہ ہے(۔

احتشام دل میں سوچتا، ان کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دیا۔

"چلو، باہر جاؤ، تمہارے دوست ویٹ کر رہے ہیں"۔

یہ کہہ کر عثمان صاحب آگے بڑھ گئے۔

احتشام نے ایک گہرا سانس لیا، خود کو سنبھالا اور باہر لان کی طرف قدم بڑھا دیے۔

آج اُس نے پیلے رنگ کی ہائی نیک شرٹ کے ساتھ سیاہ جیکٹ اور سیاہ جینز پہن رکھی تھی،

پیروں میں پیلے رنگ کے جوگرز،

بالوں کو جیل سے ہلکا سا سیٹ کیا ہوا،

اور آنکھوں پر چشمہ تھوڑا سا درست کرتا ہوا وہ آگے بڑھا۔

واقعی وہ خاصا وجیہہ لگ رہا تھا۔

"پپی بر تھ ڈے، جانب"!

مقدس اور باقی دوستوں نے خوشی سے اُسے گلے لگایا۔

"تھینک یو یار"!

وہ سب سے باری باری ملا، اور اِدھر اُدھر نظر دوڑائی—

علیانہ ابھی تک نہیں آئی تھی، یعنی وہ اوپر تیاری میں مصروف تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھے لگ رہے ہو"!

مقدس نے مسکرا کر کہا۔

احتشام نے جواباً مسکراتے ہوئے نظریں چرائیں۔ اُسے علیانہ کی کوئی پرانی بات یاد آگئی تھی۔

"تم سب بھی خوب لگ رہے ہو"!

اس نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آؤں تصویریں بناتے ہیں"!

علی نے جوش سے کہا، اور سب گروپ فوٹو لینے کے لیے اکٹھے ہو گئے۔

ہر طرف خوشی کا سماں تھا، ہنسی، قہقہے، روشنی، اور زندگی—

مگر احتشام کی نظریں اب بھی صرف ایک شخص کو ڈھونڈ رہی تھیں...

جس کا انتظار اُسے سب سے زیادہ تھا۔

علیانہ نے ہلکے جامنی رنگ کی گھٹنوں سے نیچے تک آتی قمیض پہنی ہوئی تھی، جس پر ہم رنگ کڑھائی تھی۔ نیچے کھلا پاجامہ اور پاؤں میں چمکتے ہوئے سلور رنگ کے کھوسے۔ بال کھلے ہوئے تھے، چہرے پر ہلکا سا میک اپ اور کانوں میں جھمکتے ہوئے نازک جھمکے۔ دوپٹہ نفاست سے درست کرتے ہوئے، ہاتھوں میں احتشام کا تحفہ تھامے وہ باہر آئی۔

وہ ابھی لان میں داخل ہی ہوئی تھی کہ اُس کی نگاہ احتشام پر پڑی، جو مقدس کے ساتھ کھڑا تصویریں بنوا رہا تھا۔ دونوں کے چہروں پر خوشی کی چمک تھی، اور وہ ایک ساتھ مکمل نظر آ رہے تھے۔ کم از کم علیانہ کو تو یہی محسوس ہوا۔ دل میں ہلکی سی ٹھیس لیے وہ خاموشی سے چلتی ہوئی سکینہ بیگم اور عائشہ بیگم کے پاس جا کر بیٹھ گئی، جو احتشام سے کچھ فاصلے پر موجود تھیں۔

"ماشاءاللہ، ہماری علیانہ تو بہت پیاری لگ رہی ہے۔ ماں صدقے جائے، کہیں میری ہی نظر نہ لگ جائے!" عائشہ بیگم اُس کی انکھوں ہی انکھوں میں نظر اتارتی ہیں۔

"بس اللہ نصیب بھی اچھے کرے میری بچی کے۔" سکینہ بیگم نے دعا دی۔

Clubb of Quality Content

)ہماری مائیں ہم سے زیادہ ہمارے نصیب کی فکر کیوں کرتی ہیں؟)علیانہ نے دل ہی دل میں سوچا اور محض مسکرا دی۔

اُسی لمحے اختشام اُس کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"تم یہاں ہو؟ میں کب سے تمھیں ڈھونڈ رہا ہوں!"وہ قریب آ کر بولا۔

Clubb of Quality Content

)ہہ... جھوٹا! ابھی تو اُس کے ساتھ مزے سے کھڑا ہنس رہا تھا، اب ایکٹنگ کر رہا ہے۔(

علیانہ نے اُسے دیکھتے ہوئے دل میں سوچا۔

"چلو، مجھے تمہیں اپنے دوستوں سے ملوانا ہے۔"اُس نے کہا۔

علیانہ نے ایک نظر سکینہ بیگم اور عائشہ بیگم کو دیکھا جو خاموشی سے اُن دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔

"نہیں، مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں تمھارے دوستوں میں۔ تم جا کر مزے کرو۔" وہ صاف انکار کرتے ہوئے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

احتشام چند لمحے اُسے دیکھتا رہا، پھر ایک گہرا سانس لیتا ہے۔

"بہت ہو گیا ڈراما، ڈراما کوئین! اب تم میرے ساتھ چلو۔" کہتے ہوئے اُس نے علیانہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اُسے زبردستی ساتھ لے جانے لگا۔

علیانہ اس ردِ عمل کے لیے بالکل تیار نہیں تھی۔ وہ حیرت سے اپنے ہاتھ کو دیکھتی رہی، جو اب احتشام کے ہاتھ میں تھا۔ پہلی بار اُس نے یوں اُس کا ہاتھ پکڑا تھا۔ اس منظر کو وہاں موجود سب نے محسوس کیا، اور سکینہ بیگم کے دل میں ایک انجانی سی بے چینی نے جنم لیا۔ مگر انہوں نے خود کو عائشہ بیگم کی باتوں میں مصروف کر لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مقدس، جو کچھ فاصلے پر کھڑی سب کچھ دیکھ رہی تھی، کی نظر اُن کے جُڑے ہاتھوں پر جا ٹکی۔ احتشام نے جیسے پورے حق سے اُس کا ہاتھ تھاما ہوا تھا۔ مقدس کو اپنے اندر کچھ ٹوٹتا محسوس ہوا، مگر بظاہر اُس کے چہرے پر ایک ہنستی مسکراہٹ تھی۔

"اس سے ملو، یہ ہے علیانہ — میری بچپن کی دوست، میری کریم پارٹنر۔" احتشام نے علیانہ کو سب سے متعارف کرواتے ہوئے کہا۔

"میرا سب کچھ..." یہ اُس نے دل میں کہا، نگاہیں علیانہ پر تھیں۔

علیانہ، جو اب تک چپ چاپ اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی، یہ سنتے ہی سب کی طرف متوجہ ہوئی۔

تینوں لڑکے مسکراتے ہوئے اُسے ہیلو بول رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ سے مل کر اچھا لگا۔ میں مقدس ہوں، احتشام کی دوست اور کلاس فیلو۔" مقدس نے آگے بڑھ کر ہاتھ ملایا۔ علیانہ ہچکچاہٹ سے مگر تہذیباً ہاتھ ملا لیتی ہے۔

"میں علی ہوں، اور یہ شازیب اور حمزہ۔" علی نے تعارف کروایا۔ علیانہ نے ہلکا سا سر ہلا دیا۔

مقدس کی نظریں علیانہ پر جمی ہوئی تھیں۔ اُس کے لیے وہاں مزید ٹھہرنا مشکل ہو گیا تھا۔

ہاتھ کپکپا رہے تھے، اور وہ ویسے بھی جلد گھلنے ملنے والوں میں سے نہیں تھی۔ اُسے لوگوں میں

ایڈجسٹ ہونے میں وقت لگتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"میں آتی ہوں، آپ سب انجوائے کریں۔" وہ معذرت کر کے وہاں سے نکلنے لگی۔

"اسے کیا ہو گیا؟" احتشام نے اُسے جاتا دیکھ کر حیرت سے سوچا، اور مقدس کی نظریں اُس

کے پیچھے تک اُسے جاتے دیکھتی رہیں۔

کھانے کے بعد سب لوگ کیک کاٹنے کے لیے جمع ہو چکے تھے۔ احتشام درمیان میں کھڑا تھا اور گھر والے چاروں طرف خوشی سے گھیرے ہوئے تھے۔ علیانہ نے تحفے کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔

Clubb of Quality Content

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو!" کیک کٹتے ہی سب نے یک آواز گایا۔ احتشام نے ثناء آپی کے ساتھ کھڑی علیانہ کو دیکھا اور مسکرا کر کہا:

"علیانہ، تم بھی کیک کاٹو نا"!

اچانک مخاطب ہونے پر علیانہ تھوڑا گھبرا گئی۔ اُس نے چاروں طرف دیکھا، سب کی نظریں اب اسی پر تھیں۔

"میں؟ کیوں؟"اُس نے گلا صاف کرتے ہوئے بمشکل کہا۔

Clubb of Quality Content!

"تمہاری سالگرہ بھی تو اسی مہینے آتی ہے، اور تب ہم لاہور میں نہیں ہوں گے۔ اس لیے تم ابھی کیک کاٹ لو نا۔ ہے ناماما، میں ٹھیک کہہ رہا ہوں؟"وہ معصومیت سے عائشہ بیگم کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"ہاں ہاں، بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ایک سالگرہ ہمارے ساتھ بھی منا لو، میری جان۔" عائشہ بیگم نے شفقت سے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

علیانہ انکار نہ کر پائی، مسکرا کر اپنا تحفہ ثناء آپی کے ہاتھوں میں تھمایا اور احتشام کے پاس آ گئی۔

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو، علیانہ!" دوبارہ تالیاں گونج اٹھیں۔

مقدس خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ احتشام کی علیانہ کے لیے اتنی فکر اسے چبھ رہی تھی۔ لیکن وہ کہتی بھی تو کیا؟ آخر احتشام پر اُس کا حق ہی کیا تھا؟

یک طرفہ محبت دنیا کی سب سے تکلیف دہ کیفیت ہوتی ہے،اور مقدس اسی کرب سے گزر رہی تھی۔

کیک کاٹنے کے بعد احتشام نے سب سے پہلے اپنی امی اور سکینہ بیگم کو کیک کھلایا، پھر احمد بھائی کو۔باقی سب کو بھی برابر برابر کیک بانٹا گیا۔اب تحفے دینے کا وقت تھا۔بڑے لوگ اپنی الگ محفل میں مصروف تھے،اور احتشام دوستوں اور علیانہ سے تحفے وصول کر رہا تھا۔ علیانہ نے سوچ رکھا تھا کہ وہ سب سے آخر میں تحفہ دے گی۔

"یہ میری طرف سے۔"مقدس نے ایک خوبصورت گفٹ بیگ اس کی طرف بڑھایا۔

احتشام نے مسکرا کر شکریہ ادا کیا۔

" کھول کر نہیں دیکھو گے؟"مقدس نے نرمی سے پوچھا۔

"ابھی؟"احتشام نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

ناولز کلب

مقدس نے ہاں میں سر ہلایا تو احتشام مسکرا کر بیگ میں ہاتھ ڈالنے لگا۔علیانہ کی نظریں اُس کے تحفے پر جم گئی تھیں۔

بیگ سے ایک خوبصورت ساڈبہ نکلا۔اُس پر ہی کمپنی کا لوگو چمک رہا تھا،سب جان گئے کہ اندر کیا ہو سکتا ہے۔

وہ "Sveston" برانڈ کی گھڑی تھی، جس کی قیمت لگ بھگ تیس ہزار روپے تھی۔

علیانہ کا دل دھک سے رہ گیا۔ اُس نے اپنا تحفہ دونوں ہاتھوں سے پیچھے چھپا لیا۔ مقدس کی دی ہوئی قیمتی گھڑی کے سامنے اُس کی چند ہزار روپے والی گھڑی کچھ بھی نہ تھی۔

" کیسی لگی؟"مقدس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

Clubb of Quality Content

"It's beautiful!"

احتشام سچ میں بہت خوش لگ رہا تھا۔

وہ دونوں گھڑی کو دیکھتے ہوئے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ علیانہ نے ضبط سے اپنے

آنسو روکے۔ اُس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ابھی یہاں سے چلی جائے۔

جب احتشام نے گھڑی اپنے ہاتھ میں پہننی شروع کی تو علیانہ نے پیچھے کی طرف قدم

بڑھائے۔ کم تری کا احساس اُس کے وجود کو توڑ رہا تھا۔5

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اُسے جاتا دیکھ کر احتشام کی نظر اُس پر پڑی۔

"علیانہ؟" اُس نے آواز دی۔

لیکن اب علیانہ رُکنے والی نہ تھی۔ جتنا وہ پکار رہا تھا،علیانہ کی رفتار اُتنی تیز ہوتی گئی۔ آخر وہ

روتے ہوئے گھر کی طرف دوڑ گئی۔

احتشام پیچھے لپکا۔یہ منظر دور کھڑی سکینہ بیگم نے دیکھ لیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

\-----------

وہ روتی ہوئی راہداری تک آئی ہی تھی کہ احتشام نے بھاگتے ہوئے آکر اس کا ہاتھ تھام لیا۔

علیانہ کی آنکھیں رو رو کر لال ہو چکی تھیں جبکہ احتشام کا سانس پھولا ہوا تھا۔

"کیا ہوا؟" اُس نے بے چینی سے پوچھا، علیانہ کی یہ حالت اُس سے دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

علیانہ نے سسکیوں کے درمیان نفی میں سر ہلایا اور نرمی سے اپنا ہاتھ اُس کی گرفت سے آزاد کروایا۔

"پلیز، مجھے اکیلا چھوڑ دو۔" اُس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

احتشام اُس کے اس انداز پر حیران رہ گیا۔ وہ پلٹ کر واپس جانے لگی تو اُس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا راستہ روک لیا اور دونوں ہاتھوں سے اُس کے کندھوں کو تھام لیا۔

"احتشام، مجھے چھوڑو!" وہ چیخی۔

احتشام سہم کر پیچھے ہٹ گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تمہیں کیا ہو گیا ہے اچانک؟"اُس کے لہجے میں اب غصہ شامل ہو چکا تھا۔

علیانہ نے بھیگی آنکھوں سے اسے دیکھا۔

"تم نے مجھے یہاں بلایا صرف اس لیے؟تا کہ مجھے کم تر محسوس ہو؟تا کہ مجھے یہ احساس ہو کہ

تم میرے بغیر اپنی دوست مقدس کے ساتھ خوش ہو؟"وہ ایک بار پھر رو دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احتشام نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھام لیا۔

"تمہیں کسی نے کم تر محسوس نہیں کروایا،یہ تمہارے دل کا وہم ہے!اور جہاں تک مقدس

کی بات ہے،وہ صرف میری دوست ہے۔"وہ غصے سے بولا۔

"لیکن وہ تمہیں صرف دوست نہیں مانتی۔۔۔"علیانہ نے کہا اور آنسو پونچھتی ہوئی تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

تبھی احتشام کی آواز نے اُس کے قدم روک دیے۔

"وہ کیا مانتی ہے،اس سے فرق نہیں پڑتا،فرق اس بات سے پڑتا ہے کہ میں اُسے کیا مانتا ہوں۔۔۔اور سچ تو یہ ہے، کہ جو جذبات وہ میرے لیے رکھتی ہے،وہی جذبات میں تمہارے لیے رکھتا ہوں،علیانہ!"وہ چلتے ہوئے اُس کے قریب آیا،آنکھیں اس کی بھی نم تھیں۔

علیانہ اُس کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی،مگر وہ اُس کیفیت کو محسوس کر رہی تھی جس سے وہ گزر رہا تھا۔

"I truly love you, Aliyana…"

اُس نے سسکتے ہوئے کہا۔

علیانہ کو لگا جیسے اُس کے قدموں سے جان نکل گئی ہو، مگر وہ رُک نہیں سکتی تھی۔ خود کو سنبھالتی ہوئی وہ تیزی سے کمرے کی طرف بھاگی۔

Clubb of Quality Content!

"ٹھا" کی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہوا۔

احتشام سیڑھیوں پر سسکیاں لیتے ہوئے کھڑا رہ گیا۔۔۔اور پھر روتے روتے گھر سے باہر نکل گیا۔

کیونکہ جب محبت دوستی میں آجائے۔۔۔

تو وہ دوستی کو دیمک کی طرح کھا کر کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اور اس بات کا احساس اُن دونوں کو

بہت جلد ہونے والا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ سسکتی ہوئی کمرے کا دروازہ بند کرتی ہے۔ شرمندگی کی ایسی لہر آج سے پہلے کبھی اس پر نہ چڑھی تھی۔ دوپٹہ بستر پر پھینکتے ہوئے وہ تیزی سے اپنی آنکھیں رگڑتی رہی۔ تبھی پیچھے سے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔

"احتشام، باہر جاؤ!" وہ نم آواز میں کہتی ہے۔

کوئی جواب نہیں ملتا تو وہ غصے سے پلٹتی ہے۔

"تم نے سنا نہیں؟"

مگر جیسے ہی نگاہ پیچھے کھڑے وجود پر پڑتی ہے، آواز حلق میں اٹک جاتی ہے۔

"ماما... آپ؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دوسری طرف، احتشام خود کو سنبھالتا ہوا باہر آتا ہے۔ چہرے پر ضبط کی تہیں تھیں، لیکن آنکھیں سب کچھ بیان کر رہی تھیں۔ اُسے دیکھ کر کسی میں اتنی ہمت نہ تھی کہ سوال کرتا۔ سوائے مقدس کے۔

"کیا ہوا ہے تمہیں؟" مقدس نے دھیرے سے پوچھا۔

احتشام نے گہری سانسیں لیتے ہوئے اُس کی طرف دیکھا، پھر اپنے باقی دوستوں پر نگاہ ڈالی۔ "اگر تم لوگ برا نہ مناؤ تو... میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں۔ میں آپ لوگوں کو مزید کمپنی نہیں دے پاؤں گا۔"

شازیب فوراً بولا، "ہاں ہاں، نو پروبلم۔ ویسے بھی سب کچھ ہو گیا، تم آرام کرو۔ پرسوں ملاقات ہوتی ہے۔"

"ہاں یار، پھر ملتے ہیں۔" علی نے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا، حمزہ نے مصافحہ کیا۔

مقدس بس خاموش کھڑی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ وہ بھی جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ احتشام کی آواز نے اُس کے قدم روک لیے۔

"مقدس... مجھے تم سے دو منٹ اکیلے بات کرنی ہے۔"

Clubb of Quality Content

وہ کہہ کر گھر کی دوسری طرف بڑھ گیا۔ مقدس بھی خاموشی سے اُس کے پیچھے چل دی۔

" کہو، کیا بات ہے؟"اُس نے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے سوال کیا۔

احتشام نے چشمہ اتارا، آہستہ سے صاف کیا، اور پھر پہنتے ہوئے اُس کی طرف دیکھا۔ آہستگی سے اپنی کلائی سے گھڑی اُتاری وہی گھڑی جو مقدس نے اُسے تحفے میں دی تھی۔ مقدس کی یہ منظر دیکھتے ہوئے انکھوں میں نمی صاف نظر آرہی تھی

"تمہارا شکریہ اس تحفے کے لیے، مگر میں اتنا قیمتی تحفہ نہیں لے سکتا۔ "احتشام نرمی سے بولا اور گھڑی اُس کے پاس رکھ دی۔

"لیکن میں اپنے دل سے لائی تھی۔ "وہ مایوس ہوتی۔ احتشام اُسے دیکھ کر مسکرا دیتا۔

"میں جانتا ہوں، اور تمہارا اس کے لیے بہت شکریہ، مگر مقدس، میں یہ نہیں لے سکتا۔ "وہ سادگی سے کہتا۔

"ایسا کیوں کر رہے ہو؟" وہ رونے کو تھی۔ احتشام ایک گہرا سانس لیتا اور اُسے پاس بنے بینچ پر بیٹھا دیتا۔

"میرے لیے یہ سب اور مشکل نہ کرو۔ ایک طرف میری دوست ہے، اور دوسری طرف میری محبت۔ پلیز تم ہی سمجھ جاؤ۔" وہ پریشان لگ رہا تھا۔ مقدس، محبت کے نام پر کھٹکتی۔

"محبت؟" وہ حیرانی سے اُسے دیکھتی۔ احتشام اُس کے قدموں میں بیٹھتا۔

"مقدس، مجھے معلوم ہے کہ تم مجھے پسند کرتی ہو، اور یہ بات میں اب سے نہیں پہلے دن سے جانتا ہوں۔ میں نے کوشش کی... بہت کوشش کہ تمہارے لیے ویسے جذبات لانے کی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ تھوڑی دیر خاموش ہوا، جیسے الفاظ ڈھونڈ رہا ہو۔

"لیکن... اب مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ میں جس سے محبت کرتا ہوں، وہ کوئی اور ہے۔ بچپن سے جس کے ساتھ سکون ملا، خوشی ملی... وہ صرف علیانہ ہے۔"

مقدس کے آنسو اب خاموشی سے بہہ رہے تھے۔

"میں نہیں جانتا کب ہوا، کیسے ہوا... بس اتنا جانتا ہوں کہ اگر میں اُسے چھوڑ کر کسی اور کے بارے میں سوچوں گا بھی، تو میرے لیے یہ گناہ ہو گا۔ پلیز... مجھ سے کوئی امید مت رکھو۔ اگر چاہو تو ہم یہ دوستی بھی ختم کر دیتے ہیں، مگر میں کسی کو بھی جھوٹی امید نہیں دے سکتا۔"

وہ ہاتھ جوڑ کر اُس کے سامنے بیٹھا۔

اپنے سامنے، اپنے ہی پیارے شخص کے جوڑے ہاتھ دیکھنا بہت مشکل کام ہے۔ تین لوگوں کی اس محبت میں کسی ایک کا دل تو ٹوٹنا ہی تھا، اور اس بار دل مقدس کا ٹوٹا تھا۔ مقدس نے چند لمحے اُس کے جھکے ہاتھوں کو دیکھا۔ اپنے دل کے ٹوٹنے کی آواز اُسے صاف سنائی دے رہی تھی۔ مگر وہ آنسو پونچھ کر مسکرا دی۔ مقدس ایک مضبوط لڑکی تھی۔ وہ محبت کرنا جانتی تھی لیکن اس کی بھیک مانگنا اُس کو گوارہ نہ تھا۔

"ہم ہمیشہ دوست رہیں گے۔ تمہیں کسی گلٹ میں رہنے کی ضرورت نہیں۔ یہ تحفہ میں واپس لے جاتی ہوں۔" وہ گھڑی کو بیگ میں ڈالتی ہے۔

احتشام اُسے خاموشی سے دیکھتا رہا۔

"آئی ایم سوری..." وہ صرف اتنا ہی کہہ سکا۔

مقدس نے گہرا سانس لیا، خود کو سنبھالا، اور پھر ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اُس کی طرف دیکھا۔

"ڈونٹ بی سوری! پاگل ہو گیا؟ ریلکس کرو۔ اور ہاں، تمہاری چوائس واقعی لاجواب ہے۔ علیانہ ایک اچھی لڑکی ہے۔ بیسٹ آف لک!"

یہ کہہ کر وہ پلٹتی ہے، اور رکے بغیر وہاں سے چلی جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کمرے میں گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ علیانہ دیوار سے ٹیک لگائے کھڑی تھی، نظریں سامنے بیٹھی سکینہ بیگم پر جمیں تھیں۔

"آپ نے سب سُن لیا تھا؟"علیانہ نے ہچکچاتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔ سکینہ بیگم نے صرف سر ہلا کر اثبات میں جواب دیا۔ ایک لمحے کو پھر خاموشی چھا گئی۔

"ماما، میں نے اُس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا... میں فوراًاوپر آ گئی تھی۔"علیانہ کی آواز لرز رہی تھی۔ اُس کا اشارہ احتشام کے اُس اقرار کی طرف تھا جو اُس نے نیچے کیا تھا۔

سکینہ بیگم اُسے خاموش، سوالیہ نظروں سے دیکھتی رہیں۔ علیانہ کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔

"یہاں آ کر میرے پاس بیٹھو۔"سکینہ بیگم نے نرمی سے بیڈ کی ایک طرف ہاتھ رکھا۔ علیانہ خاموشی سے جا کر ان کے پاس بیٹھ گئی۔ نظریں جھکی ہوئی تھیں، اور آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"مجھے تم پر فخر ہے، تم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایک نامحرم سے ایسا رشتہ بنانا گناہ ہے۔ احتشام کو تو شرم آنی چاہیے، ابھی عمر ہی کیا ہے تم لوگوں کی، اور وہ کیسی باتیں کر رہا تھا! میں تو اُسے کتنا شریف سمجھتی تھی۔ مجھے لگا تھا وہ ثناء کی طرح تمہیں اپنی بہن مانتا ہے۔ دیکھو، میں بات کرتی ہوں عائشہ سے، یہ تربیت کی ہے اُس نے اپنے بیٹے کی؟ میری بیٹی کو اپنی باتوں میں الجھا رہا تھا!"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ سب کہتے ہوئے انہوں نے اپنی پرانی سوچ کے مطابق فیصلہ سنا دیا۔ علیانہ نے حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا—وہ احتشام کے کردار اور عائشہ بیگم کی تربیت پر انگلی اٹھا رہی تھیں۔

"ماما..." علیانہ نے انہیں روکنا چاہا، مگر وہ بولتی رہیں۔

"اس عمر میں اکثر لڑکے ایسے ہی کرتے ہیں۔ تم انکار کرو گی تو وہ کسی اور کے پاس چلا جائے گا۔ حرام ہوتا ہے نامحرم سے ایسا رشتہ، توبہ توبہ!" انہوں نے کانوں کو ہاتھ لگایا۔ علیانہ کا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔

"ماما، بس بھی کریں!" وہ تکلیف سے اٹھ کھڑی ہوئی، اُن کے سامنے آ گئی۔ سکینہ بیگم چونک گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں جانتی ہوں شادی سے پہلے محبت کا رشتہ حرام ہے۔ مگر ماما، دوستی بھی تو حرام ہوتی ہے، ہے نا؟ تب اسلام کہاں چلا جاتا ہے؟"

وہ رو رہی تھی، مگر اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھی۔

"نامحرم تو ہر حال میں نامحرم ہوتا ہے نا، تو ہم اپنے بچوں کو اُس وقت کیوں نہیں روکتے جب وہ اُن سے دوستی کرتے ہیں؟ تب بھی تو وہ نامحرم ہی ہوتے ہیں، ماما۔ اور جب یہی دوستی محبت میں بدل جاتی ہے تو ہم فوراً تربیت پر سوال اٹھا دیتے ہیں؟"

"نامحرم سے دوستی بھی ویسے ہی حرام ہوتی ہے جیسے شادی سے پہلے محبت کا رشتہ رکھنا۔"

وہ ہانپنے لگی تھی۔ مزید بولنا چاہتی تھی، مگر ہمت ساتھ نہیں دے رہی تھی۔

سکینہ بیگم خاموش تھیں، جیسے جواب ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ پھر کچھ سوچ کر بولیں،

"بیٹا، تمہیں احتشام سے محبت کیوں نہیں ہوئی؟ کیونکہ ہم نے تمہاری تربیت میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔"

"کس نے کہا میں اُسے پسند نہیں کرتی؟ میں آج بھی اُسے پسند کرتی ہوں۔" علیانہ کی آواز کانپ رہی تھی۔ ماں کے سامنے یہ اقرار کرنا اُس کے لیے بے حد مشکل تھا۔ سکینہ بیگم کے لب ساکت ہو گئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علیانہ نے بات جاری رکھی،

"آپ کو اور بابا کو ہمیں روکنا چاہیے تھا... بچپن سے ہم ساتھ تھے، اور پھر میں اور وہ... ہم دونوں اپنی عمر کے اُس موڑ پر ہیں جہاں جذبات شدت اختیار کرتے ہیں۔ ماما، یہ قصور نہ میرا ہے نہ اُس کا، یہ قصور آپ لوگوں کا ہے۔ آپ لوگوں کو ہمیں حدود کا شعور دینا چاہیے تھا۔ جب میں بالغ ہوئی، تب آپ کو کہنا چاہیے تھا کہ مجھے احتشام سے دور رہنا ہے۔ مگر آپ

نے کچھ نہیں کہا۔ اور اب جب یہ جذبات دل میں آ گئے ہیں تو کردار پر انگلی اٹھائی جا رہی ہے؟"

وہ زمین پر بیٹھ گئی۔ اُس کی سسکیاں کمرے میں گونج رہی تھیں۔ سکینہ بیگم کی آنکھوں میں بھی آنسو آ چکے تھے۔

"لیکن میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں کچھ ایسا نہیں کروں گی جس سے میرے بابا کو شرمندگی ہو۔ میں اسے اپنی نادانی مان کر بھلا دوں گی۔ احتشام سے بھی کوئی بات نہیں کروں گی، اور آپ بھی... آپ بھی وعدہ کریں ماما، آپ کسی سے کچھ نہیں کہیں گی۔ عائشہ آنٹی سے آپ کا رشتہ خراب نہیں ہونا چاہیے۔ وعدہ کریں، ماما... ہم بچوں کی غلطی کی سزا آپ اپنے رشتے کو نہ دیں... وعدہ کریں نا۔"

وہ اُن کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھے روتی رہی۔ سکینہ بیگم نے اُسے بانہوں میں بھر لیا۔

اُن کی وہ چھوٹی سی بیٹی آج بہت بڑی باتیں کر گئی تھی۔ سکینہ بیگم نے اُس کا ماتھا چومتے ہوئے اشک بھری آنکھوں سے کہا:

"بس میری بچی۔۔۔"

وہ اُسے سینے سے لگائے نجانے کتنی دیر بیٹھی رہیں۔ ماں کی آغوش میں، کب علیانہ نیند کی وادیوں میں کھو گئی، وہ خود بھی نہ جان سکیں۔

دوسری طرف احتشام اپنے کمرے میں خاموش بیٹھا، اُس گھڑی کو تکے جا رہا تھا جو علیانہ اُس کے لیے لائی تھی۔ آنکھیں مسلسل رونے سے اس قدر سوج چکی تھیں کہ اب آنسو بھی ساتھ چھوڑ چکے تھے۔ دل میں بس ایک ہی سوال بار بار گونج رہا تھا:

"وہ خاموش کیوں ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

یہ گھڑی احتشام کو سیڑھیوں کے پاس ملی تھی۔ یقیناً علیانہ اسے نیچے بھول گئی تھی یا پھر اُس وقت گرا بیٹھی تھی جب احتشام نے اپنے دل کا اقرار کیا تھا۔

"اُف..."

وہ سر تھام کر بستر پر گر پڑا۔ کل اُس نے یہاں سے چلے جانا تھا... مگر جاتے جاتے بھی وہ کوئی جواب نہ دے سکی۔ نہ قبول کیا، نہ انکار۔

اب احتشام بس صبح کا منتظر تھا۔ وہ علیانہ سے معافی مانگ لے گا۔ محبت کے چکر میں وہ اپنی دوستی کسی بھی قیمت پر قربان نہیں کر سکتا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیکن سوال یہ تھا...

کیا وہ صبح واقعی آئے گی؟

جس وقت وہ اٹھا، صبح کے دس بج چکے تھے۔ نیند نہ آنے کی وجہ سے وہ رات بھر جاگتا رہا تھا، شاید تین بجے کے بعد ہی آنکھ لگی تھی۔ آنکھیں ملتے ہوئے اُس نے اپنی کلائی کی طرف دیکھا، جہاں علیانہ کی گھڑی بندھی ہوئی تھی۔ وہ رات کو اتارنا بھول گیا تھا۔ دراصل، وہ تو کپڑے بدلنا بھی بھول گیا تھا۔

اُس نے کروٹ بدل کر اٹھنے کی کوشش کی تو سر میں درد کی ایک تیز لہر اُبھر آئی۔

ناولز کلب
Clubb for Quality Content

"آہ..." وہ تکلیف سے کراہا اور سر تھام لیا۔ کچھ دیر خود کو سنبھالا، پھر لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ باتھ روم کی طرف بڑھا۔ دل میں بس ایک ہی خیال گردش کر رہا تھا:

"اسے دیکھنا ہے... جس کی یاد نے ساری رات جگائے رکھا۔"

کپڑے بدل کر جیسے ہی نیچے آیا، اُسے گھر میں ایک عجیب سی خاموشی نے چونکا دیا۔

ایسی خاموشی یہاں پہلے کبھی نہ تھی۔

پریشانی میں اُس نے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور کچن کی طرف قدم بڑھا دیے، مگر حیرت انگیز طور پر وہاں کوئی نہیں تھا۔ وقت دیکھا 10:45 بج رہے تھے۔

سب کہاں چلے گئے؟

وہ ابھی انہی سوچوں میں گم تھا کہ اچانک عائشہ بیگم کی محبت بھری آواز سنائی دی:

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اٹھ گیا میرا شہزادہ؟ ناشتہ بنا دوں؟"

وہ کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولیں۔ احتشام نے خاموشی سے سر ہلا دیا اور وہیں کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ عائشہ بیگم نے چولہے کی طرف رخ کیا اور ناشتہ تیار کرنے لگیں۔

"ماما، سب کہاں ہیں؟" احتشام نے چاروں طرف نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"ثناء تو کل شام ہی سسرال والوں کے ساتھ واپس چلی گئی تھی۔ سکینہ اور بچے آج فجر کے وقت لاہور روانہ ہو گئے، اور احمد بھی اُن کے ساتھ ہو لیا۔ اُس کی یونیورسٹی کی کلاسز متاثر ہو رہی تھیں۔"

انہوں نے چائے کا پانی چولہے پر رکھتے ہوئے تفصیل سے جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مگر علیانہ تو شام کو جانے والی تھی نا؟"

احتشام کی پیشانی پر اُلجھن کی لکیریں اُبھر آئیں۔

"ہاں، جانا تو تھا... لیکن سکینہ نے کہا کہ گھر میں کافی کام بکھیرا ہوا ہے، اور علیانہ کی کوئی کیک بنانے کی تقریب بھی ہے۔"

اُنہوں نے عام سے انداز میں جواب دیا اور ناشتہ اُس کے سامنے رکھ دیا۔

" گھر پھر سے سونا سونا لگنے لگا ہے..."

عائشہ بیگم اُس کے قریب بیٹھتے ہوئے دھیرے سے بولیں،

" کتنی رونق تھی یہاں۔ بس دعا ہے تمھارے بابا جلدی سے فیکٹری والا کام سمیٹیں اور تمھارا کالج ختم ہو، تو ہم بھی اپنے شہر لوٹ چلیں۔ یہاں میرا دل نہیں لگتا۔"

وہ آہ بھر کر خاموش ہو گئیں۔

اداسی تو احتشام کے چہرے پر بھی چھائی ہوئی تھی۔

لاہور آنے کے بعد علیانہ کو چند دن تیز بخار رہا۔ اُس کی اس حالت کی اصل وجہ صرف وہ خود جانتی تھی یا سکینہ بیگم۔

راولپنڈی سے واپسی کے بعد علیانہ نے احتشام سے ہر قسم کا رابطہ ختم کر دیا تھا۔ ہر جگہ سے اُسے بلاک کر چکی تھی، اور اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹس تو پہلے ہی مٹا چکی تھی۔

بخار کے اُترنے کے بعد اُس نے دوبارہ کالج جانا شروع کر دیا، مگر پڑھائی سے جیسے دل ہی اُچاٹ ہو چکا تھا۔

کالج سے واپسی پر جب وہ لبرٹی مارکیٹ سے گزرتی تو ہر منظر، ہر گوشہ، اُسے اُس کے اور احتشام کے بیتے لمحات کی یاد دلاتا۔

لاہور کی ہر گلی اُسے اپنے اندر کسی ادھورے خواب کی مانند محسوس ہوتی۔ یہی سب کچھ اُس کی توجہ اور کارکردگی پر بری طرح اثر انداز ہونے لگا۔

گھر آکر وہ خود کو کمرے میں بند رکھتی۔ اُس کی ذات میں ایک ایسی خاموشی بھر گئی تھی جو نہ صرف سکینہ بیگم بلکہ عثمان صاحب سے بھی چھپی نہ رہ سکی۔

Clubb of Quality Content

ایک دن، جب اُس کے امتحانی نتائج آئے، عثمان صاحب نے اُسے اپنے کمرے میں بلایا۔ سکینہ بیگم بھی ساتھ موجود تھیں۔

"کیا بات ہے بیٹا؟ آپ کے مارکس اتنے کم کیوں آئے ہیں؟"

عثمان صاحب نے نرمی سے پوچھا۔

علیانہ کی آواز میں واضح تھکن تھی،

"بابا... میرا دل نہیں لگ رہا۔ میں کوشش کرتی ہوں، لیکن کچھ سمجھ نہیں آتا۔"

عثمان صاحب نے اپنی بیگم کی طرف دیکھا، جن کی آنکھوں میں تشویش صاف جھلک رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"دیکھو، مارکس کا تو ہمیں اتنا دکھ نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ہماری شہزادی اب بہت چپ چپ رہنے لگی ہے۔ نہ حفصہ اور حیدر سے وہی ہنسی مذاق، نہ گھر میں پہلے جیسی رونق۔ تم زیادہ تر اپنے کمرے تک محدود ہو گئی ہو۔ اگر کوئی پریشانی ہے تو ہمیں بتاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں۔"

وہ محبت بھرے لہجے میں بولے۔

علیانہ نے اپنی ماں کی طرف دیکھا، جو خاموشی سے اُسے ہی دیکھ رہی تھیں۔

وہ کس کشمکش میں پھنس گئی تھی، یہ وہ خود بھی نہیں سمجھ پا رہی تھی۔ دل کا حال بے اختیار تھا، اور احتشام کا خیال جیسے اُس کے اندر کہیں گہری جڑیں پکڑ چکا تھا۔

ناولز کلب
Clubb for Quality Content

محبت بھی عجیب ظلم ہے،

ہمیں وہاں لا کھڑا کرتی ہے جہاں سے واپسی ہمارے بس کی بات نہیں رہتی۔

علیانہ نے آہستہ سے نفی میں سر ہلا دیا۔

وہ اپنے بابا کو کیا بتاتی؟

جب وہ خود نہیں جانتی تھی کہ دل کو کیا ہو گیا ہے۔

کچھ لمحے خاموشی رہی، پھر عثمان صاحب نے ہمت کر کے کہا:

"اگر تم ڈپریشن محسوس کر رہی ہو، تو میں چاہوں گا کہ تم کسی اچھے تھیراپسٹ سے بات کرو۔"

اُن کی بات پر سکینہ بیگم ہڑبڑا کر بولیں:

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟ ہماری بیٹی پاگل تھوڑی ہے جو تھیراپسٹ کے پاس جائے؟" اُنہوں نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے ناراضی ظاہر کی۔

عثمان صاحب مسکرا دیے،

"بیگم، ہر تھیراپسٹ کے پاس پاگل نہیں جاتے۔ ڈپریشن ایک بیماری ہے، جس کا وقت پر علاج بہت ضروری ہوتا ہے۔ اسے معمولی مت سمجھیں۔"

وہ نرمی سے سمجھا رہے تھے۔

عثمان صاحب ایک تعلیم یافتہ اور وسیع نظر رکھنے والے انسان تھے، جبکہ اُن کی بیوی نے صرف میٹرک تک تعلیم حاصل کی تھی۔ لاہور آکر اُن کی سوچ میں کچھ تبدیلی ضرور آئی تھی، مگر کچھ باتیں اب بھی ویسی ہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کبھی بھی علیانہ کی مزید پڑھائی کے حق میں نہ تھیں، لیکن عثمان صاحب اپنی بیٹی کو اعلیٰ تعلیم دینا چاہتے تھے۔

اُس ساری گفتگو کے دوران علیانہ پہلی بار کچھ بولی:

"بابا؟"

"جی، میری بچی؟"

عثمان صاحب نے فوراً اُس کی طرف توجہ کی۔

"اگر آپ واقعی میرے لیے کچھ کرنا چاہتے ہیں، تو مجھے بہاولپور چچا کے پاس بھیج دیں۔ میرا دل لاہور سے اُچاٹ ہو چکا ہے۔ باقی فیصلہ آپ پر ہے۔"

یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز میں مایوسی چھپی نہ رہ سکی۔

عثمان صاحب نے کچھ کہے بغیر بس اُس سے وقت مانگا۔

اصل مسئلہ اُن کے لیے نہیں تھا، وہ جانتے تھے کہ اصل مخالفت سکینہ بیگم کی طرف سے آئے گی۔

علیانہ نے یہ فیصلہ دل میں ایک اُمید لیے کیا تھا کہ شاید لاہور سے دور جا کر، احتشام کی یادیں اُس کا پیچھا چھوڑ دیں گی۔

مگر... کیا واقعی ایسا ہو سکے گا؟

وہ نہیں جانتی تھی کہ عثمان صاحب نے سکینہ بیگم کو کیسے راضی کیا تھا، لیکن شدید مخالفت کے باوجود وہ مان گئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علیانہ جلد از جلد لاہور چھوڑ دینا چاہتی تھی۔ اُس کا خیال تھا کہ اگر وہ یہاں رہی، تو احتشام کی یادیں، اُس کے آخری الفاظ، اور وہ خاموشی اُسے پاگل کر دیں گے۔

اگر وہ اُس سے مل کر صاف انکار کر دیتی، تو شاید دل کو اتنی تکلیف نہ ہوتی۔ لیکن اُس نے خود کو اور احتشام دونوں کو خاموشی کی سزا سنا دی تھی۔

سب فیصلے اچانک ہوئے تھے، اور علیانہ نے اپنا نام کالج سے خارج کروا لیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا، تمہاری پڑھائی کا مسئلہ ہو گا۔ سال ضائع ہو جائے گا۔ اس وقت کہیں بھی داخلے نہیں کھلے۔ چاہو تو پرائیویٹ داخلہ بھیج دو۔"

عثمان صاحب فکرمندی سے بولے۔

"جی بابا، مجھے معلوم ہے، لیکن میں یہاں نہیں رہ سکتی۔ میں پرائیویٹ سیمپل آف اے کر لوں گی۔" اُس نے مایوسی سے جواب دیا۔

کہاں وہ پہلے فزکس میں آگے پڑھنے کی خواہش رکھتی تھی، اور اب پرائیویٹ ایف اے پر راضی تھی۔ زندگی کیسے پلٹا کھاتی ہے، کوئی نہیں جانتا۔

"بیٹا، کیا مجھے وجہ نہیں بتاؤ گی؟" عثمان صاحب نے ایک بار پھر کوشش کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علیانہ نے اپنے باپ کو دیکھا اور دھیمی سی مسکراہٹ لبوں پر بکھیر دی۔

"بابا جانی، میں خود بھی اپنی کیفیت کو پوری طرح نہیں سمجھتی۔ لیکن آپ کی علیانہ آپ سے وعدہ کرتی ہے، وہ کبھی آپ کا مان نہیں توڑے گی۔"

یہ کہتے ہوئے اُس نے اُن کا ہاتھ تھاما اور محبت سے دبایا۔ عثمان صاحب اپنی بیٹی کو شفقت سے دیکھتے اور پیار سے اُس کے سر پر ہاتھ پھیرتے۔

وقت اپنی رفتار سے گزر رہا تھا۔ علیانہ اب بہاولپور میں اپنے چچا کے پاس آچکی تھی۔ اُن کی کوئی اولاد نہیں تھی، اس لیے علیانہ کی آمد اُن کے لیے کسی نعمت سے کم نہ تھی۔

چچا اور چچی دونوں نے اُسے دل سے اپنایا، اور بے حد محبت و اپنائیت سے اپنی زندگی میں شامل کر لیا۔

ادھر احتشام کی زندگی سے ہنسی، مذاق اور سکون سب کچھ جیسے رخصت ہو چکا تھا۔ وہ روز اپنے کہے گئے الفاظ پر پچھتاتا تھا۔

اگر وہ اُس رات وہ سب نہ کہتا... تو شاید اُس کی بچپن کی دوست یوں اچانک اُس کی زندگی سے غائب نہ ہوتی۔

آخر میں تو انسان کے پاس صرف "اگر" اور "کاش" ہی بچتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کالج میں اب مقدس اور اُس کے درمیان بات چیت نہ ہونے کے برابر رہ گئی تھی۔ دونوں صرف ضرورت کے تحت، کلاس سے متعلق بات کر لیتے۔

مقدس نے بھی اب اُس سے بلاوجہ بات کرنا چھوڑ دیا تھا، اور اِس بات پر احتشام دل سے اُس کا شکر گزار تھا۔

اب اُس کی ساری توجہ بس اپنی پڑھائی پر تھی۔ وہ جلد از جلد لاہور واپس جانا چاہتا تھا۔

اس حقیقت سے بے خبر کہ لاہور والی تو اب لاہور سے ہی جا چکی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

دو سال بعد

احتشام واپس لاہور شفٹ ہو گیا تھا۔ ان دو برسوں میں وہ کئی بار لاہور آیا، مگر علیانہ کے

لاہور چھوڑنے کا علم اس کو ثناء آپی کے ہاں بیٹے کی پیدائش پر ہوا تھا۔

ادھر بہاولپور میں علیانہ کو خود کو سنبھالنے اور نئے ماحول میں ڈھلنے میں خاصا وقت لگا تھا۔

اُسے لگا تھا کہ وہ احتشام کی یادوں سے بھاگ جائے گی، لیکن وہ غلط ثابت ہوئی۔ چچا اور چاچی

کے ساتھ رہتے ہوئے کبھی کبھار وہ لمحاتی طور پر احتشام کو بھول جاتی، مگر تنہائی اور خاص طور

پر راتوں میں وہ اُسے شدت سے یاد آتا۔ یہاں تک کہ اُسے ایسا محسوس ہونے لگا جیسے احتشام

اُسی کے آس پاس ہو، جیسے وہ اُسے مخاطب کر رہا ہو۔ اسی لیے علیانہ نے اکیلے بیٹھنا چھوڑ دیا

اور آہستہ آہستہ خود کو زندگی کی طرف واپس لانے کی کوشش کرنے لگی۔

پڑھائی میں وہ پہلے جیسی کارکردگی نہیں دکھا پا رہی تھی، مگر ذہنی طور پر وہ اب قدرے

پُرسکون ہو گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ماما، میں نہیں آ سکتی!" اُس نے بیزاری سے کہا۔ سکینہ بیگم پچھلے آدھے گھنٹے سے اُسے لاہور آنے کے لیے قائل کرنے کی کوشش کر رہی تھیں۔

"بیٹا، تمہارا انٹر ہو چکا ہے، اب آگے کی پڑھائی یہاں آ کر مکمل کر لو۔" وہ ضد کر رہی تھیں۔

"ماما، پلیز..." علیانہ کی آواز تھکی ہوئی سی ہو گئی تھی، جیسے ہمت جواب دے گئی ہو۔

"اچھا، پڑھائی کو چھوڑو، لیکن احمد کی شادی کے لیے تو آ جاؤ۔ اُس واقعے کو دو سال ہو چکے، اب تو بس کرو۔" اُن کے لہجے میں غصہ آ گیا تھا۔

علیانہ نے ایک ٹھنڈی سانس بھری اور آنکھیں موند لیں۔

"احتشام سے لاتعلقی کو واقعی دو سال ہو گئے؟"اُس نے دل میں سوچا۔

"اچھا... دیکھوں گی۔"وہ بمشکل اتنا ہی بول سکی۔

سکینہ بیگم کے چہرے پر خوشی آ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تمہارے بابا آج شام تک پہنچ جائیں گے، صبح ہی روانہ ہو گئے تھے۔ تم تیاری کر لو۔"وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

"تو آپ دونوں نے پہلے ہی سب کچھ طے کر لیا تھا؟ مما! آپ بھی نا" علیانہ نے ماتھے پر ہاتھ رکھ لیا۔

سکینہ بیگم ہنستے ہوئے کال بند کر چکی تھیں۔

کال ختم ہونے کے بعد علیانہ کچھ دیر تک موبائل کی کھلی سکرین کو گھورتی رہی۔

"احمد بھائی کی شادی... یعنی وہ بھی ہو گا"...

دل ایک دم عجیب سی کیفیت میں ڈوبنے لگا۔

"تو... آخر کار میں تم سے ملنے جا رہی ہوں، احتشام مبین۔" اُس نے خود سے سرگوشی کی۔

ان دو برسوں میں احتشام اُسے ہر جگہ نظر آیا، ہر احساس میں محسوس ہوا۔ جب وہ اُس سے الگ ہوئی تھی تو 18 برس کی تھی، اب 20 سال کی ہو چکی تھی۔

اور اب... جب وہ اُس سے دوبارہ ملنے جا رہی تھی، تو کیا اپنے دل کو روک پائے گی؟

یہ سوچ اُسے بے چین کر گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس روز وہ لاہور آئی، اُسی رات احمد بھائی کی مہندی تھی۔ لاکھ منتوں کے باوجود علیانہ کسی قیمت پر جانے کو تیار نہ ہوئی۔ اُس نے تھکن کا بہانہ بنا کر گھر ہی پر رہنے کا فیصلہ کیا۔

مہندی پر ہر کسی نے اُس کے بارے میں پوچھا، لیکن سب سے بے تاب جو نظر تھی، وہ احتشام کی تھی۔

"چلو، ڈراما کوئین کوئی نہیں ایک دن اور انتظار کر لیتے ہیں۔" اُس نے دل ہی دل میں خود کو تسلی دی۔ وہ خوش تھا کہ وہ واپس آچکی ہے۔

Clubb of Quality Content!

اُدھر، علیانہ سب کے جانے کے بعد کمرے میں اکیلی بیٹھی اپنی اور احتشام کی تصویریں دیکھ رہی تھی۔ لاہور آکر جیسے اُس کے سارے زخم پھر سے ہرے ہو گئے ہوں۔ اُس نے ایک تصویر پر نظریں روک گئی۔ ٹرپ کے دنوں کی وہ یاد جس میں وہ دونوں تھے۔ وہ زخمی سی مسکراہٹ لبوں پر لائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کیا دیکھ رہی ہو"؟

علیانہ کو اچانک اپنے عقب سے آواز سنائی دی۔ اُس نے چونک کر پیچھے گردن گھمائی وہی تھا۔ چشمہ لگائے، ہنستا ہوا، اُسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"احتشام..." اُس نے نم آنکھوں سے سرگوشی کی۔

"رونا نہیں، پگلی... دیکھو میں آ گیا ہوں نا"؟

وہ نرمی سے بولا۔ علیانہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ آنکھیں بند کر لیں۔ بند آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

لیکن جب آنکھیں کھولیں، تو وہاں کوئی نہیں تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

"آہ..." وہ بے اختیار آنسوؤں کے ساتھ مسکرا دی۔

ان دو برسوں میں وہ کتنی ہی باریوں ہی اُسے روتے چپ کروانے آیا تھا۔

اب وہ محبت کے اُس مقام پر تھی جہاں محبوب ہر لمحہ آس پاس محسوس ہوتا ہے۔

بارات پر

ہال چاروں طرف سے لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ پیچھے سے مدھم گانوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ ہال کا تھیم سفید اور سنہری رنگ میں تھا۔ اسٹیج کے سامنے آرام دہ صوفے لگے تھے، جبکہ پیچھے کی طرف میزیں اور کرسیاں ترتیب سے سجی تھیں۔

علیانہ نے سفید رنگ کا پاؤں تک آتا ہوا گاؤن پہن رکھا تھا، جس کے گلے اور بارڈر پر نفیس سنہری کام کیا گیا تھا۔ اُس کے بال کھلے تھے اور نیچے سے ہلکے کرل کیے گئے تھے۔ اب اُس

کے بال کمر تک آتے تھے۔ چہرے پر ہلکا سا میک اپ، اور اُس کی سادہ سی خوبصورتی بے مثال لگ رہی تھی۔

دوپٹہ سنبھالتے ہوئے وہ سکینہ بیگم اور حفصہ کے ساتھ آگے بڑھی اور مہمانوں سے ملنے لگی۔

"ماشاء اللہ، ہماری علیانہ تو بہت ہی پیاری ہو گئی ہے"!

ثناء آپی نے اُسے دیکھ کر محبت سے کہا۔ اُن کی گود میں اُن کا بیٹا ذیشان تھا، جو اب تقریباً ایک سال کا ہو چکا تھا۔

"آپ بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپی، اور یہ چھوٹا شہزادہ بھی"۔

علیانہ نے مسکرا کر ذیشان کو پیار دیا۔ ثناء آپی نے اُسے نیچے اتارا، تو وہ بمشکل قدم اُٹھاتا ہوا اپنی ماں کی ٹانگوں سے آلگا۔ سب اُسے دیکھ کر ہنس پڑے۔

"ذیشان بیٹا، یہ آپ کی خالہ ہیں"۔

ثناء آپی نے علیانہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پیار سے کہا۔ بچہ پہلی بار علیانہ سے مل رہا تھا، اس لیے جھجک رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ثناء بیٹا، امی کہاں ہیں"؟

سکینہ بیگم نے دریافت کیا۔

"یہیں تھیں ابھی تو"...

ثناء آپی نے گردن گھما کر چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا، پھر ایک سمت اشارہ کیا،

"وہ رہیں امی"!

علیانہ نے بھی اُن کے اشارے کا تعاقب کیا... اور پل بھر میں جیسے اُس کا وجود سن ہو گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عائشہ بیگم احتشام کے ساتھ کھڑی تھیں اور اُسے کسی بات کی ہدایت دے رہی تھیں۔ ثناء آپی کے بولنے پر اُن دونوں نے پلٹ کر اِس طرف دیکھا، اور جیسے ہی احتشام کی نظر علیانہ پر پڑی

.....وہ وہیں ساکت ہو گیا۔

علیانہ کی حالت بھی کچھ مختلف نہ تھی۔اُس نے زور سے آنکھیں بند کر لیں۔

"یا اللہ۔۔۔یہ بھی غائب ہو جائے،پلیز"!

دل میں خواہش کی کہ آنکھیں کھولوں تو وہ نظروں سے اوجھل ہو چکا ہو۔

مگر۔۔۔ہر خواہش تھوڑی پوری ہوتی؟

جب آنکھیں کھولیں،وہ بالکل اُس کے سامنے کھڑا تھا۔سفید شلوار قمیض میں،احتشام نے چہرے پر نفیس سی دھاری رکھی ہوئی تھی جو اُس کے وجیہہ چہرے کو مزید پرکشش بنا رہی تھی

اکیس سال کا وہ جوان، اُس دن خاص طور پر وجیہہ اور شاندار لگ رہا تھا۔

دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے یوں کھڑے تھے جیسے سانسیں تھم گئی ہوں، جیسے

ارد گرد کی دنیا رُک گئی ہو۔

بس ایک لمحہ تھا خاموش، ساکت، اور بے حد بھاری۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

علیانہ ساری برات کے دوران احتشام سے دور دور رہی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اُس کی کمزوری

اُس کے چہرے سے عیاں ہو۔ دل کی دھڑکنیں بے قابو تھیں، مگر اُسے مضبوط نظر آنا

تھا۔ جب اُس کی نظر پہلی بار احتشام پر پڑی، تو آنکھیں رونے کو تھیں،مانو کوئی پرانا زخم تازہ ہو گیا ہو۔ مگر سب کے سامنے خود پر قابو رکھنا پڑا۔

احتشام کا حال بھی کچھ مختلف نہ تھا۔ دونوں ہی ایک جیسی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ ایسی کیفیت جہاں دوستی پیچھے رہ گئی تھی، اور اُس کی جگہ محبت نے لے لی تھی۔ اور محبت... وہ تو بخت والوں کو ملتی ہے۔

"وہاں سب پوچھ رہے تھے کہ تم اتنی خاموش کیوں تھی"

گھر آ کر سکینہ بیگم زیور اتارتے ہوئے اُس سے بولیں۔ علیانہ بس خاموشی سے ماں کی بات پر مسکرا دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اچھا، تو میری امی نے کیا جواب دیا اُنہیں؟" وہ پیچھے سے آ کر ماں کے گلے لگ گئی۔

سکینہ بیگم نے بھی اس کی وجہ سے بہت کچھ سہا تھا۔ اولاد کی نادانیاں اکثر ماں باپ کو ہی کیوں سہنی پڑتی ہیں؟

"میں؟ میں نے کہہ دیا کہ اب تم بڑی ہو گئی ہو، اب بچپن والی شرارتیں تھوڑی کرو گی"!

وہ اُسے پیچھے دھکیلتے ہوئے لاپروائی سے بولیں۔

علیانہ ایک بار پھر مسکرا دی۔

"میری پیاری امی" اُس نے دوڑ ہوتے ہوئے کہا۔ ماں پر اُس کو بہت پیار آرہا تھا۔

ولیمہ ایک کھلے میدان میں منعقد کیا گیا تھا، جسے ٹینٹ لگا کر خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔

اسٹیج پر احمد بھائی اپنی دلہن منتہیٰ کے ساتھ فوٹوشوٹ میں مصروف تھے۔ ثناء آپی، ذیشان کو

تھامے احمد کے سسرال والوں سے باتوں میں مگن تھیں، جبکہ سکینہ بیگم مہمانوں کی

خاطر مدارت میں لگی ہوئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

احتشام اِدھر اُدھر چکر کاٹتا، خاصا مصروف دکھائی دے رہا تھا۔ جینز کے ساتھ سفید ہائی نیک

شرٹ اور سیاہ کوٹ میں وہ خاصا وجیہہ لگ رہا تھا۔ اسی دوران گزرتے ہوئے اُس کی نظر

ایک طرف تنہا بیٹھی علیانہ پر پڑی، جو خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھی، نجانے کن خیالوں میں گم تھی۔

علیانہ نے سیاہ رنگ کی سلک کی، پاؤں تک آتی، پورے آستینوں والی قمیض پہن رکھی تھی، جس کے بازوؤں اور دامن کے بارڈر پر نہایت نفیس سلور کام کیا گیا تھا۔ ہم رنگ پاجامہ اور دوپٹہ اُس پر خوب جچ رہے تھے۔ اُس نے بالوں کی ڈھیلی چوٹیاں باندھ رکھی تھیں، جن میں سے دو لٹیں چہرے پر جھول رہی تھیں۔ آنکھوں پر سیاہ شیڈز کا ہلکا میک اپ اور ہونٹوں پر ہلکی سرخ لپ اسٹک لگائے، وہ سادگی میں بھی قیامت ڈھا رہی تھی۔

"علیانہ بچے..." ثناء آپی کی آواز پر وہ چونکی اور خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔

"جی"؟

"بیٹا، یہ ذیشان کو واش روم لے جاؤ، پلیز۔ میں احمد کے سسرال والوں کے ساتھ تھوڑی مصروف ہوں، میرا بچہ "وہ ذیشان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔

"جی آپی، میں لے جاتی ہوں۔ واش روم کہاں ہے ؟"وہ ذیشان کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی۔

"باہر ہے، گراؤنڈ کے دوسرے کونے میں۔ حفصہ اور حیدر کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ کہاں ہیں وہ؟"ثناء آپی نے ادھر اُدھر نظریں دوڑائیں۔

"پتہ نہیں، وہ دونوں اپنا ہی الگ گروپ بنائے غیبتوں میں مصروف ہوں گے۔ میں خود ہی لے جاتی ہوں، کوئی مسئلہ نہیں۔" علیانہ نے ہنستے کہا، ثناء اپی بھی ہنس دی لیکن پھر بھی ثناء آپی کو اُسے اکیلے بھیجنا مناسب نہ لگا۔ باہر کا علاقہ سنسان تھا، اور اُنہیں اس کا تنہا جانا ٹھیک نہ لگا۔

"نہیں، ایک منٹ رکو۔۔۔ احتشام!" ثناء آپی نے دور کھڑے احتشام کو آواز دی، جو پہلے ہی اُن کی طرف متوجہ تھا۔

"جی آپی؟"وہ فوراً آگے آیا۔ ثناء آپی نے اُسے ذیشان کو علیانہ کے ساتھ واش روم تک لے جانے کو کہا۔ احتشام تو جیسے اسی موقع کے انتظار میں تھا، فوراًراضی ہو گیا۔ علیانہ بنا کچھ بولے خاموشی سے اُس کے ساتھ چل دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

باتھ روم ٹینٹ سے کافی فاصلے پر بنایا گیا تھا، اس لیے وہاں تک پہنچنے کے لیے خاصا چلنا پڑ رہا تھا۔ علیانہ نے ذیشان کو گود میں اٹھا رکھا تھا۔ ہیل پہننے کی وجہ سے میدان پر چلنا اُس کے لیے مشکل ہو رہا تھا۔

"اسے مجھے دے دو۔" احتشام نے آگے بڑھ کر ذیشان کو تھامنے کی پیشکش کی۔

"اس کا ڈائپر بھرا ہوا ہے، تم رہنے دو۔" علیانہ نے روکا۔

احتشام نے پہلے اُسے، پھر ذیشان کو دیکھا۔

"تمہاری یہ خالہ سمجھتی ہیں کہ میں ڈائپر کا سن کر تمہیں چھوڑ دوں گا؟ ان کو کون بتائے، جب یہ مجھے چھوڑ کر بہاولپور بھاگ گئی تھیں تو تمہیں میں ہی سنبھالتا تھا... ہیں نا، شہزادے؟" وہ بظاہر ذیشان سے مخاطب تھا، لیکن اصل بات علیانہ کے لیے تھی۔

"میں بھاگی نہیں تھی۔"علیانہ کی آواز جیسے کسی کھائی سے آئی ہو۔احتشام چند لمحے اُسے دیکھتا رہا، پھر بنا کچھ کہے آگے بڑھ گیا۔

علیانہ کو پہلی بار اس کی خاموشی بری لگی تھی۔

واش روم پہنچ کر علیانہ نے ذیشان کا ڈائپر بدلا،اور اسے احتشام کو تھمادیا،جو باہر ایک بینچ پر بیٹھا تھا۔خود وہ ہاتھ دھونے چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تم اب مجھے نظر انداز کیوں کرتی ہو؟"احتشام کی آواز نے خاموشی توڑی۔علیانہ نے پلٹ کر دیکھا۔وہ اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔چشمے کے پیچھے اُس کی آنکھوں میں چھپا شکوہ صاف جھلک رہا تھا۔

"یہ تمہارا وہم ہے۔ ایسا کچھ نہیں۔" وہ بمشکل اتنا ہی کہہ پائی۔

احتشام نے ایک سرد آہ بھری۔

"یہ میرا وہم نہیں، علیانہ۔ تم بنا بتائے وہاں سے آ گئی تھی۔ سب راستے بند کر دیے، اور جب میں یہاں آیا، تو تم یہاں سے بھی چلی گئیں۔ کیوں؟ کیا اتنا بھی حق نہیں کہ میں پوچھ سکوں"؟

اُس کی آواز میں کچھ ایسا تھا جو علیانہ کو اندر سے توڑ گیا۔

Clubb of Quality Content

اُس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دل میں ایک خواہش اٹھی۔ کاش آنکھ کھولے تو احتشام وہاں

نہ ہو۔

لیکن... سب خواہشیں پوری تھوڑی ہوتیں۔

"میں تمہیں جواب دے نہیں۔" اُس کا لہجہ سخت تھا۔

احتشام نے اُسے تکلیف سے دیکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"چلو یہاں سے۔" علیانہ پلٹنے لگی تو احتشام نے آگے آ کر اُسے روک لیا۔

" کیوں دے رہی ہو مجھے تکلیف؟ یار، میں اب بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔۔۔۔ کیوں نہیں

سمجھتی مجھے" اُس کا لہجہ بھرا ہوا تھا۔

علیانہ کی آنکھیں بھر آئیں، اور اُن پر لگا مسکارا اُس کے رخساروں پر بہنے لگا۔

"میرا راستہ چھوڑو، احتشام۔" اُس نے روتی ہوئی آواز میں کہا۔

احتشام سائڈ پر ہو گیا۔

علیانہ واپس واش بیسن کی طرف چلی گئی۔ وہ شادی میں موجود لوگوں کو اپنے رونے کا سبب نہیں بتا سکتی تھی۔ اس لیے چہرہ صاف کرنے لگی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بس ایک بار کہہ دو، کہ تمہیں مجھ سے محبت نہیں۔ اس بار مجھے خاموشی کی سزا مت دو۔" احتشام کی بھیگی آواز اُس کے کانوں سے ٹکرائی۔

علیانہ کا ہاتھ پانی میں تھم گیا۔ اُس نے آہستہ سے احتشام کی طرف دیکھا۔

"محبت ہو جانے پر ہمارا اختیار نہیں ہوتا احتشام۔ یہ ایک قدرتی عمل ہے۔"وہ دھیرے سے بولی۔

"تو پھر مان کیوں نہیں لیتی کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے"؟

احتشام کی آواز بلند ہو گئ،اور آنسو اُس کی آنکھوں سے بہہ نکلے۔

"ہاں، ہے مجھے محبت!"وہ بھی چلائی۔ احتشام کا سانس جیسے رک سا گیا۔

علیانہ نے اُسے دیکھا اور ٹوٹتی آواز میں کہا:

"لیکن میرے لیے یہ سب آسان نہیں ہے۔ میں گھر کی بڑی بیٹی ہوں۔ میرا ایک قدم،

میرے بہن بھائیوں اور والدین کے لیے آزمائش بن سکتا ہے۔ پلیز، میں تمہارے آگے

ہاتھ جوڑتی ہوں۔ مجھ سے دور رہو"!

وہ روتی ہوئی دونوں ہاتھ جوڑ کر کہہ رہی تھی۔

احتشام خاموش، آنکھوں میں آنسو لیے اُسے تکے جا رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نجانے اب ان دونوں کی کہانی کا موڑ کیا ہو گا۔

علیانہ کے لیے اُس کے گھر والوں کی عزت سب سے بڑھ کر تھی۔ اور احتشام؟

اُس کی محبت کا کیا؟

....

اُس کے بعد اُن دونوں نے پورے ولیمے میں نہ ایک دوسرے کو دیکھا، نہ ہی کوئی بات کی۔

احتشام اُس جگہ سے دور ہو جاتا جہاں وہ کھڑی نظر آتی۔ علیانہ کو یہ سب برا تو لگ رہا تھا، لیکن ان دونوں کے لیے یہی صحیح تھا۔ کم از کم علیانہ کو یہی لگتا تھا۔

گھر آکر احتشام خاموش سیڑھیوں پر بیٹھ گیا۔ کمرے میں اُس کا دم گھٹ رہا تھا۔ گھر میں اب کافی خاموشی ہو چکی تھی۔ احمد بھائی منتہیٰ بھابی کے ساتھ رسم کے مطابق اُن کے گھر

چلے گئے تھے،اور گھر پر صرف عائشہ بیگم، ثناء آپی،اور گنتی کے چند لوگ موجود تھے جو اس وقت سو رہے تھے۔

وہ کافی دیر خاموش بیٹھا رہا۔ علیانہ کی کچھ باتیں اُس کے کانوں میں گونج رہی تھیں۔

"ہاں ہے مجھے محبت!" یہی تو کہا تھا اُس نے۔ احتشام کو یاد آیا تو وہ رونے لگا۔ اب وہ اپنی سسکیوں کو نہیں روک سکتا تھا۔ یہ آنسو اُس اذیت کے آگے کچھ بھی نہ تھے جو وہ اس وقت محسوس کر رہا تھا۔

یہ کیسی مجبوری تھی کہ محبت دونوں کو ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے دور رہنا پڑ رہا تھا؟ احتشام کے رونے نے شدت اختیار کر لی۔ وہ آواز کے ساتھ رو رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"احتشام؟" ثناء آپی کی آواز پر اُس کا رونا بند ہوا۔ وہ یہاں کب آئیں تھیں؟ اُسے کیسے

معلوم نہ ہو پایا؟

"کیا ہوا چندہ؟ ایسے کیوں رو رہے ہو؟" وہ بھاگتے ہوئے اُس کے ساتھ بیٹھ گئیں اور اُسے

اپنے ساتھ لگا لیا۔ کندھا ملنے پر جیسے احتشام خود پر سے سارے ضبط کھو بیٹھا۔ آنسوؤں کا ریلا

آنکھوں سے بہنے لگا۔ ثناء آپی کے دل کو کچھ ہوا۔

"احتشام، بچے، ہوش کرو۔" وہ اُسے اٹھاتے ہوئے بولیں، "یہاں دیکھو، مجھے بتاؤ کیا ہوا"؟

سوال اتنی محبت سے کیا گیا تھا کہ احتشام چند لمحے کے لیے خاموش ہو گیا۔

"علیانہ!" وہ بس اتنا ہی کہہ پایا، اور ثناء آپی سمجھ گئیں کہ معاملہ کیا ہے۔

دوسری طرف علیانہ اپنے بستر پر لیٹی، منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کو دبائے رو رہی تھی۔ تکلیف اتنی تھی کہ جیسے ابھی سینہ چاک ہو جائے اور دل باہر آجائے۔ احتشام کی آنکھیں، اُس کے آنسو، اُس کی جان نکال رہے تھے۔ روتے روتے اُسے کب نیند نے اپنی آغوش میں لے لیا، اُسے معلوم ہی نہ ہوا۔

وہاں احتشام سنبھلنے کے بعد سب کچھ ثناء آپی کو بتا بیٹھا تھا۔ اور وہ خاموشی سے سن کر اُس کے آنسو صاف کرتی مسکرا دی تھیں۔

Clubb of Quality Content

"علیانہ بہت سمجھدار لڑکی ہے، احتشام۔ اُس نے جذبات سے نہیں، دماغ سے کام لیا۔ وہ گھر کی بڑی بیٹی ہے اور یہ سب اتنا آسان نہیں ہوتا پہلے بچے کے لیے۔ میں اُس کی کیفیت کو سمجھ سکتی ہوں۔" وہ اب احتشام کو سمجھا رہی تھیں۔

"تو میری کیفیت کا کیا آپی؟ میں تھک گیا ہوں۔ دو سال میں تڑپا ہوں۔ نہ میں اُس کو بھول پایا، نہ ہی کسی اور کے بارے میں سوچ پایا۔" اُس نے تڑپ کر کہا۔ ثناء آپی بس اُسے دیکھ کر مسکرا دیں۔

"اتنی محبت کرتے ہو اُس سے؟" وہ کسی بچے کی طرح پوچھ رہی تھیں۔

"میں نہیں جی پاؤں گا آپی اُس کے بغیر۔۔۔زندہ رہ لوں گا، لیکن جی نہیں پاؤں گا۔"وہ آنسو صاف کرتے ہوئے کہتا ہے۔ ثناء آپی خاموش ہو جاتی ہیں۔

"تو پھر کچھ بنو، کامیاب ہو، تاکہ میں اور امی تمھارا رشتہ لے کر جائیں۔"وہ کچھ سوچ کر بولتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رشتے کی بات پر احتشام کے گال لال ہو جاتے ہیں۔

"رشتہ؟"وہ جھجک کر بولتا ہے۔

"جی، میرے بھائی، علیانہ کو پانا ہے تو کچھ بنو۔ پڑھائی مکمل کرو اور ساتھ میں کام کرو۔" وہ اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہتی ہیں۔ احتشام کے دل میں ایک نئی اُمید جاگتی ہے۔

اس بات کو چھ ماہ گزر چکے تھے۔ احتشام نے علیانہ سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ اُس نے اُس رات ثناء آپی سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک وہ کامیاب نہیں ہو جاتا، علیانہ کا ذکر تک نہیں کرے گا۔

دوسری طرف، علیانہ نے بھی زندگی میں آگے بڑھنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لاہور واپس آکر اُس نے ویمن یونیورسٹی میں اپنی تعلیم جاری رکھی اور صحافت کو بطور مضمون منتخب کیا۔

احتشام بھی پیچھے نہ رہا۔ اُس نے سافٹ ویئر انجینئر بننے کے لیے دن رات ایک کر دیے۔ ساتھ ہی ویب ڈیولپمنٹ، گرافکس اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ جیسے آئی ٹی اسکلز سیکھنے کے لیے ایک ادارے میں باقاعدگی سے جانے لگا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ صرف ڈگری حاصل کرنا کافی نہیں ہوتا۔

Clubb of Quality Content

اس پورے عرصے میں ثناء آپی کبھی کبھار علیانہ سے ملنے اُس کے گھر آتی رہیں۔ علیانہ نے اُن کے لہجے میں واضح نرمی محسوس کی تھی۔ اُس کے ذہن میں خیال آیا کہ شاید احتشام نے سب کچھ بتا دیا ہے، مگر اُس نے فوراً اس خیال کو جھٹک دیا۔

ایک بات جو ان دونوں کی زندگی میں مشترک تھی، وہ یہ کہ وہ ایک پل کے لیے بھی ایک دوسرے کو بھلا نہ سکے تھے، اور نہ ہی کسی اور کے بارے میں سوچ سکے تھے۔

Clubb of Quality Content

زندگی سکون سے گزر رہی تھی کہ ایک دن اچانک احتشام پر ایک خبر بم بن کر گری۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟"اُس نے کھانا وہیں چھوڑ دیا اور سامنے بیٹھی عائشہ بیگم کو چونک کر دیکھا۔

یہ دوپہر کے کھانے کا وقت تھا۔ سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانے میں مصروف تھے، جبکہ مبین صاحب اُس وقت دفتر میں تھے۔ یونہی باتوں باتوں میں عائشہ بیگم نے علیانہ کے رشتے کا ذکر کر چھیڑ دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

" کیا مطلب ؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ ماشاء اللہ سے وہ اکیس کی ہونے کو ہے، اور لڑکیوں کی تو شادی جلد کر دینی چاہیے۔ تمھاری بہن کی بھی تو تیئس سال کی عمر میں شادی ہو گئی تھی۔ " انہوں نے روٹی کا نوالہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ ابھی پڑھ رہی ہے۔یہ تو ظلم ہے!"احتشام کے ہاتھ کانپنے لگے۔اُس کا دل کھانے سے اُچاٹ ہو گیا۔

"تم کیوں اُس کے اتنے خیر خواہ بن رہے ہو جب خود اُس کو کوئی مسئلہ نہیں؟اور ابھی شادی تھوڑی ہو رہی ہے،بس رشتہ آیا ہے۔سکینہ کہہ رہی تھی کہ احمد کو بولیں کہ لڑکے کے بارے میں معلومات کروائیں۔عثمان بھائی بھی اپنی طرف سے پتہ کروا رہے ہیں۔"عائشہ بیگم نے سادگی سے کہا۔

"جی مما، آپ بے فکر ہو جائیں۔ میری بہن ہے، میں خود معلومات کرواتا ہوں۔" احمد نے تسلی دی۔

احتشام کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا۔

"بھائی، آپ بول دینا کہ لڑکا اچھا نہیں ہے... لڑکا نشہ کرتا ہے۔" اُسے خود سمجھ نہیں آیا کہ اُس نے یہ کیوں کہا۔ اُس کی بات پر سب نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کیا؟! اتنی عجیب حرکتیں کیوں کر رہے ہو، احتشام؟" احمد نے حیرت سے اُس کو دیکھا۔

عائشہ بیگم بھی حیرانی سے اُسے دیکھنے لگیں۔

"آہ... آپ لوگ میری بات کیوں نہیں سمجھ رہے!"وہ پیر پٹختا ہوا اُٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہے ہو؟ کھانا تو کھاؤ!"عائشہ بیگم نے کہا۔

"پیٹ بھر گیا ہے... آپ لوگوں کی باتوں سے!"وہ یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

"اسے کیا ہو گیا ہے؟"منتہیٰ نے احمد سے پوچھا۔

احمد نے شانے اُچکاتے ہوئے جواب دیا،"مجھے بھی نہیں پتہ"۔

عائشہ بیگم سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔

علیانہ کے گھر میں اُس کے رشتے کی باتیں چل رہی تھیں،اور جب اُسے اس بات کا علم ہوا، تو اُس نے بس ایک شکوہ بھری نظر اپنی ماں پر ڈالی تھی۔ جنہوں نے نظریں جھکا لی تھیں اور وہ کرتی بھی تو کیا کرتیں؟ وہ ایک بیٹی کی ماں تھیں۔ خود عائشہ بیگم کے پاس جا کر بات کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

انہوں نے علیانہ کو بس یہی کہہ کر خاموش کرا دیا کہ: "قسمت کا لکھا سمجھ کر مان جاؤ۔" آخر میں ہم ہر چیز قسمت پر ہی کیوں ڈال دیتے ہیں؟

شروع کے کچھ دن وہ احتشام کو یاد کر کے بہت روئی۔ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اُس نے خود کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ اگر وہ واقعی محبت کرتا، تو اُسے حلال بنانے کے لیے محنت بھی کرتا۔

محبت کا دعویٰ کرنا تو بہت آسان ہے... لیکن اُسے نبھانا؟ ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب اُس نے رونا بند کر دیا تھا۔ اُس کا دل ہر طرح کے جذبات سے خالی ہو چکا تھا۔ ایسا جیسے وہ اب کچھ محسوس ہی نہ کرتی ہو۔

اُس میں ایک اور تبدیلی یہ آئی تھی کہ اب وہ اپنا زیادہ وقت کتابیں پڑھنے میں گزارتی تھی۔ پہلے وہ صرف سیلف ہیلپ بکس پڑھا کرتی تھی، لیکن آہستہ آہستہ اُس کے کمرے کی شیلف میں ناولز کا بھی اضافہ ہونے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس بات کو چند ہفتے گزر چکے تھے۔ اُسے یہ تو معلوم تھا کہ اُس کے لیے رشتہ آیا ہے، جس کی معلومات کروائی جا رہی ہیں۔ ابھی باقاعدہ کوئی اُن کے گھر اُسے دیکھنے نہیں آیا تھا، اس لیے وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ لڑکا کون ہے، کیا کرتا ہے اور نہ ہی اُسے اس سب میں کوئی دلچسپی تھی۔

گھر کے ٹینشن زدہ ماحول سے نکلنے کے لیے وہ لبرٹی مارکیٹ میں بنے ایک بک اسٹور چلی گئی، جو "ریڈنگز" کے نام سے مشہور تھا اور اُس کے گھر کے قریب بھی تھا۔ وہ صرف بک اسٹور ہی نہیں بلکہ ایک کیفے بھی تھا، جہاں بیٹھ کر آپ کوئی بھی کتاب پڑھ سکتے ہیں۔

اُس نے ایک کافی کا آرڈر دیا اور وہاں کھڑی کچھ کتابیں دیکھنے لگی۔ اُسے انگریزی ناولز میں زیادہ دلچسپی نہیں تھی کیونکہ اُن میں زیادہ تر فحاشی ہی دیکھنے کو ملتی ہیں اور اس بک سٹور میں اردو کی کتابیں گنتی کی تھیں۔ جو کہ افسوس کی بات ہے۔

Clubb of Quality Content

اس لیے اُس نے چند سیلف ہیلپ کتابیں دیکھیں، ایک پسند کی، اور ٹیبل پر بیٹھ کر کافی کے

گھونٹ بھرتی اُسے پڑھنے لگی۔

کہ تبھی اُسے سکینہ بیگم کی کال آئی۔

"السلام علیکم مما، بولیں؟" اُس نے ایک ہی بیل پر فون اٹھالیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

" کہاں ہو تم؟ مجھے حفصہ نے بتایا تم گھر پر نہیں ہو، کہاں ہو اور کب گئی تھیں؟" وہ

دوسری طرف پریشان لگ رہی تھیں۔

"ماما، بس بک اسٹور تک آئی تھی۔ تب آپ نماز پڑھ رہی تھیں، میں نے بابا کو کال کر کے بتا دیا تھا کہ میں جا رہی ہوں۔" اُس نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اچھا، سب چھوڑو اور فوراً گھر آؤ، تمہیں دیکھنے لڑکے والے آئے ہیں"۔

اُن کی اس بات پر علیانہ کا سانس جیسے رک سا گیا۔ اُس نے کوئی جواب دیے بغیر موبائل رکھ دیا۔

چند لمحے وہ خالی ذہن، سامنے پڑی کتاب کو دیکھتی رہی۔

Clubb of Quality Content

"یعنی واقعی میری قسمت میں تم نہیں تھے؟ تو پھر مجھے تم سے محبت کیوں ہوئی؟" اُس نے دل ہی دل میں احتشام کو مخاطب کیا۔

آنکھیں رو دینے کو تھیں، لیکن ضبط کرتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ کتاب کو اُس کی جگہ پر رکھا اور کافی کا بل ادا کر کے باہر نکل آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ بھاری قدموں کے ساتھ گھر آئی تھی۔ دروازے میں داخل ہوتے ہی اُسے بیٹھک سے ہنسنے کی آوازیں سنائی دیں۔ اُس نے اندر جانے کے بجائے اپنے قدم کمرے کی طرف موڑ دیے۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر سکینہ بیگم چونک گئیں۔ "لگتا ہے علیانہ آگئی ہے"، اُنہوں نے آواز سن کر اندازہ لگایا اور مہمانوں سے اجازت لے کر علیانہ کے کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔

"علیانہ بچے، دروازہ کھولو"، انہوں نے دروازے پر دستک دی۔ دروازہ ایک ہی دستک میں کھل گیا۔ علیانہ کا چہرہ پانی سے تر تھا، وہ ابھی ابھی واش روم سے نکلی تھی۔

"سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں بچے، تمہارے بابا بھی آگئے ہیں، جلدی سے منہ صاف کر کے آجاؤ۔" ایک نظر اُس کے کپڑوں پر ڈالی۔

علیانہ نے مہرون اور سفید رنگ کی شلوار قمیص پہن رکھی تھی اور ساتھ میں سفید دوپٹہ تھا۔

"یہ کپڑے تو ٹھیک ہیں، ایسا کرو کہ بالوں کو چٹیا میں باندھ لو یا کھلے چھوڑ لو جیسا تمہیں بہتر لگے اور ہاتھوں میں کچھ پہن لو۔ ساتھ میں وہ کھوسہ پہن لینا جو عید پر لیا تھا"۔

یہ کہتے ہوئے وہ واپس پلٹ گئیں۔ علیانہ زخمی سا مسکرائی اور کمرے میں چلی گئی۔

سکینہ بیگم کی ہدایت کے مطابق وہ تیار ہو کر بیٹھک میں داخل ہوئی۔

"لو، آ گئی علیانہ۔"!

کچھ دن پہلے.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مبین صاحب کے گھر میں خاصی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

بیٹھک میں احتشام سنگل صوفے پر خاموش بیٹھا اپنے سامنے موجود ثناء آپی، مبین صاحب اور عائشہ بیگم کو دیکھ رہا تھا۔ احمد بھائی اور منتہیٰ بھابی علیحدہ ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھے تھے۔

"نہ اِس کی بہن نے کوئی ایسا کام کیا، نہ بھائی نے۔ پتہ نہیں یہ کس پر چلا گیا!" عائشہ بیگم نے خاموشی توڑی۔

ثناء آپی احتشام کے کہنے پر آئی تھیں اور اب بیٹھ کر سب کو بتا رہی تھیں کہ احتشام کو علیانہ پسند ہے۔

"اس میں میری کیا غلطی ہے؟ وہ بچپن سے میرے ساتھ رہی ہے۔ محبت ہو گئی تو میرا کیا قصور اب؟" اُس نے لاپرواہی سے کہا۔

Clubb of Quality Content

"دیکھو، دیکھو! کیسے بے شرموں کی طرح بات کر رہا ہے!" عائشہ بیگم نے جھک کر اپنی جوتی اٹھائی، اور یہ دیکھتے ہی احتشام وہاں سے بھاگ نکلا۔ ثناء اپنی سے آگے ہو کر ماں کو روکا۔

"امی بس کریں... چھوڑ دیں اُسے۔ اب یہ بتائیں کرنا کیا ہے؟" احمد بھائی نے سنجیدگی سے بات کا رخ بدلا۔

"کیا کرنا ہے؟ رشتہ لے کر جاتے ہیں نا۔ عثمان انکل کے گھر، ہے نا بابا؟" ثناء آپی نے مبین صاحب کو دیکھا، جو کسی گہری سوچ میں گم تھے۔

Clubb of Quality Content

"ہمم... میں بات کرتا ہوں کل عثمان سے۔" مبین صاحب نے مختصراً کہا۔ وہ اب بھی الجھن میں دکھائی دے رہے تھے۔ بیٹے کی پسند کا معاملہ تھا اور علیانہ بھی اُن کے لیے ان کی بیٹی جیسی تھی۔

"ایسے کیسے رشتہ لے کر جاسکتے ہیں؟ احتشام ابھی کچھ کماتا ہی نہیں۔ انکار ہو جائے گا۔" عائشہ بیگم نے افسوس سے کہا۔

"بیگم، جا کے بات تو کر سکتے ہیں نا۔ اور دو سال تک وہ پڑھ بھی لے گا۔ اور وہ کون سی کلاسز لے رہا ہے، احمد؟" مبین صاحب نے الجھن سے احمد کی طرف دیکھا۔

"ابو، کمپیوٹر کی!" احمد بھائی نے آگے ہو کر جواب دیا۔ اب وہ ابو کو کیا سمجھتے کہ IT کس بلا کا نام ہے۔

"ہاں، ہنر تو سیکھ رہا ہے، ڈگری بھی مل جائے گی کچھ سالوں تک اور جب تک اُس کی تعلیم مکمل نہیں ہوتی، میں اپنے ایک دوست سے اُس کی انٹرن شپ کی بات کرتا ہوں۔ تاکہ اسے کام کا تجربہ بھی ہو جائے۔" انہوں نے کچھ سوچ کر کہا۔

"لیکن بات وہیں کی وہیں ہے، وہ بے روزگار ہی ہے۔" عائشہ بیگم اب بھی وہیں اٹکی ہوئی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ثناء آپی نے مسکرا کر اپنی ماں کو دیکھا۔

"امی، جا کے بات کرنے میں کیا حرج ہے؟ شادی نہیں، صرف منگنی کی بات کرتے ہیں۔ کچھ سال بعد شادی بھی ہو جائے گی۔" انہوں نے نرمی سے سمجھایا۔

"یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ اگر ہم خاموش رہے اور اُس بچی کا کہیں اور رشتہ طے ہو گیا تو یہ احتشام کے لیے عمر بھر کا روگ بن جائے گا اور علیانہ تو اپنے بچوں جیسی ہے۔" مبین صاحب نے سنجیدگی سے کہا۔

عائشہ بیگم نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"احتشام! ہمیں پتہ ہے تم چپ چاپ سب باتیں سن رہے ہو، باہر آؤ۔" احمد نے آواز دی، تو وہ ہنستا ہوا سب کے سامنے آ گیا۔

اس کی اس حرکت پر سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"مجھے تو سمجھ نہیں آتی، حرکتیں اس کی ابھی تک بچوں جیسی ہیں اور شادی کرنے چلا ہے!"

عائشہ بیگم نے سر پکڑ لیا۔

ان کی اس بات پر سب ہنس پڑے۔

....

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

عثمان صاحب کے گھر عائشہ بیگم اور مبین صاحب آئے تھے۔ مبین صاحب نے اُنہیں آنے کی اطلاع پہلے ہی دے دی تھی۔ آتے ہوئے وہ لوگ کیک اور مٹھائی بھی ساتھ لائے تھے۔

بیٹھک میں عائشہ بیگم کی بات کے بعد ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔

"لیکن احتشام تو ابھی پڑھ رہا ہے، اور ایسے میں شادی... کیا یہ سب ٹھیک ہو گا؟" سکینہ بیگم نے گفتگو کا آغاز کیا۔

"بھابھی، آپ اُس کی فکر نہ کریں۔ میں نے اُس کی انٹرن شپ کا بندوبست پہلے ہی کر دیا تھا۔ اور ویسے بھی، ہم ابھی شادی نہیں کر رہے... دونوں بچوں کی تعلیم مکمل ہونے دیں، فی الحال تو صرف منگنی کرنا چاہتے ہیں۔" مبین صاحب نے نرمی اور تحمل سے وضاحت دی۔

"لیکن بھائی صاحب، ایسے اچانک... ایک دم سے ہم کیسے منگنی کا فیصلہ کر لیں؟ عثمان صاحب بھی ابھی گھر پر نہیں ہیں۔" سکینہ بیگم نے فکر مندی سے کہا۔

"سکینہ، تمہارے سامنے ہی تو ہے احتشام... بچپن سے۔ اور برا نہ ماننا، میرا بیٹا علیانہ کو پسند کرتا ہے۔ ہمیں بھی وہ بہت عزیز ہے۔ اُسے ہماری بیٹی بنا دو۔" ایک ماں نے دل سے نکلی فریاد رکھی۔

عائشہ بیگم خاموش ہو گئیں۔ اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ احتشام واقعی ایک اچھا لڑکا تھا۔

"میں چاہوں گی کہ ایک بار علیانہ سے پوچھ لیں، اور عثمان صاحب کے آنے کا بھی انتظار کر لیتے ہیں۔" سکینہ بیگم اپنی بیٹی کی پسند سے واقف تھیں، مگر شوہر کی غیر موجودگی میں کوئی فیصلہ لینا نہیں چاہتی تھیں۔

"جی جی بھابھی، عثمان بس پہنچنے والے ہیں۔ میں نے اُنہیں ہمارے آنے کی اطلاع ان کو یہاں پہنچنے سے پہلے ہی دے دی تھی۔ آپ بے فکر رہیں، اور علیانہ بیٹی سے بھی بات کر لیں۔" مبین صاحب نے نرمی سے مسکرا کر کہا۔

سکینہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا اور حفصہ کو آواز دی۔

Clubb of Quality Content

"حفصہ! حیدر؟ اپی کو بولو، عائشہ آنٹی آئی ہیں، آکر ملیں"۔

اُن کی آواز پر حفصہ بھاگتی ہوئی آئی اور ماں کو اطلاع دی کہ علیانہ گھر پر نہیں ہے۔

" کہاں چلی گئی یہ لڑکی؟" انہوں نے فکر مندی سے علیانہ کو کال ملائی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سکینہ بیگم کی ہدایت کے مطابق وہ تیار ہو کر بیٹھک میں داخل ہوئی۔

"لو، آگئی علیانہ!" پہلی آواز جو اُس کے کانوں میں گونجی وہ عائشہ بیگم کی تھی۔ علیانہ نے چہرہ اٹھا کر سامنے دیکھا اور سامنے موجود لوگوں کو دیکھ کے اُس کے قدم جم گئے۔

"السلام علیکم!" اُس نے اپنی حیرت چھپاتے ہوئے کہا۔ عائشہ بیگم نے آگے بڑھ کر اُس کے سر پر پیار دیا اور اس کو اپنے ساتھ بیٹھا لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ماشاءاللہ! ہماری بیٹی تو سادگی میں بھی بہت پیاری لگتی ہے۔" مبین صاحب نے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔

"بس اللہ میری شہزادی کے نصیب اچھے کرے۔"عثمان صاحب نے اپنی شہزادی کو محبت سے دیکھتے ہوئے کہا۔اُن کی بات پر سب نے آمین کہا۔

سب لوگ کچھ لمحے کے لیے خاموش ہوئے، پھر بات کا آغاز عائشہ بیگم نے کیا،"میری جان! اگر میں تمہیں اپنی بیٹی بنا لوں تو تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں؟"عائشہ بیگم نے نرمی سے اُس کا ہاتھ دبایا۔علیانہ نے الجھن سے پہلے سامنے بیٹھی سکینہ بیگم، پھر عثمان صاحب کو دیکھا، جو اُس کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔

Clubb of Quality Content

"بیٹا،عائشہ آنٹی آپ کا رشتہ لے کر آئی ہیں احتشام کے لیے۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟"

سکینہ بیگم نے کہا۔ اُس نے ماں کو دیکھا، پھر چاروں طرف نظریں دوڑائیں اور شرما کر سر جھکا لیا۔ اس کی اس حرکت پر سب کھلکھلا کر ہنسے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ سالوں بعد۔

احتشام کی پڑھائی مکمل ہو چکی تھی اور ان دونوں کا نکاح کر دیا گیا تھا۔ علیانہ نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ زندگی اس قدر خوبصورت بھی ہو جائے گی۔

علیانہ کتابیں لینے کی غرض سے آج پھر لبرٹی مارکیٹ میں موجود ریڈنگز پر آئی ہوئی تھی۔ یہ ایک چھوٹی سی جگہ پر بنا ہوا کیفے تھا۔ جیسے ہی اندر داخل ہوتے، سامنے کتابوں کی شیلف نظر آتی تھیں۔ ان شیلفوں میں نئی اور پرانی، ہر قسم کی کتابیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔ کتابوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے آخر میں بیٹھنے کی جگہ اور کیفے کا سامان دکھائی دیتا تھا۔

Clubb of Quality Content

وہ ابھی ابھی اندر داخل ہوئی تھی، اور احتشام کا انتظار کر رہی تھی جو گاڑی پارک کرنے گیا تھا۔

کتابیں دیکھتے ہوئے اچانک اُس کی نظر سامنے بیٹھے ایک جوڑے پر پڑی۔ وہ دونوں اسٹوڈنٹس لگتے تھے اور کسی کتاب پر بحث میں مصروف تھے۔ لڑکی، لڑکے کی کسی بات پر کھلکھلا کر ہنسی، اور ہنستے ہنستے اپنا ہاتھ اُس کے کندھے پر مارا۔

یہ منظر دیکھ کر علیانہ کو کچھ یاد آ گیا۔ گزرے دنوں کی کچھ خوشگوار یادیں ایک لمحے میں آنکھوں کے سامنے لہرانے لگیں۔

"کیا دیکھ رہی ہیں بیگم؟"احتشام نے پاس آتے ہوئے کہا اور اُس کی نظروں کی سمت دیکھنے لگا۔سامنے کا منظر دیکھتے ہوئے اُس کے چہرے پر خوبصورت سی مسکراہٹ تھی۔

"او ہو ڈراما کوین ہمارا گزرا وقت یاد کر رہی؟"اُس نے شرارت سے کہا۔علیانہ نے ایک تھپڑ اُس کے کندھے پر میرا۔

"زیادہ نہیں بولتے تم؟"اُس نے منہ بنا کے بولا۔

"ہائے پہلی بیوی دیکھی ہے جو اپنے شوہر کو کرتی۔پتہ گناہ ہوتا"اُس نے بہت معصومیت سے کہا۔

"اگر میرے شوہر کے ڈرامے ختم ہو گئے ہوں تو کیا ہم کتابوں کا بل بنوالیں؟"اُس نے اپنے ہاتھوں میں پکڑی کتابوں کی طرف اشارہ کیا۔

"جی ضرور چلیں"احتشام نے اُس کے ہاتھ سے کتابیں لیتے ہوئے اُس کو کاؤنٹر تک جانے کا کہا۔اور خود کتابیں گنتے ہوئے اُس کے پیچھے چلنے لگا۔

بل ادا کر کے وہ دونوں باہر آئے علیانہ کے ہاتھ میں کتابوں سے بھرا ہوا بیگ تھااور احتشام کے ہاتھ میں بل۔

"پہلی بیوی دیکھی ہے جس کے کتابوں کے خرچے اُس کے میکپ کے خرچوں سے زیادہ ہوتے۔ نہیں مطلب 12000 کی کتابوں کی شاپنگ کون کرتا؟"اُس نے بل دیکھتے ہوئے حیرانی سے کہا۔

"آپ کو اتنا مسلہ ہے میرے خرچوں سے تو بتا دیں میں بابا سے پیسے لے لیا کروں گی وہ تو مجھے انکار نہیں کرتے"اُس کا اشارہ مبین صاحب کی طرف تھا۔

Clubb of Quality Content

"کیا ہو گیا میری پیاری سی بیگم کو؟ تم چاہو تو ایک لاکھ کی کتابیں لو بس یہ بابا کو بیچ میں نہ لیا کرو میری ماں!"اُس نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر نہیں لاؤں گی۔"علیانہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔احتشام نے اُس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"مجھے کولڈ کافی اور آئس کریم کھانی ہے وہ بھی ابھی"اُس نے موقع کا فائدہ اٹھایا۔احتشام اُس کی فرمائش پر مسکرا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ضرور میری شہزادی چلیں!"اُس نے اُس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔اور وہ مسکرا کر بیٹھ گئی۔

....

آئس کریم کھا کر وہ دونوں واپس گھر کی طرف روانہ تھے کہ احتشام ایک پھولوں کی دکان پر

روکا۔ اور ایک خوبصورت سا سورج مکھی کا گلدستہ اُس کو تھمایا۔

"سنفلورز کیوں؟" علیانہ نے سوال کیا۔

"Because roses are overrated"

احتشام نے مسکرا کے کہا۔

"لیکن سب تو گلاب دیتے ہیں محبت کی علامت ہوتی وہ!" اُس نے گلدستہ تھامتے ہوئے

وضاحت دی۔

"جانتا ہوں لیکن سنفلاؤزر وفاداری اور روشنی کی علامت ہے اور جب سے تم میری زندگی میں ائی ہو میری زندگی میں بھی تم نے روشنی بھر دی ہے" اُس نے محبت سے کہا۔ علیانہ نے شرما کے سر جھکا لیا۔ احتشام نے ہستے ہوئے گاڑی آگے بڑھا دی۔

اُن کی زندگی کا سفر بھی خوشیوں اور روشنی سے بھرپور ہو گیا تھا۔ ایک دوسرے کا ساتھ دونوں کے لیے کسی نعمت سے کم نہ تھا۔ اور محبت کا مزا تب ہی ہے جب وہ محرم بن کے نصیب ہو۔

ختم شد

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

Clubb of Quality Content

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842